زخرف
از قلم فاطمہ ادریس
IG/FB: Novelsclubb
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

زخرف

از قلم

فاطمہ ادریس

www.novelsclubb.com

زخرف

قسط نمبر ۱۰:

ایچ کی نظر دور سے ان دو گاڑیوں پر پڑی۔ کالے رنگ کی مرسڈیز کے ٹائر چرچرائے ہوئے تھے اور قریب ہی ایک چھوٹی گاڑی بھی تھی۔ اس نے فوراً اپنی بائیک وہاں روکی اور ہیلمیٹ اتارتا ان گاڑیوں تک آیا۔ نیچے خون کے سوکھے دھبے تھے جو بائیں جانب جھاڑیوں کی جانب جاتے تھے۔ وہ دوڑتا ہوا ان جھاڑیوں کے قریب آیا اور دوسری جانب کود گیا۔۔۔۔۔۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو افتی؟" سعد کی آواز کسی کنوئیں سے آئی تھی۔

"مجھے اس گھر میں رہتے آدھی سے زیادہ صدی بیت چکی ہے سعد۔ اس گھر کی دیواریں میرے کان اور آنکھیں ہیں۔ تمہیں لگتا تھا مجھے معلوم نہیں ہو گا؟" اب کے افتی میز پر آگے کو جھکا تھا۔ وہ سعد کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔ واصف آغا ابھی بھی پیچھے کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"مجھے تمہاری کسی بات کی سمجھ نہیں آرہی۔"اس کی آواز ہر لمحے پست ہوتی جارہی تھی۔

"مجھے تمہاری اس لڑکی سے محبت سے خوف آتا ہے سعد۔تم نے اس کے لیے کیا کیا کر دیا؟"وہ جیسے افسوس سے بولا تھا۔

"میرے باپ کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔"وہ ایک دم سنبھل کر بیٹھا۔

افتی نے سنجیدگی سے نفی میں سر ہلایا۔

"مصنوعی ہارٹ اٹیک سعد۔واصف آغا کو وہ زہر دیا گیا تھا جس سے موت ایسے ہوتی ہے جیسے دل کا دورا۔اور تمہارے باپ کو وہ زہر دینے والا کوئی اور نہیں بلکہ تم تھے۔"

ایک دفعہ پھر سٹڈی میں موت کا سناٹا چھا گیا۔۔۔۔۔۔۔

"ارسم۔" وہ چیختی ہوئی اس کے قریب آئی اور نیچے بیٹھی۔اس کی پوری کمر خون سے لت پت تھی۔اس کی آنکھیں بند ہو چکی تھیں۔"نہیں۔۔۔۔نہیں۔۔۔" اس نے روتے ہوئے ارد گرد دیکھا۔گولی کس نے چلائی تھی اسے نہیں علم تھا۔ وہاں دور دور تک کوئی نا دکھتا تھا۔

"زخرف۔" دور کسی نے زور سے اس کا نام پکارا تھا۔وہ اچیج تھا۔

"اچیج۔۔۔۔" وہ فورا کھڑی ہوئی اور اس کی جانب بھاگی جہاں سے آواز آئی تھی۔ دور سے وہ اسے اس طرف بھاگ کر آتا دکھا۔زخرف بھی اس کی جانب دوڑی۔ ایک دوسرے کے قریب پہنچ کر وہ رک گئے۔

"زخرف تم ٹھیک ہو؟ تم ٹھیک ہو نا؟" اس کی سانس پھولی ہوئی تھی۔وہ اسے اوپر سے نیچے تک دیکھ رہا تھا۔

"ایچ۔۔۔ارسم۔۔۔ارسم۔۔۔اسے بچالو۔" بمشکل بولتی وہ پھر سے ارسم کی جانب بھاگی۔

اب کے ایچ بھی بھاگا اس جانب آیا۔وہ فورا سے نیچے اس کے پاس بیٹھا۔اسے سیدھا کر کے اس کی شرٹ اتاری۔اس کو دو حصوں میں پھاڑا۔ایک حصہ اس کے زخمی بازو پر باندھا اور دوسرا اس کی کمر کے گرد باندھنے لگا۔

"تم یہاں خود کیوں آئی۔ہاں؟اگر تمہیں کچھ ہو جاتا؟"

"ایچ جلدی کرو۔پلیز جلدی کرو۔" وہ روتے ہوئے بولتی جا رہی تھی۔

ایچ نے بمشکل اسے اپنے کندھوں پر اٹھایا۔زخرف اٹھی اور بھاگتی ان جھاڑیوں سے نکل کر باہر سڑک پر آئی۔اس چھوٹی گاڑی میں بیٹھ کر اس نے گاڑی سٹارٹ کرنے کی کوشش کی۔ایچ ابھی کافی پیچھے تھا۔گاڑی سٹارٹ ہوئی لیکن چلی نہیں۔زخرف نے سر باہر نکال کر دیکھا تو اس گاڑی کے ٹائر بھی گولیوں سے چھلنی تھے۔وہ جو بھی

تھے جاتے ہوئے اس گاڑی کے ٹائروں پر بھی گولیاں چلا کر گئے تھے۔وہ ہواس باختہ سی باہر نکلی۔اسی لمحے ایچ ارسم کو کندھوں پر ڈالے سڑک پر آیا۔

"ایچ۔گاڑی نہیں چلے گی۔تم۔۔۔تم کیسے آئے ہو؟"

ایچ نیچے بیٹھا اور ارسم کو سڑک پر لٹا دیا۔

"بائیک۔۔"ہانپتے ہوئے بولا۔پھر وہ اٹھا اور اپنی بائیک تک گیا۔

"مجھے اسے خود سے کسی چیز سے باندھنا پڑے گا۔گاڑیوں میں دیکھو،کوئی رسی ہے کیا؟"وہ اپنی بائیک اس طرف لاتا ہوا بولا۔اس کا اپنا لباس خون آلود ہو گیا تھا۔

گاڑی سے رسی مل گئی۔ایچ نے ارسم کو خود سے باندھا اور بمشکل بائیک پر بیٹھا۔

بائیک پر بیٹھتے ہی اس نے زخرف کو دیکھا جس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔چہرے پر ایک دو جگہ ارسم کے خون کے دھبے تھے۔

"تم کیسے آو گی؟"

"میری فکر نہیں کرو ایچ۔ تم ارسم کو لے کر ہسپتال جاو۔" وہ اپنے گال رگڑتے بولی۔

"نہیں۔ میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جاوں گا۔ اس جگہ پر خطرہ ہے۔" ایچ نے زور سے نفی میں سر ہلایا۔

"ایچ میں نے کہا نا جاو۔ مجھے کچھ نہیں ہو گا۔" وہ ایک دم چیخی تھی۔

"نہیں۔ میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جاوں گا۔ ہمیں۔۔۔ ہمیں کیب بلا لینی۔۔۔۔"

وہ اپنی جیب میں فون تلاش کرنے لگا۔

زخرف آگے آئی اور اسے گریبان سے پکڑا۔

"میں تم سے کہہ رہی ہوں اسے لے کر ہسپتال جاو۔ ابھی اور اسی وقت۔ اگر ارسم کو کچھ ہوا نا تو میں تمہارا قتل کر دوں گی۔" وہ اس پر کسی بھوکی شیرنی کی طرح دھاڑی تھی۔ زور سے اس کا گریبان چھوڑا۔ "جاو۔"

ایچ افسوس سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"جاو۔" وہ پاگلوں کی طرح اس کے سامنے چلا رہی تھی۔

ایچ نے بائیک سٹارٹ کر دی۔

"میں۔۔۔ میں فوراً واپس آوں گا۔"

"جاو ایچ۔" وہ روتے ہوئے ایک گاڑی کے ساتھ نیچے بیٹھ گئی۔ سر گھٹنوں میں دے کر اونچی آواز میں رونے لگی۔

"پلیز جاو۔"

www.novelsclubb.com

ایچ کی بائیک آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔

"تم کہہ رہے ہو کہ میں اپنے باپ کا قاتل ہوں؟" اب کے اس کی آواز سرد تھی۔

"ہاں۔" افتی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولا۔

سعد کرسی سے اٹھا اور افتی کی جانب جھکا۔اب اس کا چہرہ تبدیل تھا۔ایک سرد پن نے ساری بے چینی کھینچ لی تھی۔

"تم نے ٹھیک کہا افتی۔اپنے باپ کو زہر دینے والا میں ہی تھا۔اور میں ہر اس انسان کو مار ڈالوں گا جو زخرف کو مجھ سے دور کرنے کی کوشش کرے گا۔"اس کا لہجہ بے حد دھیما لیکن سفاک تھا۔

اسی لمحے سٹڈی کا دروازہ کھلا اور ایک ملازم دوڑتا اندر آیا۔

سعد اور افتی سیدھے ہوئے۔

ملازم نے دونوں کے سوالیہ چہرے دیکھے اور پھر سر جھکا لیا۔

"ہم اسے نہیں لا سکے۔" نظریں پیروں میں گاڑھ دیں۔

"کیا کہا تم نے؟"سعد رومال پھر سے اپنے ہاتھ پر باندھتا اس ملازم کی جانب بڑھا۔

"سر وہ۔۔۔زخرف مرجان آگئی تھی وہاں۔"

اس کی جانب بڑھتے سعد کے قدم رکے۔

"زخرف؟" وہ جہاں تھا وہیں جم گیا۔ "زخرف اس کو بچانے آئی تھی؟" کھائی سے سوال کیا۔

"جی۔ ہم اس پر دو گولیاں چلا چکے تھے۔ لیکن زخرف مرجان کے آنے کے بعد گولی نہیں چلا سکتے تھے۔ اور ہمیں فوراً وہاں سے نکلنا پڑا۔" ملازم نے ہلکی سی نظر اٹھا کر سعد کو دیکھا۔ پھر فوراً نظریں جھکا لیں۔

سعد اس کے قریب آیا۔

"جانتے ہو آج اسے میں کیسے مارنے والا تھا؟" اس نے زور سے اس کا جبڑا اپنے ایک ہاتھ میں دبوچا۔

دوسرے ہاتھ میں پکڑا رومال اس کے منہ میں ٹھونس دیا۔ایک ٹانگ اس کے پیٹ میں ماری تو وہ لڑکھڑا کر گر گیا۔سعد اس کے اوپر جھکا اور زور سے اس رومال کو مزید اندر دھونستا گیا۔

"ایک چھوٹا سا کام تم لوگ نہیں کر سکے۔ایک چھوٹا سا معمولی سا کام۔۔۔"ساتھ وہ چلا رہا تھا۔

افتی ان کے قریب آیا اور سعد کو کندھوں سے پکڑ کر پیچھے کھینچا۔

"تم میں سے ایک ایک کو سبق سکھاوں گا میں۔"وہ چیخ رہا تھا۔افتی نے اسے پیچھے کھینچ لیا۔

www.novelsclubb.com

ملازم کھانستا سیدھا ہوا اور وہ رومال اپنے منہ سے نکال کر زمین پر پھینک دیا۔اگلے ہی لمحے وہ سنبھلتے ہوئے باہر بھاگ گیا۔

سعد نے خود کو افتی سے چھڑوا کر دور کیا۔

"مجھے اس کی جان لینی ہے افتی۔" وہ کہتا افتی کے قریب آیا۔"جب تک میں اسے زخرف سے دور نہیں کر دیتا میں سکون سے نہیں بیٹھوں گا۔ نہیں بیٹھوں گا میں سکون سے۔" وہ لڑکھڑاتا سٹڈی سے باہر نکل گیا۔افتی افسوس سے زمین پر پڑے اس رومال کو دیکھتا رہ گیا۔

.....

ارسم کے خون سے اتیج کی شرٹ مکمل خون آلود ہو گئی تھی۔اس کا چہرہ اس کے کندھے پر گرا تھا۔اتیج کی بائیک ہسپتال داخل ہوتے ہی سٹاف سٹریچر لے کر بھاگتا ہوا آیا۔ارسم کو سٹریچر پر لٹاتے ہی وہ اندر کو بھاگے۔

اتیج اس کے سٹریچر کو چھوڑ کر بھاگتے ہوئے ریسیپشن کاونٹر تک آیا۔

"ڈاکٹر روزیر۔۔۔ڈاکٹر روزیر کہاں ہیں؟" وہ کہہ رہا تھا جب اسے سامنے سے ایک نوجوان ڈاکٹر اس کی جانب آتا دکھا۔

"ایچ تم۔یہ خون؟"ایچ نے اس نوجوان کو بازو سے پکڑااور ایک طرف لے گیا۔

"یہ جو پیشنٹ ایمر جنسی میں آیا ہے یہ میرے ساتھ ہے۔کسی دشمن نے حملہ کیا ہے اور گولیاں ماریں ہیں۔میں جانتا ہوں اب میرا ہسپتال سے نکلنا مشکل ہو جائے گا۔"وہ تیزی سے بول رہا تھا۔

"تم ایسے پیشنٹ کے ساتھ آئے ہو جسے گولیاں لگیں ہیں۔یقینا تمہیں ہسپتال سے نہیں جانے دیا جائے گا۔"

"لیکن مجھے جانا ہے روزیر۔یقین جانو میرا جانا بہت اہم ہے۔میں کچھ ہی دیر میں واپس آجاوں گا۔اور مجھے تمہاری گاڑی بھی چاہیے۔پلیز روزیر۔"

اس نوجوان ڈاکٹر نے اسے دیکھا اور سوچ میں پڑ گیا۔

وہ پوری سپیڈ سے گاڑی چلا رہا تھا۔اس روڈ پر داخل ہوا جہاں اب اکا دکا گاڑیاں گزر رہی تھیں۔پولیس کا اب تک وہاں نام ونشان نا تھا۔وہ دونوں گاڑیاں اب بھی ویسے

ہی کھڑی تھیں۔زخرف آس پاس کہیں نہیں تھی۔وہ فوراگاڑی سے اتر کر اس جانب آیا۔

وہ ارسم کی گاڑی میں بیٹھی تھی۔فرنٹ سیٹ پر سٹریرنگ پر سر گرائے۔وہ نڈھال سا چلتا اس کے قریب آیا۔

"پلیز اللہ تعالی۔۔۔"وہ خود سے دھیرے سے باتیں کر رہی تھیں۔"پلیز اسے کچھ مت کیجیئے گا۔اگر اسے کچھ ہو گیا تو میں کیا کروں گی۔کاش اس کی جگہ گولیاں مجھے لگ جاتیں۔اسے اتنی تکلیف کیوں ہوئی؟اس کا تو کوئی قصور نہیں تھا۔سعد آغا تو میرا دشمن ہے نا۔اسے چاہیے تھا کہ وہ مجھ پر گولیاں چلا لیتا۔"

ایچ نے افسوس سے اسے دیکھا اور گاڑی کے دروازے پر دستک دی۔زخرف نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا۔

"ایچ۔۔تم واپس کیوں آ گئے؟ارسم۔۔۔"وہ فوراگاڑی سے باہر آئی۔

"ہسپتال ہے وہ۔ڈاکٹرز آپریشن تھیٹر لے گئے ہیں۔"

وہ نڈھال سی پیچھے گاڑی کے ساتھ لگ گئی۔ایچ بغور اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

"اسے کچھ نہیں ہو گا نا ایچ۔"وہ رندھے گلے کے ساتھ بولی تھی۔

"پتہ نہیں۔"ایچ نے کندھے اچکائے۔

"کم از کم میرا دل رکھنے کے لیے کہہ دو کہ کچھ نہیں ہو گا۔"ایک آنسو اس کی آنکھ سے ٹوٹ کر گرا اور پھر گرتے گئے۔وہ تکلیف سے اسے دیکھ رہا تھا۔کیا وہ اس سے اتنی محبت کرتی تھی؟

"چلو چلیں۔یہ جگہ خطرناک ہے۔"

"مجھے ہسپتال جانا ہے اس کے پاس۔مجھے اس کے پاس لے چلو۔"ایچ نے ایک آخری نظر اس پر ڈالی اور گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔زخرف بھی اس کے پیچھے چل پڑی۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں دھیرے دھیرے چل رہے تھے۔

"ایک بات پوچھوں تم سے؟" وہ گاڑی کے قریب رکتا بولا۔ وہ یہ نہیں پوچھنا چاہتا لیکن اس کا دل چاہا کہ وہ اس سے پوچھے۔

"ہوں۔" وہ بھی رک گئی اور اس کی جانب دیکھنے لگی۔

"اگر گولی مجھے لگتی تو؟" اس نے ڈرتے ہوئے سوال کیا تھا۔

اس سوال پر زخرف نے اسے عجیب طریقے سے دیکھا۔ کچھ لمحے یونہی دیکھتی رہی۔ پھر اس کے ماتھے پر ایک دم غصے کی شکنیں نمودار ہوئیں۔ وہ دو قدم آگے آئی اور زور سے اپنا جوتا اس کے گھٹنے پر مارا۔ ایچ درد سے نیچے جھکا۔

"اللہ نا کرے کہ تمہیں گولی لگے۔" سرخ چہرے کے ساتھ بولی۔

ایچ نے گھٹنا سہلاتے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"دوبارہ ایسی بات منہ سے نا نکالنا۔" غصے سے کہتی وہ گاڑی کی جانب بڑھ گئی۔

وہ ایمرجنسی کے باہر بیٹھی تھی۔ایچ قریب ہی دو پولیس اہلکاروں کے پاس کھڑا تھا۔

ایمرجنسی روم سے ڈاکٹر باہر آئے تو وہ فورا کھڑی ہو گئی۔اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ایچ اور پولیس کے اہلکار بھی فورا اس طرف آئے۔

ڈاکٹر زان کے قریب آئے اور ان کے چہرے دیکھے۔

"دونوں گولیاں نکال دی ہیں ہم نے۔بازو میں لگی گولی صرف گوشت میں لگی تھی۔کمر میں بھی صرف چند ٹشوڈیمیج ہوئے ہیں۔"

"وہ۔۔۔۔وہ ٹھیک ہے نا ڈاکٹر؟"اس کی آواز لڑکھڑا رہی تھی۔

"جی۔دونوں انجریز زیادہ خطرناک نہیں ہیں۔وہ خود بھی صحت مند ہیں تو انشاللہ جلدی ریکور کر جائیں گے۔"

زخرف نے آنکھیں بند کیں اور ایک گہری سانس لی۔اس کے جسم میں جان واپس لوٹی تھی۔وہ ٹھیک تھا۔ہاں وہ ٹھیک تھا۔

"میں اس سے مل سکتی ہوں؟"وہ دو قدم آگے بڑھتی بولی۔

"ابھی ہوش میں نہیں آئے وہ۔جیسے ہی وہ ہوش میں آئیں گے تو پہلے پولیس ان کا بیان لے گی۔پھر آپ لوگ ان سے مل سکتے ہیں۔"ڈاکٹر کہہ کر چلے گئے۔

زخرف نے ایچ کی جانب دیکھا اور اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے مسکرائی۔وہ بھی ہلکا سا مسکرا دیا۔

ایک پولیس کا اہلکار زخرف کے قریب آیا۔

"زخرف مرجان، ہم جانتے ہیں آپ اس وقت دکھی ہیں۔لیکن ہمیں آپ دونوں کا بیان ریکارڈ کرنا ہے۔"زخرف نے ایچ کی جانب دیکھا تو اس نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

کچھ دیر بعد وہ ایک دوسرے کمرے میں بیٹھے تھے۔پولیس کے وہی دو اہلکار ان کے سامنے بیٹھے تھے۔ایک اپنی نوٹ بک میں ساتھ ساتھ نوٹ کرتا جا رہا تھا اور دوسرا ان سے سوال کر رہا تھا۔

"میں ایس پی ریحان ہوں۔"اس نے اپنا کارڈ زخرف کے سامنے کیا۔پھر واپس جیب میں ڈال لیا۔

"زخرف مرجان، آپ ہمیں بتائیں گی کہ آپ کا مریض سے کیا تعلق ہے؟" سوال پوچھتا آگے کو ہوا۔

"ارسم فیملی فرینڈ ہے۔"زخرف دھیرے سے بولی۔

"کس قسم کا تعلق ہے آپ کا؟"سوال پر زخرف نے عجیب طریقے سے اسے دیکھا۔"معذرت لیکن یہ ضروری ہے۔"ایس پی نے واضح کیا۔

"فیملی فرینڈ کا مطلب فیملی فرینڈ ہے۔اس کے علاوہ ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔"

"اوکے۔آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ ان کے پیچھے کچھ لوگ ہیں۔اور آپ اس جگہ کیسے پہنچیں؟"

زخرف تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہی۔کیا اسے ایچ کا نام لینا چاہیے؟

"زخرف کو میں نے بتایا تھا۔"اس سے پہلے کہ وہ بولتی ایچ بول پڑا۔

"اور آپ کو کیسے علم ہوا؟"ایس پی نے چہرہ ایچ کی جانب موڑا۔

"یہ میں آپ کو اکیلے میں بتاوں گا۔"زخرف اور ایس پی دونوں نے اسے حیرت سے دیکھا تھا۔

"میرا مطلب ہے میں خاتون کی موجودگی میں نہیں بتا سکتا۔"زخرف نے آگے سے اسے گھورا۔

"آپ اپنا تعارف کروائیں گے؟نام کیا ہے آپ کا؟"

ایچ اس سوال پر زرا ان کمفرٹیبل ہوا تھا۔زخرف محسوس کر سکتی تھی۔

"حمزہ۔۔۔حمزہ ولایت۔"

"آئی ڈی؟"ایس پی نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

اپیچ نے اپنے والٹ سے آئی ڈی نکال کر اسے دے دی۔

اس نے بغور اسے دیکھا۔

"کیا کرتے ہیں آپ؟"

"وائٹ ہیکر ہوں۔"اس نے اطمینان سے جواب دیا۔

اب کے ایس پی چونکا تھا۔زخرف بھی اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنی آسانی سے سچ بول دے گا۔

"ہیکر؟"ایس پی کو جیسے یقین نا آیا۔

"ہیکر نہیں آفیسر۔وائٹ ہیکر۔"وہ وائٹ پر زور دیتا بولا۔

ایس پی نے کندھے اچکائے اور پھر وہ زخرف کی جانب متوجہ ہوا۔

"آپ کا ان سے کیا تعلق ہے؟"

"ہم یونیورسٹی میں ساتھ پڑھتے تھے۔اور میرے اس کی امی سے بھی اچھے تعلقات ہیں۔"

"آج آپ نے جو کچھ بھی دیکھا بتائیں گی؟" وہ پیچھے کو ہوتا بیٹھ گیا۔

تفتیش کے بعد وہ دونوں پھر سے ایمرجنسی روم کے باہر آ کر بیٹھ گئے۔

ایک نرس باہر آئی تو زخرف اتاولی سی کھڑی ہو گئی۔

"اسے ہوش آ گیا؟"

"نہیں میڈم۔" نرس اس کے پاس رکتے ہوئے بولی۔زخرف کے کندھے ڈھیلے پڑ گئے۔

نرس نے ادھر ادھر دیکھا پھر وہ زخرف کے قریب آئی۔

"آپ چاہیں تو انہیں دیکھ سکتی ہیں۔" اس کے کان کے قریب جھک کر بولی۔

"کیا سچ میں؟"

نرس مسکرائی اور دروازے تک گئی۔زخرف بھی فورا دروازے تک آئی۔نرس نے اندر جا کر دروازہ بند کر دیا۔دروازے میں نصب سی تھرو شیشے سے اندر دکھتا تھا لیکن بیڈ کے آگے پردہ تھا۔نرس نے اندر جا کر پردہ پیچھے ہٹا دیا۔وہ نیلے ہسپتال کے گاون میں ملبوس تھا۔چہرے پر آکسیجن ماسک تھا اور چہرے سے لگتا تھا جیسے وہ سویا ہو۔ایک بازو پٹی میں بندھا تھا۔وہ شیشے سے ناک جوڑے اسے دیکھے گئی۔ایچ بھی اٹھ کر دروازے تک آیا اور وہیں کھڑا ہو گیا۔

کچھ لمحے بیتے تو زخرف نے سر موڑ کر اسے دیکھا۔وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟"سنجیدگی سے سوال کیا۔

"تم اسے ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟"اس نے بھی بدلے میں سنجیدگی سے سوال کر دیا۔

"دفع ہو جاو۔" وہ منہ بنا کر بولی اور پھر سے اندر دیکھنے لگی۔

"ہوں۔ میں تو دفعہ کرنے کے لیے ہی رہ گیا ہوں نا۔ پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں میں کہ اگر مجھے گولی لگتی تو تم وہیں سے بھاگ جاتی۔" وہ جل کڑ کر بولا۔

زخرف نے خفا چہرے سے اسے دیکھا۔

"ایسے کیوں بول رہے ہو اچ۔ میں ایسے نہیں کرتی۔"

"تو پھر کیا کرتی؟ کیا ایسے ہی آنسو بہاتی؟" وہ سنجیدہ تھا۔

"میں بہت دکھی ہوتی اچ۔ بہت بہت زیادہ روتی۔ لیکن تمہاری میت کے پاس بیٹھ کر۔" آخری بات پر اس نے ہنسی دبائی۔ اچ جواب میں صرف بڑبڑایا۔

"اور جانتے ہو میں تمہارے مرگ کی بریانی بھی بڑی محبت سے بناتی۔ ایسی لذیذ بریانی کے جو کھاتا یاد رکھتا کہ کس کے مرگ کی بریانی کھائی تھی۔" اب کے اس کا چہرہ سنجیدہ تھا۔

"یونو واٹ؟ مجھے آج تمہاری مدد کے لیے آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔" وہ کڑ کر بولتا بینچ پر جا کر بیٹھ گیا۔

زخرف پھر سے حسرت سے اندر دیکھنے لگی۔

"سکون سے بیٹھ جاو۔ تمہارے ایسے دیکھنے سے ہوش میں نہیں آجائے گا وہ۔"

زخرف نے اس پر آخری نظر ڈالی اور پھر سے بینچ پر جا کر بیٹھ گئی۔

"یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے نا ایچ؟"

ایچ نے افسوس سے اسے دیکھا۔ اس کی آنکھیں پھر پانی سے بھرنے لگی تھیں۔

"اگر میری بے عزتی کر کے تمہارا موڈ ٹھیک رہتا ہے تو تم وہ جاری رکھ سکتی ہو۔"

"تم جانتے ہو، اس نے مجھے کچھ ہی دیر پہلے پرو پوز کیا تھا۔" وہ گود میں رکھے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔

ایچ نے اب واضح حیرانی سے اسے دیکھا تھا۔اس کے دل کو ہچکو کا سا لگا تھا۔یوں جیسے کہیں کوئی چھوٹی سی امید تھی اور اس امید کا بھی اسکے الفاظ نے راستہ بند کر دیا تھا۔

اب ہر طرف اندھیرا تھا۔

"کیا واقعی؟"اس کی آواز بے حد پست ہو گئی تھی۔

"ہوں۔"

"تو تم نے۔۔۔۔تم نے کیا کہا؟"وہ اس کا جواب نہیں سننا چاہتا تھا۔پھر بھی پوچھے بنا نا رہ سکا۔

"میں نے کیا جواب دیا؟"اس نے جیسے خود سے ہی سوال کیا۔پھر اس نے چہرہ ایچ کی جانب موڑا۔"تمہیں کیا لگتا ہے مجھے کیا کرنا چاہیے؟"

ایچ کو اس کے سوال پر خاصی حیرت ہوئی تھی۔

"تم مجھ سے پوچھ رہی ہو کہ تمہیں اسے کیا جواب دینا چاہیے؟" کتنی بے وقوف تھی ناوہ؟

"ہاں۔"

ایچ نے سر جھٹکا۔

"بتاونا۔مجھے کیا کرنا چاہیے؟"

"انکار کردو۔" وہ بغیر ایک لمحہ ضائع کیے بنا بولا۔

"انکار کردوں؟"

"ہاں۔ایسا بھی کچھ خاص نہیں ہے اس میں کہ تم اس سے شادی کرلو۔وہ دنیا کی کوئی آخری مرد نہیں ہے۔" وہ کڑکرایمرجنسی کے دروازے کو دیکھتے بولا۔

"ہونہہ۔پوچھ کس سے رہی ہوں میں۔" زخرف نے افسوس سے سر جھٹکا۔

.....

وہ بھاری قدم اٹھاتا اس کاریڈور میں داخل ہوا۔کاریڈور کی بائیں جانب اونچی اونچی کھڑکیاں تھیں جن کے آگے لگے سفید پردے ہوا سے پھڑ پھڑا رہے تھے۔سعد چند قدم چل کر رکا۔کاریڈور کے دوسرے سرے پر کوئی کھڑا تھا۔اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھنے کی کوشش کی۔

سب سے پہلے اسے ننگے پیر دکھے۔اس نے دھیرے سے نظریں اوپر اٹھائیں۔وہ سفید لباس میں تھی۔لباس پر کئی جگہ خون لگا تھا اور اندھیرے میں خون کا رنگ سیاہ دکھتا تھا۔بل آخر سعد نے اس کا چہرہ دیکھا۔

زخرف نے ہونٹ بھینچ رکھے تھے۔اس کی آنکھیں اندھیرے میں بھی دہک رہی تھیں۔ان میں آگ تھی، بارود تھا اور سب سے زیادہ بھوک تھی۔ایک ایسی بھوک کہ جس کو دیکھ کر لگتا تھا وہ اسے زندہ نگل جائے گی۔زخرف کے ہاتھوں میں گن تھی جو اس نے سعد پر تان رکھی تھی۔

"زخرف۔" سعد نے خود کو کہتے سنا اور پھر اس کی جانب قدم بڑھاتے محسوس کیا۔

زخرف کی کانپتی انگلی نے ٹریگر پر دباو ڈالا اور فضا میں ایک گولی کی زوردار آواز گونجی۔

سعد کے قدم رک گئے۔وہ بے یقینی سے زخرف کو دیکھ رہا تھا۔پھر اس کی نظریں دھیرے سے اپنی شرٹ پر سینے کے مقام پر پھسلیں۔گولی اس کے دل کے مقام پر لگی تھی۔

اس نے پھر سے سر اٹھا کر زخرف کو دیکھا۔اسے ہی دیکھتے وہ زمین پر گر گیا۔

وہ اس کی جانب قدم بڑھانے لگی۔

سعد اسے قدم قدم چلتا اپنی جانب آتا دیکھ رہا تھا۔

زخرف اس کے قریب پہنچی اور زمین پر بیٹھی۔

سعد نے کچھ بولنے کی کوشش کی لیکن اس کی زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی۔

زخرف اس کی جانب جھکی۔

"فریبی ہو تم۔ تمہارا سارا وجود فریب میں لپٹا ہے۔"

سعد نے زور سے نفی میں سر ہلایا۔اس کے ہونٹ مسلسل کانپ رہے تھے۔

"تمہیں کیا لگتا تھا۔مجھے کبھی علم نہیں ہو سکے گا؟"

زخرف کی آواز اس کے کانوں میں سرگوشیاں کر رہی تھی۔وہ مسلسل سر نفی میں ہلا رہا تھا۔

زخرف اٹھی اور کاریڈور کی دوسری جانب چلتی اس سے دور جانے لگی۔

ٹک۔۔۔ٹک۔۔۔ٹک۔

یہ ہیلز کی آواز تھی۔سعد نے پھر سے زخرف کے پیروں کو دیکھا۔اس کے پیر ننگے تھے۔پھر اس کے چلنے پر ہیلز کی آواز کیوں آ رہی تھی؟ وہ غائب ہو گئی۔لیکن ہیلز کی آواز اب بھی فضا میں گونج رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایک جھٹکے سے سعد کی آنکھ کھلی۔اس کا پورا وجود پسینے میں ڈوبا تھا۔اس نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا۔اس کا سینہ خون سے پاک تھا۔

روزینہ جو ہیلز میں اس کے بیڈ کے سامنے ٹہل رہی تھی فورا دوڑ کر اس کے قریب آئی۔

"سعد تم اٹھ گئے۔"اس نے سعد کا سفید پڑا ہوا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا۔"کیا ہوا ہے میری جان۔افتی نے مجھے بتایا کہ تم ٹھیک نہیں ہو؟"

سعد نے نظریں اٹھا کر روزینہ کو دیکھا۔

"مام؟"

"ہاں میری جان۔"وہ مزید اس کے قریب ہوئی۔اس کے منہ سے ماں کا لفظ سن کر اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"اگر اسے پتہ چل گیا تو کیا ہو گیا۔اگر زخرف کو علم ہو گیا کہ میں کون ہوں تو کیا ہو گا؟"اس کی آنکھوں میں اس وقت بے حد خوف تھا۔

"ایسے مت سوچو سعد۔اسے علم نہیں ہو گا۔"

سعد نے نفی میں سر ہلایا۔

"وہ ہیکر جب تک اس کے قریب ہے میں سکون سے سو بھی نہیں سکتا۔وہ کبھی بھی ہمارا معاہدہ توڑ سکتا ہے۔مجھے اسے زخرف سے دور کرنا ہے۔مجھے کچھ کرنا ہے۔افتی کہاں ہے۔افتی۔"وہ بستر سے اترا اور افتی کو آوازیں دیتا کمرے سے نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

باہر افتی اسے کہیں نا دکھا۔اس کے کمرے کی بائیں جانب ایک گیلری تھی۔سعد وہاں رکا۔اس گیلری میں بہت سی تصویریں لگی تھیں۔

اس کے دادا کی،اس کے باپ کی اور اس کی۔

سعد چلتا ہوا ایک بڑی سی تصویر کے قریب آ کر رکا۔

وہ اس کے قد جتنی تصویر تھی۔اس کے دادا ایک بے حد شاہانہ صوفے پر بیٹھے تھے۔وہ صوفہ کم اور تخت زیادہ لگتا تھا۔ساتھ ہی جوان واصف آغا تھا۔اس نے چند سالہ سعد کو اٹھا رکھا تھا۔

سعد نے ہاتھ آگے بڑھایا اور واصف آغا کے چہرے پر پھیرا۔پھر اس کا ہاتھ بائیں جانب بڑھا۔تصویر کی بائیں جانب ایک چھوٹا سا گولڈن رنگ کا بھیڑیہ تھا جو آسمان کی طرف منہ کھولے دیوار کے ساتھ چپکا تھا۔سعد نے زور سے ہاتھ اس بھیڑیے پر جمایا اور اسے اندر کو دبایا۔

www.novelsclubb.com

وہ تصویر دھیرے سے سرکنے لگی۔اس تصویر کے پیچھے ایک دروازہ تھا۔

سعد کی نظر لاک کی جانب گئی۔لاک کھلا تھا۔

اس نے ہینڈل پر ہاتھ رکھا اور دروازے کو اندر کی جانب دھکیلا۔آگے سیڑھیاں تھیں۔نیچے مدھم سی روشنیاں جلتی دکھائی دے رہی تھیں۔افتی سیڑھیوں کے آخر میں بیٹھا تھا۔

سعد نے اپنے ننگے پیر سیڑھیوں پر رکھے۔ان کی ٹھنڈک اس کے جسم میں داخل ہونے لگی۔وہ افتی کے ساتھ سے گزر کر نیچے آگیا۔

افتی سیڑھیوں کی ریلنگ کے ساتھ سر ٹکائے بیٹھا تھا۔

"کبھی کبھی مجھے تم سے بہت خوف آتا ہے سعد۔" وہ بغیر سعد کو دیکھے بولا۔

وہاں بیسمینٹ میں بہت سے کبرڈ تھے۔

سعد چلتا ہوا ایک کبرڈ تک آیا۔دونوں ہاتھ بڑھا کر اسے کھولا۔

اندر بہت سارے چائے کے کپ تھے۔وہ سب سائز میں ایک انگلی جتنے تھے۔ سب پر مختلف ڈیزائنز تھے۔وہ وینٹیج پیسز تھے جو اس کے باپ نے کئی ملکوں سے اکٹھے کیے تھے۔

"حیرت ہے۔ تمہیں کبھی میرے باپ سے خوف نہیں آیا۔"سعد نے ایک ہاتھ بڑھایا اور سفید رنگ کا چینی کا کپ پکڑا۔اس پر کالے رنگ کے گلاب بنے تھے۔

کالے گلاب۔موت کی علامت۔

سعد اس کپ کو دیکھتے افتی کی جانب مڑا۔

"میرا باپ یہ خوبصورت کپ دنیا بھر سے اکٹھے کیا کرتا تھا۔اس لیے نہیں کہ اسے یہ جمع کرنے کا شوق تھا۔"اس نے کپ سے نظریں ہٹا کر افتی کو دیکھا۔

افتی کی نظریں اس کے ہاتھ میں موجود کپ پر ٹک گئیں۔

"اس لیے کہ وہ اس طرح سے لوگوں کی جان لے کر انجوائے کرتا تھا۔" سعد کی انگلی اس کالے گلاب پر سفر کر رہی تھی۔ "ایک شاہانہ دعوت کی جاتی تھی۔ مہمان کو بہت عمدہ کھانا کھلایا جاتا تھا۔ اور کھانے کے بعد چائے پلائی جاتی تھی۔" سعد نے نظر جھکا کر اس کالے گلاب کو دیکھا۔

"ایک بہت خاص چائے۔"

وہ ایک دوسرے کبرڈ تک آیا اور اسے کھولا۔ اس میں بہت سی شیشے کی بوتلیں تھیں۔ آدھی انگلی کے برابر۔ سعد نے ان میں سے ایک شیشی پکڑی۔

"اس چائے میں ایسا زہر ملایا جاتا تھا جس سے موت ایسے وقوع پذیر ہوتی تھی جیسے ہارٹ اٹیک۔ وہ مہمان گھر جاتا تھا۔ رات کو سکون سے سو جاتا تھا۔ لیکن صبح اٹھتا نہیں تھا۔ اور پھر ڈاکٹرز آرام سے بتاتے تھے کہ معزز کو رات کو سوتے ہوئے ہارٹ اٹیک ہو گیا۔" سعد نے اس شیشی کا ڈھکن کھولا اور اس میں موجود مایا کپ میں انڈیلنے لگا۔

"اور تم نے اپنے باپ کو اسی کے طریقے سے مات دے دی۔" افتی پست سی آواز میں بولا۔

"میں یہ نہیں کرنا چاہتا تھا افتی۔ یقین جانو میں یہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔" سعد نے خالی شیشی واپس کبرڈ میں رکھ کر اسے بند کر دیا۔

"تم یہ نا کرتے اگر وہ عورت تمہاری زندگی میں نا ہوتی۔"

"نہیں۔" سعد نے دھیرے سے نفی میں سر ہلایا۔ "میں نے اپنے باپ کو زخرف کی وجہ سے نہیں مارا تھا۔ میں نے اپنے باپ کو اپنے باپ کی وجہ سے مارا تھا۔" وہ واپس افتی کی جانب مڑا۔

"جانتے ہو میری زندگی میں کتنی بار ایسا وقت آیا۔۔۔۔۔۔ جب میں اپنے باپ کو قتل کرنا چاہتا تھا۔" وہ سرد لہجے میں بول رہا تھا۔ ایسا سرد لہجہ جو جسم کی نالیوں میں چلتا خون جما دے۔ پھر اس نے پوری قوت سے وہ کپ زمین پر پٹخا۔

کپ کے ٹوٹے ٹکڑے ان کے بیچ زمین پر بکھر گئے۔

سعد وہیں زمین پر نیچے بیٹھ گیا۔

"وہ مجھے انسان نہیں سمجھتے تھے افق۔ان کے لیے میری خواہشیں کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھیں۔انہوں نے ایک بیٹا پیدا نہیں کیا تھا۔انہوں نے ایک وارث پیدا کیا تھا۔اپنی گدی کے لیے وارث۔"

(ایک کالی گاڑی سگنل پر رکی ہوئی تھی۔پچھلی سیٹ پر ایک طرف تقریبا پانچ سالہ سعد بیٹھا تھا۔اس کے ساتھ واصف آغا بیٹھا تھا۔وہ ایک کالی ڈائری میں کچھ لکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

سعد خاموشی سے کھڑکی کے اس پار دیکھ رہا تھا۔دور ایک بائیک پر اس کے جتنا بچہ اپنے باپ کے ساتھ بیٹھا تھا۔اس کے ہاتھ میں ایک کھلونے والا ٹرک تھا جسے وہ ہنستے ہوئے اپنے باپ کی کمر پر چلا رہا تھا۔

سعد نے چہرہ موڑ کر اپنے باپ کو دیکھا۔

"ڈیڈ؟"

"ہوں۔" بغیر اس کو دیکھے بولا۔

"مجھے ایک ٹرک چاہیے۔"

اس کی بات پر واصف آغا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

سعد نے شیشے سے دور اس بائیک کی جانب اشارہ کیا۔

"وہ جو اس بچے نے پکڑا ہے۔ مجھے ویسا ٹرک کھیلنے کے لیے چاہیے۔"

www.novelsclubb.com

واصف آغا نے ایک گہری سانس خارج کی۔

"میں تمہیں کتنی دفعہ بتا چکا ہوں سعد کہ تم کھلونوں کے ساتھ نہیں کھیل سکتے۔ کھلونے وقت کا ضیاع ہیں۔ تمہاری فائٹنگ کلاسز کیسی جا رہی ہیں؟"

سعد نے اپنے ہاتھ کی جانب دیکھا۔ اس پر پٹی بندھی تھی۔

"مجھے کلاسز نہیں لینی ڈیڈ۔ مجھ سے فائٹ نہیں ہوتی۔اور روز مجھے کہیں نا کہیں چوٹ لگ جاتی ہے۔مجھے بہت درد ہوتا ہے۔"

واصف آغا ہونٹ بھینچے اسے دیکھ رہا تھا۔اس نے ایک ہاتھ آگے بڑھا کر سعد کی تھوڑی تھامی اور اس کا چہرہ اوپر کیا۔

"یہ بزدلوں والی باتیں میرے سامنے نا کیا کرو۔"زور سے اس کی تھوڑی چھوڑی۔)

افتی افسوس سے اسے دیکھ رہا تھا۔سعد نے ہاتھ میں ایک ٹوٹا کپ کا ٹکڑا پکڑ رکھا تھا جس سے وہ زمین پر لکیریں کھینچ رہا تھا۔

(یہ واصف آغا کا شاہانہ سا دفتر تھا۔وہ اندر داخل ہوا تو اس کا باپ سامنے سربراہی کرسی پر بیٹھا دکھا۔افتی سعد کے ساتھ اندر آیا تھا۔سعد اس وقت سکول کے یونیفارم میں تھا۔

واصف آغا نے سر اٹھا کر سعد کو دیکھا اور اسے اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا۔ وہ میز کی دوسری جانب اس کے قریب آ گیا۔

"تمہارے سکول سے فون آیا تھا۔ تمہارے پرنسپل نے بتایا کہ تمہاری کلاس کے کسی لڑکے سے لڑائی ہوئی ہے؟" اسے کندھوں سے تھامتا بولا۔

سعد نے خوفزدہ سی نظریں اوپر اٹھائیں۔

"پہلے اس نے مجھے دو دفعہ مارا تھا۔" منمناتے ہوئے بولا۔

"اور تم نے؟" واصف آغا نے اطمینان سے پوچھا۔

"میں نے بس ایک دفعہ مارا۔"

واصف آغا نے افتی کو دیکھا تو افتی سر ہلاتے باہر چلا گیا۔

"میرا بیٹا ہوتے ہوئے تم ایک بچے سے مار کھا کر آ گئے؟" واصف آغا نے افسوس سے سر جھٹکا۔

www.novelsclubb.com

سعد کچھ نہیں بولا۔

دفتر کا دروازہ کھلا اور دو لوگ مزید افتی کے ساتھ اندر داخل ہوئے۔

ایک آدمی تھا اور اس کے ساتھ سعد کے جتنا بچہ تھا۔وہ بھی سکول یونیفارم میں تھا۔

وہ آدمی اچھا خاصا پڑھا لکھا لگتا تھا اور سوٹ میں ملبوس تھا۔اس نے اپنے دونوں ہاتھ واصف آغا کے سامنے جوڑے۔

"میرے بیٹے کو معاف کر دیں۔اس سے غلطی ہو گئی۔آئندہ کے بعد آپ کے بیٹے کو کچھ نہیں کہے گا۔"

واصف آغا اکتائی نظروں سے اس آدمی کو اور اس کے بیٹے کو دیکھ رہا تھا۔اس نے سعد کا بازو کھینچ کر اپنے قریب کیا۔

"تم اس بچے سے میرے سامنے بدلہ لو گے۔اور اگر تم نے اس کو شکست نہیں دی، تو میں تمہیں پورے مہینے کے لیے ہمارے گھر کی بیسمینٹ میں بند کر دوں گا سعد۔"اس کے بازو سے ہی پکڑے آگے کو دھکیلا۔

کچھ دیر بعد وہ آرام سے اپنی سر براہی کرسی پر ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ایک کونے میں افتی نے اس آدمی کو اپنے دونوں بازووں سے جکڑ رکھا تھا۔

"روکو اس سب کو۔پلیز روک دو۔"وہ چیختا جا رہا تھا۔کمرے کے وسط میں وہ دونوں بچے لڑ رہے تھے۔

وہ کوئی عام لڑائی نہیں لڑ رہے تھے۔دونوں کی شرٹس پر خون تھا۔اس وقت دوسرا بچہ سعد کے اوپر بیٹھا اس کے منہ پر مکے مارتا جا رہا تھا۔

سعد نے اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑا اور پورے زور سے ان کو مروڑا۔اس بچے کی چیخیں بلند ہوئیں۔سعد نے اسے خود سے دور کیا اور اٹھ کر ہانپتا ہوا اپنے باپ کے

سامنے موجود میز تک آیا۔وہاں پیپر ویٹ پڑا تھا۔اس نے اپنے باپ کی آنکھوں میں دیکھا۔پھر اس نے وہ پیپر ویٹ ہاتھ میں لیا اور اس بچے تک آیا۔

"نہیں۔۔۔۔"اس بچے کا باپ چیخا۔

سعد نے پوری قوت سے وہ اس کے سر پر مارا اور پھر مارتا گیا۔)

"ایک بچے کے ساتھ یہ سب کون کرتا ہے افتی؟"زمین پر کپ کے ٹکڑے کو رگڑتا اس کا ہاتھ تھما۔

"مجھے حیوان۔۔۔۔میرے اپنے ہی باپ نے بنایا تھا۔"

www.novelsclubb.com

افتی بلکل خاموش تھا۔

"وہ مجھے میرے شوق کبھی پورے نہیں کرنے دیتے تھے۔اگر کوئی چیز ان کے معیار کے مطابق نہیں ہوتی تھی تو میں وہ نہیں کر سکتا تھا۔میں نے بہت سال برداشت کیا۔اپنے باپ کے لیے وہ بننے لگا جو وہ چاہتے تھے۔ان کی خاطر بہت سی

خواہشات ماریں لیکن وہ خواہش؟ وہ مجھ سے میری پسندیدہ عورت کو بھی چھیننا چاہتے تھے۔اس مقام پر آکر میری بس ہو گئی تھی افتی۔اس سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتا تھا میں۔"

(وہ اپنے کمرے میں بستر پر جوتے سمیت لیٹا تھا۔آنکھیں بند تھیں اور ایک ہاتھ میں سگریٹ تھا۔

اچانک سے اس کے کمرے کا دروازہ کھلا۔دروازہ پیر کی ٹھوکر سے کھلا تھا۔سعد فورا سیدھا ہوا۔اس کے سامنے واصف آغا تھا۔وہ بے یقین نظروں سے سعد کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ہے ڈیڈ؟" وہ سگریٹ کو ایک طرف پھینکتا کھڑا ہوا۔

"مجھے نہیں معلوم تھا کہ میرا اپنا بیٹا ہی میری پیٹھ پر وار کر دے گا۔"

"ک۔۔۔کیا؟"

واصف آغا اس کی جانب بڑھا۔

"میں نے تمہیں باہر اس لیے بھجوایا تھا کیونکہ تمہارا دھیان کسی چیز میں نہیں لگتا تھا۔افتی نے مجھے کہا تھا کہ شاید کوئی عورت کا چکر ہے۔ تمہیں کسی اور ملک کچھ عرصے کے لیے بھیج دیتے ہیں۔وہاں جا کر تم بھول جاو گے۔میں نے افتی کی بات پر یقین کر لیا۔" وہ سعد کے قریب آ کر رک گیا۔سعد نے تھوک نگلا۔

"افتی تمہیں بچا رہا تھا۔اور تم دونوں مجھ سے کچھ چھپا رہے تھے۔تم دونوں کو کیا لگتا تھا کہ مجھے کبھی علم نہیں ہونا تھا؟"اس نے سعد کے گریبان کو ہاتھ میں دبوچا۔

"ڈیڈ۔"

"یوسف مرجان کی بیٹی؟ تمہیں شرم نہیں آئی سعد۔" واصف آغا نے بے یقینی سے نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے افتی کو اسے مارنے نہیں دیا۔اور وہی وہ عورت تھی جس کی وجہ سے تم ہر چیز سے بیگانے ہو گئے تھے اور گھنٹوں گھنٹوں غائب رہتے تھے۔"زور سے اس کا گریبان چھوڑا۔

سعد خاموش رہا۔وہ جانتا تھا جیسے اس کے باپ نے پہلے اس کی کسی خواہش کی قدر نہیں کی،اس خواہش کی بھی نہیں ہو گی۔

"افتی شہر سے باہر ہے۔ صبح واپس آتا ہے تو اس کو بھی بتاوں گا کہ مجھ سے غداری کا کیا انجام ہو سکتا ہے لیکن فلحال۔۔۔"

سعد نے سر اٹھا کر اپنے باپ کو دیکھا۔

"فلحال آج مجھے اس لڑکی سے نپٹنا ہے۔آج اس کا آخری دن ہو گا۔"وہ دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

"ڈیڈ۔"سعد نے اونچی آواز میں اسے پکارا۔واصف آغا کے قدم رک گئے۔

سعد اس کے قریب آیا اور سامنے کھڑا ہو گیا۔

"آپ کو جس نے بتایا ہے بلکل سچ بتایا ہے۔ میں نے ہی افتی کو اس لڑکی کو مارنے سے منع کیا تھا۔ مجھے اس وقت وہ۔۔۔۔۔ اچھی لگی تھی۔ لیکن ڈیڈ۔۔۔ وہ محبت نہیں تھی۔ وہ وقتی بخار تھا۔ جب میں ملک سے باہر، اس سے دور چلا گیا تو وہ بخار اتر گیا۔"

باہر جانے کے بعد اس نے زخرف سے کوئی رابطہ نہیں رکھا تھا۔ اسے واپس آئے ایک ہفتہ ہوا تھا اور اب تک بھی وہ زخرف سے نہیں ملا تھا۔ اس کا دماغ جلدی سے ساری کیلکولیشنز کر رہا تھا۔

"پھر مجھے اندازہ ہوا کہ میں نے واقعی غلط کیا ہے۔ وہ آپ کے دشمن کی بیٹی تھی۔ میں نے بہت دفعہ سوچا کہ میں آپ کے پاس آوں اور خود سارا سچ بتا دوں لیکن آپ کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں کر پایا۔"

واصف آغا خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

سعد گھٹنوں کے بل اپنے باپ کے سامنے بیٹھا۔

"مجھے معاف کر دیں ڈیڈ۔ مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی تھی۔ میں ایک عورت کے آگے کمزور پڑ گیا تھا۔" وہ واصف آغا کے پیر دیکھ رہا تھا۔ پھر دھیرے سے سر اٹھا کر اس کے چہرے کو دیکھا۔

"لیکن اب میں اپنی غلطی کو سدھارنا چاہتا ہوں ڈیڈ۔"

واصف آغا کے ماتھے پر سوالیہ شکنیں ابھریں۔

"آپ اپنے بندوں سے کہیں کہ کل اس لڑکی کو یہاں لے آئیں۔ میں خود اسے ماروں گا۔۔۔۔ آپ کے سامنے۔"

اس کا باپ کافی دیر وہاں کھڑا اس کے چہرے کو دیکھتا رہا۔ پھر وہ دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

"مجھے میری غلطی کا مداوا کرنے دیجیئے گا ڈیڈ۔" سعد پیچھے سے چلایا۔

اس کے دونوں ہاتھ نیچے فرش پہ تھے اور وہ دروازے کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"بس تھوڑا سا وقت دے دیں۔ میں سب ٹھیک کر دوں گا۔ آپ کی ساری شکایتیں دور کر دوں گا۔" آنسو اس کے گالوں پر بہتے جا رہے تھے اور بنا پلکیں جھپکائیں دروازے کو دیکھ رہا تھا۔

گھڑی کی سوئیوں نے رات کے نو بجائے تو سعد اس گیلری کے کنارے پر کھڑا اس بڑی سی تصویر کو دیکھتا دکھا۔ پھر وہ الٹے قدموں مڑا اور کچن تک آیا۔

"چائے تیار ہے۔" ایک ملازمہ فوراً ٹرے میں دو کپ سجائے اس تک آئی۔

چینی کے دو چھوٹے چھوٹے کپ جن پر کالے گلاب بنے تھے۔

سعد نے مسکرا کر اس سے وہ ٹرے تھامی۔

"ڈیڈ مجھ سے کسی بات پر ناراض ہیں۔ خود ان کے لیے چائے بنوائی ہے میں نے کہ شاید مان جائیں۔"

ملازمہ نے دھیرے سے سر اثبات میں ہلا دیا۔ یہ پہلی دفعہ تھا کہ وہ کچن میں آیا تھا یا کسی ملازم سے مسکرا کر بات کر رہا تھا۔

سعد ٹرے تھامے آگے بڑھ گیا۔ وہ اس گیلری میں آیا اور ادھر ادھر دیکھا۔ اس تصویر کے قریب آ کر اس بھیڑیے کو اندر کو دبایا تو دروازہ دکھنے لگا۔

اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

وہ سیڑھیاں اترا اور ایک کبرڈ تک آیا۔ اسے کھول کر ایک شیشی نکالی اور ایک کپ میں انڈیلنے لگا۔

یہ وہ واحد کپ تھے جو بلکل اسی ڈیزائن کے ان کی اپنی چائے کے لیے بھی استعمال ہوتے تھے۔

شاید اس کے باپ کو یہ ڈیزائن پسند تھا۔

سعد واصف آغا کے کمرے میں آیا تو کمرہ خالی تھا۔ ٹیرس کا دروازہ کھلا تھا۔ وہ ٹیرس کے دروازے تک آیا۔

واصف آغا ایزی چیئر پر بیٹھا، گود میں ایک کالے رنگ کی ڈائری رکھے اس پر کچھ لکھ رہا تھا۔

"ڈیڈ۔" وہ یونہی دروازے میں کھڑے ہوئے بولا۔

واصف آغا نے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا۔ چہرہ سنجیدہ تھا۔

"کیا میں تھوڑی دیر آپ سے بات کر سکتا ہوں؟"

واصف آغا نے جواب نہیں دیا البتہ اپنی ڈائری بند کر کے ایک طرف رکھ دی۔

سعد نے آگے بڑھ کر ٹرے ایک چھوٹے میز پر رکھی اور اپنے باپ کے قریب آیا۔ نیچے بیٹھ کر دونوں ہاتھ اس کے گھٹنوں پر رکھے۔ آنکھیں اٹھا کر اس کے چہرے کو دیکھا۔ واصف آغا بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"میں بہک گیا تھا ڈیڈ۔مجھے معاف کر دیں۔"اس کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا۔

"مجھے اس بات کا افسوس نہیں ہے سعد کہ تم ایک عورت کے پیچھے بہک گئے تھے۔مرد زندگی میں کبھی نا کبھی یہ حرکت کرتا ہی ہے۔مجھے تو اس بات کا افسوس ہے کہ وہ میرے دشمن کی بیٹی ہے۔کیا تم جانتے ہو اس کے باپ نے مجھے رسوا اور ذلیل کیا تھا۔"

سعد نے اثبات میں سر ہلایا۔

"جانتا ہوں۔"مسلسل اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔"اسی لیے تو ڈیڈ۔۔۔اسی لیے میں یہ آپ کے لیے کرنا چاہتا ہوں۔میں آپ کو یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ آپ کا بیٹا اتنا کمزور نہیں ہے کہ ایک عورت کے لیے اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھے۔میں آپ کے سامنے اس کی جان لے کر آپ کو ثابت کروں گا کہ میں کمزور نہیں ہوں۔"

واصف آغا نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں جب سے واپس آیا ہوں ہم نے ایک ساتھ چائے نہیں پی۔" وہ پاس پڑی اس ٹرے کی جانب دیکھ کر بولا۔

واصف آغا نے بھی اس جانب دیکھا۔

"تمہیں یاد ہے کہ یہ کپ مجھے پسند ہیں؟" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

سعد بھی مسکرایا۔ وہ اٹھ کر ٹرے کے قریب آیا۔

ایک کپ اٹھا کر اپنے باپ کو پکڑایا۔

اپنا کپ تھام کر وہ ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مجھے امید ہے کل کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا۔" واصف آغا اس کی جانب چہرہ موڑے اب کی بار مان سے بولا تھا۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا ڈیڈ۔" سعد نے سر گوشی کی۔

www.novelsclubb.com

اس کا باپ کھل کر مسکرایااور کپ کو اپنے لبوں تک لے گیا۔ سعد بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھ رہا تھا۔اس نے ایک گھونٹ بھرااور پھر سعد نے اس گھونٹ کو حلق سے نیچے جاتا دیکھا۔

واصف آغا نے چہرہ اس کی جانب موڑا۔

"چائے بہت اچھی ہے۔" مسکرا کر کہا۔

سعد بھی اپنی چائے پینے لگا۔

"میں ہمیشہ سے سوچتا تھا ڈیڈ کہ آپ مجھے اپنی مرضی سے کیوں چلاتے ہیں۔آپ میری عام لوگوں کی طرح جو خواہشات ہیں، انہیں پورا کیوں نہیں کرتے۔" وہ کپ میں موجود چائے کو دیکھ کر بول رہا تھا۔ "لیکن آہستہ آہستہ مجھے احساس ہو گیا ہے۔" اس نے اپنے باپ کو دیکھا۔ "مجھے احساس ہو گیا ہے کہ آپ یہ سب کیوں کرتے تھے۔"

"کیوں؟" دلچسپی سے سوال کیا۔

"کیونکہ یہ خواہشات انسانوں کو جکڑ لیتی ہیں۔ یہ ان کے دلوں کو قید کر لیتی ہیں ڈیڈ۔" واصف آغا اس کے جواب پر مسکرا دیا۔

'اور میرا دل کب کا قید ہو چکا ہے۔' سعد بغیر آواز کے بولا۔

چائے ختم کر کے وہ دونوں اٹھ گئے۔ وہ دونوں اکٹھے کمرے میں آئے تھے۔

واصف آغا اپنے بستر کی جانب آ گیا اور سعد دروازے کے قریب آ کر رک گیا۔

مڑ کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا کچھ اور بھی کہنا ہے تمہیں؟" واصف آغا نیم دراز لیٹتے بولا۔

"نہیں۔ اچھے سے نیند پوری کیجیئے گا۔ کل کا دن بہت اہم ہے۔" وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

وہ کپ لیے سیدھا بیسمینٹ میں آیا۔ایک کبرڈ سے بغیر استعمال شدہ وہ کالے گلاب والا کپ نکالا اور وہ کپ جس سے واصف آغا نے چائے پی تھی وہ اس جگہ رکھ دیا۔

اس رات سعد سویا نہیں بلکہ بے چینی سے اپنے کمرے میں ادھر سے ادھر ٹہلتا رہا۔ وہ بار بار گھڑی پر وقت دیکھ رہا تھا۔

تقریبا فجر کے وقت اس کی آنکھ لگ گئی۔ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ افتی دوڑتا ہوا اس کے کمرے میں آیا۔

"سعد۔۔۔سعد۔۔اٹھو۔"

سعد ہڑبڑا کر اٹھا۔

"تمہارا باپ۔۔۔"افتی نے دروازے کی جانب اشارہ کیا۔

سعد نے زور سے اپنا سر جھٹک کر نیند کو خود سے دور کیا۔وہ سو کیسے گیا تھا؟

"کیا۔۔۔کیا ہوا ہے ڈیڈ کو افتی؟"وہ اٹھتے ہوئے بولا۔

"تمہارے باپ کو۔۔۔رات کو سوتے ہوئے۔۔۔ہارٹ۔۔اٹیک ہوا ہے۔"افق ساتھ روتا جا رہا تھا۔

سعد نے ٹھنڈے فرش پر پیر رکھا اور واصف آغا کے کمرے میں داخل ہوا۔اس کے چہرے سے لگتا تھا کہ وہ سکتے میں ہے۔اس کا باپ اپنے بستر پر لیٹا تھا۔

اس کمرے کی فضا بلکل سرد تھی۔کسی ظالم دل کی طرح۔

سعد چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا بستر تک آیا۔وہ دھیرے سے بستر پر بیٹھا۔اپنے ہاتھ دائیں بائیں جانب رکھے اور اپنے باپ کے اوپر جھکا۔

"کم از کم آپ کو میری اس خواہش کا پاس رکھ لینا چاہیے تھا۔"اس نے کان کے قریب جھک کر سرگوشی کی۔"بائے ڈیڈ۔بائے۔"اور وہ یونہی اپنے باپ پر جھک کر رونے لگا۔آہستہ آہستہ اس کی آواز بلند ہونے لگی۔گالوں پر آنسو بہتے جا رہے تھے۔وہ آنسو جھوٹے نہیں تھے۔کوئی بھی اپنے باپ کا قتل کر کے خوش نہیں ہوتا۔نہیں؟)

"بائے ڈیڈ۔" وہ افتی کے پیچھے دیکھ رہا تھا۔افتی سے پیچھے ایک زینہ اوپر واصف آغا کھڑا تھا۔

ہاتھ میں چائے کا کپ تھامے۔وہ کپ جس پر کالا گلاب بنا تھا۔وہ مسکرا کر سعد کو دیکھ رہا تھا۔

"بائے ڈیڈ۔" سعد نے چیختے ہوئے ٹوٹے کپ کا ایک ٹکڑا اس کی جانب پھینکا۔

اور واصف آغا غائب ہو گیا۔

جیسے بہت سالوں پہلے ہو گیا تھا۔

.....

"پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے۔" نرس نے آکر بتایا تو زخرف فورا کھڑی ہوئی۔

اس نے فرط جذبات سے زور سے سر ہلایا۔ایک سکون تھا جو جسم میں اترتا گیا تھا۔

"وہ ٹھیک ہے نا؟" وہ دھیرے سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"جی۔ ہم انہیں روم میں ّ شفٹ کر رہے ہیں، پھر آپ ان سے مل سکتی ہیں۔" اتنا کہہ کر نرس چلی گئی۔

زخرف واپس بینچ پر بیٹھ گئی۔ اچ دیکھ سکتا تھا کہ اس کا چہرہ ایک دم کھل اٹھا تھا۔ یوں جیسے چہرے کا سارا خون واپس لوٹ آیا ہو۔

"تم نے گھر پر اطلاع کی ہے؟ اور اس کے گھر والوں کو بتایا ہے؟" اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے دھیرے سے پوچھا۔

زخرف نے ایک دم چونک کر اسے دیکھا۔ اچ نے افسوس سے سر جھٹکا اور اپنا فون نکال کر اس کی جانب بڑھایا۔

زخرف نے فون پکڑ کر یوسف کا نمبر ملایا۔

"ہیلو بابا۔" اس نے اتنا بولا ہی کہ یوسف دوسری جانب سے شروع ہو گئے۔

زخرف نے آنکھیں بند کیں اور فون کان سے دور کیا۔

"بات کرو۔" ایچ دھیرے سے بولا۔

"وہ اس وقت آگ کا گولا بنے ہوئے ہیں۔" سپیکر پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

پھر اس نے فون دوبارہ کان سے لگایا۔

وہ ان کو بتانے لگی کہ ارسم زخمی ہے اور یہ کہ اس وقت وہ ہسپتال میں ہے۔انہیں یہ کہہ کر کہ وہ انکل ظفر کو بھی اطلاع کر دیں اس نے فون بند کر دیا۔

اس نے فون کان سے ہٹایا ہی کہ ایچ نے بغیر ایک لمحہ ضائع کیے فون اس سے کھینچ لیا۔زخرف نے بدلے میں اسے گھورا۔

نرس نے آکر انہیں روم میں آنے کا کہا تو وہ دونوں اٹھ کر نرس کے ساتھ چل پڑے۔

وہ کمرے میں داخل ہوئے تو وہ ہسپتال کے گاون میں نیم دراز لیٹا تھا۔آنکھیں بند تھیں۔

زخرف دھیرے سے چلتی اس کے قریب آئی۔اس کی نظریں ارسم کے چہرے سے پھسل کر اس کے بازو پر گئیں۔ایک بازو پٹیوں میں جکڑا تھا۔اس کی پلکوں میں ہلکی سی جنبش ہو رہی تھی۔یوں جیسے وہ دوایوں کے زیر اثر تھا۔زخرف اس کے بیڈ کے قریب پڑے ایک سٹول پر بیٹھ گئی۔ایچ اس کے قدموں کی جانب کھڑا تھا۔

"زخرف۔۔۔"

"ششش۔"ایچ بولا لیکن زخرف نے فورا اسے چپ کروادیا۔"دیکھ نہیں رہے وہ سو گیا ہے۔"سرگوشی میں بولی۔ایچ بڑبڑاتا رہ گیا۔

ارسم نے سر دوسری جانب کیا تو اس کی ہلکی سی آنکھ کھلی۔نظر سیدھی قریب بیٹھی زخرف پر پڑی۔

وہ کچھ بولنے لگا لیکن پھر ایک دم کھانس دیا۔

"اگر تم سے نہیں بولا جا رہا تو مت بولو۔"وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

اس نے کھانس کر دو تین گہرے سانس لیے۔

"تم۔۔۔تم ٹھیک ہو نا؟"اس کی آواز غنودہ سی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں ارسم، مجھے کچھ نہیں ہوا۔"وہ اسے یقین دلاتی بولی۔

"تمہیں وہاں نہیں آنا چاہیے تھا زخرف۔تم بلکل پاگل ہو۔اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو؟"وہ صرف اسے دیکھ رہا تھا۔کمرے میں کوئی اور بھی ہے اسے علم نا تھا۔

"مجھے کچھ نہیں ہوتا ارسم۔"وہ کندھے اچکا کر بولی۔"لیکن خود کو دیکھو۔تمہیں دو گولیاں لگی ہیں۔"وہ اس کے پٹیوں میں جکڑے بازو کو دیکھ کر بولی۔

ارسم نے آنکھیں زور سے میچیں۔یوں جیسے اسے کہیں تکلیف ہو رہی ہو۔

"کیا ہوا؟ڈاکٹر کو بلاوں کیا؟"وہ فورا سے کھڑی ہوتی بولی۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔"وہ اپنا سر سیدھا کرتے بولا اور اسی لمحے اس کی نظر اچیج پر پڑی۔

ایچ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"یہ ایچ ہے۔ تمہیں ہسپتال یہی لایا تھا۔" زخرف ان دونوں کو ایک دوسرے کو دیکھتے پا کر بولی۔

"ایچ؟" ارسم نے ایک ابرو اٹھائی۔

"ایچ بہت اچھا انسان ہے۔ آج تمہاری جان اسی نے بچائی ہے۔" اب کے زخرف مسکرائی تھی۔ ایچ نے آنکھیں گھمائیں۔ اچھا انسان؟ ہونہہ۔

"لیکن یہ ہے کون؟" وہ بغور ایچ کو دیکھ رہا تھا۔

"ایک بہت خطرناک ہیکر۔" ایچ نے خود سرد لہجے میں جواب دیا۔

"وائٹ ہیکر۔" زخرف نے فوراً اس کی تصیح کی۔ ایچ نے کندھے اچکا دیے۔ "تم جانتے ہو ارسم، ایچ بہت مشکل سے تمہیں اپنی بائیک پر ہسپتال لایا تھا۔"

ارسم نے گردن موڑ کر زخرف کو دیکھا۔

"بائیک پر؟تو تم ہسپتال کیسے آئی؟"

زخرف خاموش ہو گئی۔ارسم نے چہرہ اپچ کی جانب موڑا۔

"تم زخرف کو وہیں چھوڑ آئے تھے؟"اس کا لہجہ سخت تھا۔

اپچ نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔اسے اس پر غصہ آنے لگا تھا۔وہ زیادہ ہی نہیں بول رہا تھا؟

"ارسم تمہیں ہسپتال لانا زیادہ ضروری تھا۔تم زخمی تھے۔"

"اور تم؟اس جگہ مجھ پر گولیاں چلائی گئی تھیں زخرف۔وہ جگہ خطرناک تھی۔"
اس کی آواز بلند ہونے لگی تھی۔

"ہمارے پاس کوئی اور آپشن نہیں تھا اور ویسے بھی میں ٹھیک ہوں۔"وہ نرمی سے اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

اپچ نے اپنے دانت کچکچائے۔اس سے زیادہ وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

"کاش میں ان دونوں کو مرنے کے لیے وہیں چھوڑ دیتا۔" وہ بڑبڑاتا دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

دروازے کے قریب رک کر اس نے ان کو دیکھا۔ان کے لیے جیسے وہ اس کمرے میں موجود ہی نہیں تھا۔وہ آپس میں ہی بحث کرتے جا رہے تھے۔

اس نے کمرے سے نکل کر جتنے زور سے دروازہ بند کر سکتا تھا کیا۔

باہر کھڑی ایک نرس نے اسے گھورا۔

"اندر مریض ہے۔" وہ تاثرات سخت کر کے بولی۔ایچ نے بدلے میں اسے زیادہ سخت گھوری ڈالی اور آگے بڑھ گیا۔

اندرز خرف اور ارسم اتنی زور سے دروازہ بند ہونے پر ایک دم خاموش ہوئے۔

"تمیز نام کی چیز نہیں ہے اس میں۔" زخرف منہ میں بڑبڑائی۔

ارسم اب ایک ہاتھ سے اپنی کنپٹی مسل رہا تھا۔

"کیا تمہارے سر میں درد ہے؟" وہ بولی ہی تھی کہ پیچھے سے دروازہ کھلا۔

پولیس کے دو اہلکار فوراً اندر آئے۔

"ہم نے آپ سے پہلے ہی کہا تھا زخرف مرجان کے پہلے ہم بیان لیں گے پھر آپ مل سکتی ہیں۔" ایس پی زخرف کو دیکھتے بولا۔

"اٹس اوکے۔ زخرف کے یہاں ہونے سے کوئی ایشو نہیں ہے۔"

"اوکے۔" ایس پی نے کندھے اچکائے۔ "ارسم ہلال، آپ ہمیں بتائیں گے کہ کیا ہوا؟"

زخرف کو کسی نے وہاں سے اٹھنے کے لیے نہیں بولا تو وہ بیٹھی رہی۔ ارسم شروع سے سب بتاتا گیا اور پولیس اس کو لکھتی گئی۔

"اس وقت شک کے دائرے میں دو لوگ ہیں۔" اس کی بات ختم ہوتے ہی ایس پی بولا۔ "زخرف مرجان اور حمزہ ولایت۔ جہاں آپ پر گولیاں چلیں، وہیں یہ دونوں موجود تھے۔"

ارسم نے سر جھٹکا۔

"زخرف وہاں میری وجہ سے آئی تھی۔ اس کا نام خارج کر دیجیئے پلیز۔"

"یعنی آپ کو زخرف مرجان پر پورا اعتماد ہے؟"

"بلکل۔" اسکا لہجہ اٹل تھا۔

"اور وہ دوسرا لڑکا۔ حمزہ ولایت؟"

"میں اسے نہیں جانتا اس لیے میں اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میری آج ہی اس سے پہلی دفعہ ملاقات ہوئی ہے۔"

"یعنی آپ کو لگتا ہے کہ اس سب کے پیچھے وہ ہو سکتا ہے؟"

www.novelsclubb.com

ارسم نے کندھے اچکائے۔

"میں نے کہا نا میں اسے نہیں جانتا۔"

"ارسم۔" زخرف بولنے لگی جب ایس پی نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکا۔

"آپ فلحال کچھ نہیں بول سکتیں۔" اسے کہہ کر وہ پھر سے ارسم کی جانب متوجہ ہوا۔ زخرف بے چینی سے اس کی بات ختم ہونے کا انتظار کرنے لگی۔

"سب سے ضروری سوال۔ آپ کو شک کس پر ہے؟"

ارسم کچھ دیر خاموش رہا۔ زخرف بغور اسے دیکھ رہی تھی۔

"مجھے۔۔۔۔ کسی پر شک نہیں ہے۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔

"کوئی تو ہو گا۔" ایس پی نے زور دیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو سمجھ نہیں آرہی وہ کیا کہہ رہا ہے۔" زخرف نے اس کی بات کاٹی۔ "آپ بلاوجہ مریض کو پریشان کر رہے ہیں۔" ایس پی نے گہری نظروں سے اسے دیکھا تھا۔ پھر اثبات میں سر ہلایا۔

"ریسٹ کریں آپ۔ ضرورت پڑی تو دوبارہ آئیں گے۔" وہ دونوں کمرے سے نکل گئے۔

زخرف فوراً ارسم کی جانب مڑی۔

"ارسم، ایچ کا نام کلئیر کر دو۔ وہ اس سب میں انوالو نہیں ہے۔"

"اور یہ بات تم اتنے اعتماد سے کیسے کہہ سکتی ہو؟"

"کیونکہ میں اسے بہت سالوں سے جانتی ہوں۔ وہ واقعی ایک وائٹ انسان ہے۔ اس نے بہت دفعہ میری مدد کی ہے اور آج تمہاری جان بچانے والا بھی وہی تھا۔"

ارسم خاموش رہا۔

"میں جانتی ہوں تم اسے نہیں جانتے اس لیے تم اس پر یقین نہیں کر سکتے۔ لیکن تم مجھ پر تو بھروسہ کر سکتے ہو نا؟ اور میں جانتی ہوں تم پر حملہ کس نے کروایا ہے۔" وہ نارمل انداز میں بولی تھی۔

ارسم نے ایک جھٹکے سے گردن اس کی جانب موڑی۔

"تم جانتی ہو؟" وہ بے یقینی سے بولا۔ ساتھ ہی اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔

"ارسم لیٹے رہو۔" لیکن وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ چہرے پر تکلیف کے اثرات نمایاں تھے۔

زخرف نے پیچھے دو تین کشن رکھے تو اس نے ٹیک لگالی۔

"کون ہے وہ؟" وہ تکلیف سے بولا۔ یقیناً اٹھ کر بیٹھنے میں اسے شدید درد ہوا تھا۔

"سعد آغا۔" نام دھیرے سے زخرف کے منہ سے پھسلا۔ ارسم چھوٹی آنکھیں کیے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ واپس سٹول پر بیٹھ گئی۔

"وہ واصف آغا کا بیٹا ہے۔ وہی واصف آغا جس نے مجھے بچپن میں بابا سے دور کر دیا تھا۔ وہ اب بھی پیچھے نہیں ہٹا۔ مجھے لگا تھا شاید وہ مجھ پر گواپ کر چکا ہے۔" اس نے کہہ کر ایک گہری سانس خارج کی۔ "لیکن ایسا نہیں ہے۔ وہ اب بھی ہر اس انسان کو تکلیف پہنچانا چاہتا ہے جو میرے۔۔۔۔" اس نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

"وہ تمہارے قریب آنے والے ہر شخص کو نقصان پہنچاتا ہے؟" ارسم نے دھیرے سے سوال پوچھا۔

"نہیں۔" زخرف نے نفی میں سر ہلایا۔ "پہلے میں بھی ایسا ہی سمجھتی تھی۔ وہ میرے قریب ہونے والے ہر شخص کو نقصان نہیں پہنچاتا۔ بہت گنے چنے لوگ ہیں جنہیں وہ نقصان پہنچاتا ہے۔"

وہ پلکیں جھپکائیں بنا ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

پھر ارسم نے دھیرے سے سر پیچھے گرادیا اور آنکھیں زور سے موند ھیں۔

"ڈاکٹر کو بلادو گی پلیز؟" کہہ کر اس نے زور سے ہونٹ بھینچے۔

زخرف فورا کھڑی ہوئی۔

"ہاں ابھی بلاتی ہوں۔" وہ فورا دروازے کی جانب بھاگی۔

وہ باہر آئی تو وہاں ایک نرس موجود تھی۔اس نے نرس سے ڈاکٹر کر بلانے کا کہہ دیا۔

کچھ ہی دیر میں ظفر اور یوسف بھی وہاں آ گئے۔وہ ان سب کو چھوڑ کر باہر آ کر بیٹھ گئی۔فرید بھی یوسف کے ساتھ آیا تھا۔

زخرف نے فرید سے اپنا فون لیا اور ایچ کو کال کی۔

"ہیلو، کہاں ہو تم؟" اس کے فون اٹھاتے ہی بولی۔

www.novelsclubb.com

"ہسپتال سے نکل آیا ہوں میں۔ تمہیں کچھ چاہیے تھا؟"اس کے پیچھے ٹریفک کی آوازیں تھیں۔یقیناوہ بائیک روک کر اس کا فون سن رہا تھا۔

"نہیں۔ بابا آ گئے ہیں۔ایچ تمہیں پولیس نے کچھ کہا تو نہیں؟"

"بلکل کہا ہے نا۔انہوں نے کہا ہے کہ میں کہیں غائب ہونے کی کوشش نا کروں اور یہ بھی کہ میں شک کے دائرے میں ہوں۔جو بھی اس کا نام ہے،اس کا میری طرف سے شکریہ ادا کرنا۔بہت اچھے انسان کی جان بچائی ہے میں نے۔"اس کا لہجہ طنزیہ تھا۔

"ایچ،ارسم تمہیں نہیں جانتا۔اور اس نے پولیس کو یہ ہر گز نہیں کہا کہ اسے تم پر شک ہے۔"

"خیر،میں فون رکھوں؟"وہ جیسے اکتا کر بولا تھا۔

"تم فکر مت کرو۔میں اس سے پھر بات کروں گی۔"

"پلیز مت کرنا۔مجھے کسی کا احسان نہیں چاہیے۔میں خود دیکھ لوں گا۔"

"اور تم کیا کرو گے؟"اس نے تجسس سے پوچھا۔

"شاید تم بھول رہی ہو کہ میں ایک ہیکر ہوں۔لوگوں سے ڈیل کرنا میرے لیے زیادہ مشکل نہیں ہے۔"

زخرف نے فون کو گھورا۔

"اچھا، تم ایک وائٹ ہیکر ہو۔"اسے یاد دلایا۔

"یہ ایمانداری کے سبق اپنے زخمی محبوب کو جا کر پڑھاو۔"اس نے جل کڑ کر فون بند کر دیا۔

.....

www.novelsclubb.com

وہ لال اینٹوں سے بنی چار منزلہ عمارت تھی۔ عمارت کو چاروں طرف سے ہریالی نے گھیر رکھا تھا۔ اس ہریالی کو دیکھ کر ہی اندازہ ہو جاتا تھا کہ اس عمارت کو تعمیر کروانے والا شخص کون ہے۔

ایچ اپنی بائیک کے قریب کھڑا دور تک پھیلی گھاس پر ٹہلتے لوگوں کو دیکھ رہا تھا۔ وہاں زیادہ بوڑھے تھے۔ وہ بوڑھے جو بے سہارا تھے۔ جن کے بچے انہیں ان کے ہی گھروں سے نکال چکے تھے۔ وہ آنکھ بھر کر ان سب کو دیکھتا گیا۔ کہیں دس بارہ بوڑھے ایک دائرہ بنائے کسی ایک بوڑھے کی دکھ بھری داستان سن رہے تھے تو کہیں کسی کی مزاحیہ کہانیوں پر ہنستے جا رہے تھے۔ کچھ ہاتھوں میں لاٹھیاں تھامے واک کر رہے تھے۔ ان سب نے یہاں اپنی ہی ایک چھوٹی سی دنیا بنا رکھی تھی۔ وہ دنیا جس میں وہ ہنستے تھے، کھاتے تھے اور اپنے غم بانٹا کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس نے ان سے نظر ہٹائی اور سامنے لگے اس بڑے سے کالے رنگ کے دروازے کو دیکھا۔اس کے قریب کھڑا سیکیورٹی گارڈ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔وہ اپنی بائیک کو وہیں چھوڑ کر دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

اندر بڑھتے ہوئے اس کا دماغ مختلف قسم کی سوچوں سے بھر رہا تھا۔کیا پتا ان کے بچے ان کو لے گئے ہوں؟ اگر ایسا ہو گا تو بہت بہتر ہو گا۔کچھ دنوں سے اس کے کندھوں پر جو ایک عجیب سا بوجھ آ گیا تھا وہ اتر جائے گا۔

اب وہ ایک دفتر میں بیٹھا تھا۔اس کے سامنے ایک بوڑھا شخص ناک پر عینک جمائے کمپیوٹر کی سکرین پر سکرول کرتے کچھ تلاش کر رہا تھا۔اچنک نے دائیں دیوار پر لگی اس بڑی سی تصویر کو دیکھا۔بیچ میں یوسف مرجان کھڑے تھے اور ارد گرد بہت سے لوگ۔وہ سب بے سہارا لوگ تھے جن کے پاس رہنے کو کوئی چھت نا تھی۔ یوسف مرجان کے ساتھ کھڑے وہ سب مسکرا رہے تھے۔بے سہارا ہونے کے

باوجود ان کی آنکھوں میں ایک چمک تھی، تشکر کی چمک۔ شاید وہ اس عظیم انسان کے لیے تھی جس کے ساتھ وہ کھڑے تھے۔

"محمد ولایت۔" کمپیوٹر سکرین پر دیکھتے وہ بوڑھا بولا تو ایچ نے گردن اس کی جانب موڑی۔ "یہ کچھ دن پہلے ہی یہاں آئے ہیں۔"

اس بوڑھے شخص نے عینک اتاری اور بغور ایچ کو دیکھا۔

"کیا تعلق ہے آپ کا ان سے؟"

ایچ چند لمحے خاموش رہا۔ وہ جانتا تھا اس کے جواب پر اس شخص کے تاثرات کیا ہوں گے۔ لیکن وہ حقیقت تھوڑی جانتا تھا؟

"بیٹا ہوں میں ان کا۔" بغیر نظریں ملائے بولا۔ اس کے مطابق وہ غلط نہیں تھا۔ لیکن یہ احساس شرمندگی قدرتی سا تھا۔

اس شخص نے ایک ریسیور اٹھایا اور کان سے لگایا۔

"سیریل نمبر ۱۰۳۴، محمد ولایت۔ ملاقات آئی ہے۔"

اب وہ ایک مختلف کمرے میں تھا۔ وہاں بہت سی کرسیاں میز لگے تھے۔ وہ ایک ملاقاتی کمرہ تھا لیکن اس وقت وہ خالی تھا۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور یونیفارم میں ملبوس نوجوان لڑکا ان کو بازو سے تھامے اندر لے کر آیا۔ وہ اس وقت بلکل صاف ستھری حالت میں تھے۔ اپنج کو دیکھ کر وہ مسکرائے۔ وہ کھڑا ہو گیا لیکن مسکرایا نہیں۔ اس لڑکے نے انہیں اس کے سامنے والی کرسی پر بٹھا دیا۔

لڑکا چلا گیا تو وہ بھی اپنی کرپر بیٹھ گیا۔

کچھ دیر ان کے بیچ ایک عجیب سی خاموشی رہی۔ جیسے وہ دونوں بولنے کے لیے الفاظ تلاش کر رہے ہوں۔

"میں۔۔۔میں بلکل ٹھیک ہوں یہاں۔"ولایت مسکراتے ہوئے بولے۔"یہ لڑکے بلکل اپنے والد کی طرح خیال رکھتے ہیں سب بوڑھوں کا۔کھانا بھی بہت اچھا ہوتا ہے اور دو وقت ڈاکٹر بھی چیک کرتا ہے۔"

ایچ کچھ نا بولا۔وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔

"مجھے اچھا لگا تم مجھ سے ملنے آئے۔"

ایک لمبا خاموشی کا وقفہ آیا۔

"کوئی اور آپ سے ملنے آیا؟"وہ یونہی اپنے ہاتھوں کو دیکھتے بولا۔اس کا اشارہ یقینا ان کی دوسری بیوی اور بچوں کی طرف تھا۔

ولایت خاموش رہے۔وہ ان کا جواب جان گیا تھا۔

اس نے فون جیب سے نکالا اور کیب بک کروانے لگا۔

"میرے ساتھ گھر چل رہے ہیں آپ۔" بغیر ان کا جواب سنے وہ اٹھا اور اس کمرے سے نکل گیا۔

.....

وہ تھکی ہاری اپنے کمرے میں آئی اور بستر پر گر گئی۔ سارا دن بینچ پر بیٹھ کر اس کی کمر درد کرنے لگی تھی۔ اس نے لیٹے لیٹے ہی اپنے جوتے اتارے اور آنکھیں بند کر لیں۔ ہانا بستر پر آئی اور وہ بھی اس کے قریب آ کر لیٹ گئی۔ پاس پڑا زخرف کا فون بجا تو ہانا نے فوراً سر اٹھایا۔ اس نے اپنے منہ سے فون کھسکا کر زخرف کے قریب کیا۔

www.novelsclubb.com

بپ میسج کی تھی۔

"اب کون ہے؟" زخرف نے ایک آنکھ ہلکی سی کھول کر فون دیکھا۔ ایچ کا میسج تھا۔ اس نے نوٹیفیکیشن پر کلک کیا تو میسج کھل گیا۔

'میں ان کو گھر لے آیا ہوں۔'

زخرف نے دو تین دفعہ میسج کو پڑھا۔اس کا آدھا دماغ سو گیا تھا۔کس کو گھر لانے کی بات کر رہا تھا وہ؟اور پھر ایک دم اس کے دماغ نے کلک کیا۔وہ اپنے فادر کو؟

وہ فوراً سیدھی ہو کر لیٹی اور ٹائپ کرنے لگی۔

'کیا سچ میں؟'

وہ بھی فوراً ٹائپ کرنے لگا۔

'ہاں۔'

www.novelsclubb.com

زخرف کچھ دیر لب کاٹتی رہی۔پھر ٹائپ کرنا شروع کیا۔

'تم نے ان سے کوئی بات کی؟'

میسج پر دو نیلے ٹک لگ گئے لیکن وہ ٹائپ نہیں کر رہا تھا۔زخرف انتظار کرنے لگی۔

چند لمحے گزرے اور وہ ٹائپ کرنے لگا۔

'نہیں۔'

زخرف نے گہری سانس لی۔اس کا ایک اور میسج فوراً ابھرا۔

'پتا نہیں میں یہ سب تمہیں کیوں بتا رہا ہوں۔'

'اس لیے کہ تم اپنا غم بانٹنا چاہتے ہو۔تم جو کہنا چاہتے ہو کہہ سکتے ہو۔'

وہ ٹائپ کرنے لگا۔

'میری ڈاکٹرز سے بات ہوئی ہے۔انہوں نے کہا ہے کہ ان کے پاس زیادہ ٹائم نہیں ہے۔'

'تم نے ان کو گھر لا کر بہت اچھا کیا۔تمہیں ان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزارنا چاہیے۔'

'زخرف؟'

'ہمم؟'

www.novelsclubb.com

'مجھے سمجھ نہیں آتی میں ان سے کیا بات کروں۔'

'تو بس ان کے پاس بیٹھ جایا کرو۔وہ خود تم سے باتیں کر لیں گے۔'

ہانا نے اس کے سینے پر سر رکھا اور دلچسپی سے سکرین دیکھنے لگی۔

'کیا یہ سب آسان ہوتا ہے؟'

ہانا نے ایک پنچ مارا اور زخرف کا فون دور جا گرا۔وہ اسے ڈانٹتی اٹھی اور فون پکڑا۔

لیٹ کر پھر سے ٹائپ کرنے لگی۔

'اس دنیا میں کچھ بھی آسان نہیں ہوتا اچ۔'

www.novelsclubb.com

اس کے میسج بھیجنے کے بعد سکرین خالی رہی۔اس کا مزید کوئی میسج نہیں آیا۔

زخرف نے فون بند کر کے رکھ دیا۔اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایذا اندر آئی۔

"زی۔کیسا ہے ارسم؟" وہ بیڈ کے قریب آتی بولی۔

"ہاں ٹھیک ہے۔زیادہ نقصان نہیں ہوا۔"

ہانا اب اپنے منہ سے کمفرٹر کھولنے کی کوشش کر رہی تھی تاکہ زخرف کے اوپر دے سکے۔

"میری تو جان ہی نکل گئی تھی سن کر۔ ہسپتال جانا تھا میں نے لیکن دانیال کی وجہ سے نہیں جا سکی۔ اچانک سے بخار ہو گیا اسے پھر اکیلے علی کو ہی بھیج دیا میں نے۔"

وہ اس کے قریب بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"دانیال کو بخار ہے؟" زخرف پریشانی سے بولی۔

"ہاں اب کم ہو گیا ہے بخار۔ سلا دیا ہے میں نے۔"

زخرف نے آنکھیں بند کر لیں۔

"پریشان ہو؟" ایذا نے ہاتھ میں ایک کون مہندی پکڑ رکھی تھی جسے وہ گھما رہی تھی۔

"نہیں۔ وہ ٹھیک ہے۔" وہ دھیرے سے بڑبڑائی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے تو لگتا ہے زخرف یہ بری نظر ہے۔" وہ اس کے قریب ہوتی سرگوشی کرتی بولی۔

زخرف نے آنکھیں کھول کر عجیب نظروں سے اس کو دیکھا۔

"ٹھیک کہہ رہی ہوں۔ اتنے اچھے لگتے ہو تم دونوں ساتھ۔ ضرور تمہارا کوئی رشتے دار جل گیا ہو گا۔"

زخرف نے سر جھٹکا۔ ایذا اور اس کی فیملی پولیٹیکس۔

"اگر دانیال کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو کل نا جاو۔ جب تک وہ ٹھیک نہیں ہوتا، رک جاو۔" اس نے فورا بات بدلی۔

"میں تو رکنے کو رک جاوں لیکن جو میری ساس ہے نا پیچھے۔۔۔۔۔" اس کی بات منہ میں ہی تھی کہ زخرف نے کروٹ لی اور ایک تکیہ اپنے سر پر رکھ لیا تاکہ اسے سن نا سکے۔

"بہت ہی بے وفا ہو تم۔" ایذا بڑبڑائی۔

وہ بھی وہیں بستر کی دوسری جانب بیٹھ کر اپنے ہاتھ پر مہندی سے ایک بیل بنانے لگی۔ زخرف کے چہرے سے تکیہ خود ہی اتر کر ساتھ گر گیا۔ وہ سو چکی تھی۔ اپنے ہاتھ پر مہندی لگاتے ایذا ایک دم چونکی۔ چہرہ موڑ کر سوتی زخرف کو دیکھا۔ اسے دیکھتے ہوئے اس نے ہنسی دبائی۔

وہ دھیرے سے اس کے قریب ہوئی۔ اس کا ایک ہاتھ قریب ہی الٹا پڑا تھا۔ ایذا اس پر مہندی سے کچھ لکھنے لگی۔ ساتھ اس نے مسلسل ہنسی دبا رکھی تھی۔ ہانا جو زخرف کے ساتھ ہی لیٹی تھی دلچسپی سے اس کا ہاتھ دیکھے گئی۔

اپنا کام کر کے ایذا فورا اس کے کمرے سے کھسک گئی۔

.....

ہانا کمرے کی کھڑکی میں بیٹھی باہر پھیلی صبح کو دیکھ رہی تھی۔ پیچھے بستر پر لیٹی وہ پوری طرح نیند میں ڈوبی تھی۔ دھیرے دھیرے سورج اس کے چہرے پر آیا تو اس نے آنکھیں میچیں۔

جمائی روکتے آنکھیں کھولیں اور اپنا فون پکڑ کر وقت دیکھا۔ صبح کے سات بجے تھے۔ آج وہ اتنی دیر تک سوتی رہی تھی۔ وہ اٹھی، پیروں میں چپلیں اڑسیں اور واش روم میں آگئی۔ اس نے برش پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اس پر پیسٹ لگانے لگی جب اس کی نظر اپنے دوسرے ہاتھ کی الٹی طرف پڑی۔ پیسٹ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر بیسن کے اندر گر گئی۔

www.novelsclubb.com

"یااللہ۔۔۔۔۔یہ کیا ہے؟"اس نے بے یقینی سے اپنا ہاتھ چہرے کے قریب کیا۔ اس کے ہاتھ کی الٹی طرف مہندی سے بڑا سا ارسم کا نام لکھا تھا۔ وہ بے یقینی سے آنکھیں جھپکاتی اسے دیکھ رہی تھی۔

پھر اسے یاد آیا۔رات کو جب ایذا اس کے کمرے میں آئی تھی تو اس کے ہاتھ میں مہندی تھی۔وہ آگ کا گولہ بنی فورا باہر کو بھاگی۔

باہر لاونج میں وہ اسے مل گئی۔وہ دانیال کے قریب بیٹھی اسے دلیہ کھلا رہی تھی۔ اس کے دونوں ہاتھوں پر مہندی لگی تھی۔دلیے کا چمچ دانیال کے منہ میں ڈالتے اس کی نظر دور سے آتی زخرف پر پڑی۔وہ اس کے چل کر آنے کے انداز سے جان گئی تھی کہ اسے علم ہو گیا ہے۔اس نے دلیہ ٹیبل پر رکھا اور فورا ایک طرف کو بھاگی۔

"اتنے غصے میں کیوں ہوں؟"اس سے دور ہوتی بولی۔

"آج تم میرے ہاتھوں سے نہیں بچو گی۔"زخرف کا چہرہ پوری طرح لال تھا۔

ایذا کمروں کی جانب بھاگی۔زخرف بھی اس کے پیچھے بھاگی۔ایذا بھاگتی سیدھا گیسٹ روم میں چلی گئی جہاں وہ ٹھہرے تھے۔

"علی مجھے بچالو اس سے۔"وہ کمرے کے وسط میں کھڑے علی کے پیچھے چھپ گئی۔

"علی، پیچھے ہٹ جاو۔ تمہاری بیوی کا قتل آج کے دن لکھا ہے اور میرے ہاتھوں لکھا ہے۔" وہ جدھر سے آتی تھی ایذا علی کو اسی طرف موڑ دیتی۔

"تم دونوں کو ہوا کیا ہے۔ کچھ بتاو گی؟" وہ پینڈولم کی طرح ان کے درمیان گھومتے بولا۔

"ہونا کیا ہے۔ یہ چاہتی ہے کہ میں مر جاوں اور تم۔۔۔۔۔۔" ایذا کہتے ہوئے رکی۔ "ایک منٹ، شوہر مر جائے تو بیوی بیوہ ہوتی ہے۔ اگر بیوی مر جائے تو شوہر کیا ہوتا ہے؟" سوچتے بولی۔

"آزاد۔" علی مراد فورا بولا۔

ایذا جہاں تھی وہیں ٹھہر گئی۔

علی مراد نے تھوک نگلا۔

www.novelsclubb.com

"کیا بولا تم نے؟" وہ زخرف کو بھول کر اپنی آستینیں چڑھاتی اپنے شوہر کی جانب ہوئی۔

"وہ۔۔۔وہ میں بول رہا تھا کہ۔۔۔" وہ کچھ قدم ایذا سے دور ہوا۔ چہرہ موڑ کر زخرف کو دیکھا۔ وہ اب رک کر ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ "تم دونوں لڑو نا رک کیوں گئیں۔" وہ فورا باہر کو بھاگا۔

ایذا بھی اس کے پیچھے بھاگی۔ اس سے پہلے کے وہ کمرے سے نکلتی علی نے دروازہ باہر سے بند کر دیا۔

وہ دھیرے سے پیچھے کو مڑی۔ زخرف اب کمر پر ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہی تھی۔

"اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟" اس کی جانب بڑھتی بولی۔

"یہی سوچ کر جانے دو کہ میرا ایک چھوٹا سا بچہ ہے۔" ایذا نے تھوک نگلا۔

"آج یا تو تم میرا ہاتھ بلکل صاف کرو گی یا پھر تمہارا بچہ یتیم ہو گا۔"

زخرف نے اپنا ہاتھ اس کے سامنے کیا۔

"اوکے۔پہلے پہلا والا آپشن ٹرائی کرتے ہیں۔"

وہ دھیرے سے اس کے قریب آئی اور اس کا ہاتھ پکڑا۔زخرف ابھی بھی اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں وہیں بستر پر بیٹھی تھیں۔ایذا کے ہاتھ میں ایک لیموں تھا جسے وہ زخرف کے ہاتھ پر رگڑ رہی تھی۔جیسے جیسے وہ رگڑ رہی تھی زخرف کا دل باہر آتا جا رہا تھا۔

"اگر اس لیموں سے میرے ہاتھ کی جلد خراب ہوئی نا ایذا تو میں تمہارے منہ پر مہندی لگاوں گی یاد رکھنا۔"

لیموں رگڑتے ایذا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"ایک نام ہی تو ہے۔کونسی قیامت آجائے گی اگر رہ جائے گا؟"

"بکومت۔صاف کرو۔" وہ مزید غصے سے بولی۔

علی مراد جو دانیال کو سینے سے لگائے کمرے میں ٹہل رہا تھا ان دونوں کے قریب آیا۔

"ایسا بھی کیا ہاتھ پر لکھ دیا ہے؟" اس نے ایک نظر زخرف کے ہاتھ کی جانب ڈالی۔

زخرف نے فوراً اپنے دوسرا ہاتھ اوپر کر دیا۔

"کچھ نہیں ہے۔" وہ شرمندہ ہوتی بولی۔

وہ کندھے اچکا کر ٹہلتا دوسری طرف چلا گیا۔

ایذا نے ہاتھ روک کر اس کی جلد کو انگلی سے رگڑا۔ مہندی کا رنگ خاصہ تیز تھا اور لیموں سے کوئی فرق نا پڑا تھا۔

"اس سے صاف نہیں ہو رہا۔اب صرف دو ہی آپشن بچے ہیں۔"

"وہ کیا؟" وہ سرخ پڑے ہاتھ کو دیکھ کر بولی۔

"پہلا آپشن ہے بلیچ۔ کپڑوں والی بلیچ۔"

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے نا؟" زخرف نے اسے گھورا۔

"جیسی تمہاری مرضی۔" ایذا نے کندھے اچکائے۔

"دوسرا آپشن کیا ہے؟" زخرف منہ بنائے بولی۔

"وہ زیادہ آسان ہے۔" ایذا مسکراتے ہوئے بولی۔

"اچھا وہ کیا؟" زخرف بھی مسکرائی۔

"اپنا ہاتھ کاٹ دو۔"

www.novelsclubb.com

زخرف نے اپنا ہاتھ زور سے اس سے کھینچا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"دوبارہ میرے گھر مت آنا۔" اسے تنبیہی نظروں سے بولتی تیزی سے کمرے سے نکل گئی۔

ایذا پر سکون سی بستر پر لیٹ گئی۔ علی مراد اب بغور اسے دیکھ رہا تھا۔

"کتنی عزت کروا رہی ہو تم ہماری یہاں پر۔"

ایذا نے نارمل انداز میں اسے دیکھا۔

"ریلیکس علی، اتنی عزت تو میں بھی اس کی کر دیتی ہوں۔" ہوا میں مکھی اڑاتے بولی۔

.....

وہ لاہور کا لگژری ہوٹل تھا جہاں وہ ایک آفیشل لنچ کے لیے آئی تھی۔ لنچ سے فارغ ہو کر وہ ریسٹ رومز کی طرف آگئی۔ سونالابی میں تھی جبکہ فرید ریسٹ رومز کے باہر کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا۔

وہ شیشے کے سامنے کھڑی تھی۔ جس ہاتھ پر مہندی سے ارسم کا نام لکھا تھا اس پر اس نے سفید پٹی باندھ رکھی تھی۔ اس کے ہاتھ میں پف تھا جس سے وہ اپنا میک اپ ٹھیک کر رہی تھی۔ ریسٹ روم کا دروازہ کھلا اور ایک عورت اندر آئی۔

زخرف خاموشی سے اپنا میک اپ ٹھیک کرتی رہی۔پف بیگ میں رکھ کر وہ ہاتھوں کی انگلیوں سے اپنے بال برش کرنے لگی۔

اس کے ساتھ کھڑی عورت وائپ سے اپنا کاجل صاف کرنے لگی۔زخرف اس طرح جب بھی کوئی پبلک ریسٹ روم استعمال کرتی تھی تو عورتیں فوراً اسے پہچان جاتی تھیں۔لیکن یہ عورت آرام سے اپنے کام میں مصروف تھی۔زخرف نے کندھے اچکائے اور اپنا بیگ پکڑتی دروازے کی جانب بڑھی۔

"رکو۔"وہ ابھی دروازے کے قریب پہنچی ہی تھی کہ وہ عورت بولی۔اس کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

www.novelsclubb.com

زخرف نے حیران ہو کر گردن موڑی اور اس عورت کو دیکھا۔وہ عمر میں زخرف سے چند سال ہی بڑی لگتی تھی۔

وہ عورت چلتی دروازے تک آئی اور ہاتھ اوپر کر کے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا، پھر زخرف کی جانب مڑی۔

"اتنی جلدی بھی کیا ہے جانے کی؟ کچھ دیر باتیں کرتے ہیں نا؟" اس کی آنکھوں میں ایک نفرت سی تھی جو زخرف کو محسوس ہوئی تھی۔

"اکسکیوزمی؟" زخرف نے کہتے ہوئے دروازے کے لاک کی جانب ہاتھ بڑھایا۔

اس عورت نے اس کا ہاتھ پکڑ کر زور سے دور جھٹکا۔ زخرف نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"میں نے کہا نا، مجھے تم سے کچھ باتیں کرنی ہیں۔" مزید اس کے قریب آئی۔

"مجھے تمہاری دماغی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی۔" زخرف دو قدم اس سے پیچھے ہٹی اور اپنے بیگ سے فون نکالنے لگی۔

وہ عورت تیزی سے آگے آئی اور اس کے ہاتھوں سے بیگ جھپٹ کر دور پھینکا۔ اس سے پہلے کے زخرف کوئی ری ایکشن دیتی، اس نے دونوں ہاتھ زخرف کی گردن پر جمائے اور اسے دھکیلتی پچھلی دیوار تک لے گئی۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔" وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرنے لگی۔اس کے ہاتھوں کے دباو سے اس کا سانس بند ہو رہا تھا۔اس کا ایک ناخن زخرف کو اپنی گردن میں دھنستا محسوس ہوا۔

"پوچھو گی نہیں کے میں کون ہوں؟" وہ عورت یونہی اس کا گلا دباتی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولی۔

ہاتھوں کا دباو زرا کم ہوا۔زخرف بری طرح کھانسی۔

"کون۔۔کون ہو تم؟"

اس نے دباو کم کر دیا تھا لیکن ہاتھ ابھی بھی زخرف کی گردن پر تھے۔

"وہی عورت جس کا شوہر تمہاری وجہ سے مرا تھا۔" وہ اس کے کان کے قریب آتی بولی تھی۔

زخرف بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"تمہارا شوہر؟ مجھے سمجھ نہیں آرہی تم کیا کہہ رہی ہو۔" زخرف نے زور سے اس کے دونوں ہاتھ اپنی گردن سے ہٹا دیے۔اب کے اس نے اسے کندھوں سے جھپٹ لیا۔

"فرید۔۔۔" زخرف چلائی اور اسی لمحے اس نے زور سے اسے جھٹکا دیا۔

"ڈر بھی گئی تم؟ پانچ منٹ میرے سامنے کھڑی ہو کر بات بھی نہیں کر سکتی؟ مجھے نہیں علم تھا کہ زخرف مرجان اتنی بزدل ہے۔"

"مجھے نہیں علم کہ تم کون ہو اور کیا کہنا چاہتی ہو۔میں لیٹ ہو۔۔۔۔"

"آفیسر سفیان۔یاد ہو گا ناوہ تو تمہیں؟"

وقت تھم گیا۔زخرف کے کندھے ڈھیلے پڑے۔

وہ حرا تھی۔آفیسر سفیان کی بیوی۔

"تم؟"

"اس کی بیوی ہوں۔ بلکہ بیوہ۔ اور میرے بیوہ ہونے کی ذمے دار صرف اور صرف تم ہو۔"

زخرف نے ایک لمبا سانس کھینچا اور افسوس سے اس عورت کو دیکھا۔

"دیکھو مجھے افسوس ہے جو تمہارے شوہر کے ساتھ ہوا۔"

"افسوس؟ تم اس کی قاتل ہو۔ کیا قاتلوں کو بھی افسوس ہوتا ہے؟" حرا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔ "تم نے میرا ہنستا بستا گھر تباہ کر دیا۔ اس دن میری بیٹی نے اپنے باپ کے ساتھ پلے لینڈ جانا تھا۔ وہ اپنے باپ کا انتظار کر رہی تھی۔ اور وہ ہمیشہ کے لیے انتظار کرتی رہ گئی۔ کیونکہ اس کا باپ کبھی واپس نہیں آیا۔ کتنے سال گزر گئے لیکن وہ کبھی واپس نہیں آیا۔"

زخرف خاموش رہی۔ وہ خاموشی سے اس کے بہتے آنسوؤں کو دیکھ رہی تھی۔ اس کی باتیں تکلیف دہ تھیں۔ بلکہ شاید دل چیر دینے والی تھیں۔ وہ یہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی لیکن حرا نے پھر سے اسے کندھوں سے دبوچا۔

"ایک امیر اور پریویلیج بیٹی کو اس کے باپ سے ملوانے کے لیے جانتی ہو کتنی بیٹیوں نے اپنے باپ کھو دیے؟ میرا باپ۔۔۔"اس نے زخرف کا ایک کندھا چھوڑ کر اپنے سینے پر دستک دی۔"میرا باپ آج بھی چلنے پھرنے سے معزور ہے، جانتی ہو کیوں؟ کیونکہ وہ بھی تمہارے کیس سے جڑے تھے۔ان کی ٹانگ میں گولی مار کر ان کو ہمیشہ کے لیے معزور کر دیا گیا۔"اس نے پھر سے زخرف کے کندھوں کو زور سے دبوچا اور مزید اس کے قریب آئی۔

"لیکن اس سب سے دل نہیں بھرا تمہارا۔پھر تم نے میرے شوہر کو بھی مار دیا۔ مجھے ساری زندگی کے لیے تنہا کر دیا اور میری بیٹی کے سر سے باپ کا سایہ چھین لیا۔"وہ اس کے منہ کے قریب دھاڑی تھی۔

زخرف کے کندھوں کی جلد اس کی انگلیوں میں جکڑی تھی۔اسے اس کی انگلیاں اپنی جلد کے اندر دھنستی محسوس ہو رہی تھیں۔یہ تکلیف دہ تھا۔

"تمہیں لگتا ہے میری زندگی برباد کر کے تم سکون سے زندگی گزار لو گی؟" اسکی بھیگی آنکھوں میں نفرت تھی۔بے تحاشا نفرت۔

"میں۔۔۔میں تمہاری تکلیف سمجھ سکتی ہوں۔لیکن تمہارے شوہر کی موت میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔اس کے مرنے کے بعد جو شواہد ملے تھے اس سب کے مطابق وہ خود میرے باپ کے دشمنوں کے ساتھ انوالو تھا۔اپنا کام نکلوانے کے بعد انہوں نے اسے مروا ڈالا تھا۔"

"تمہیں لگتا ہے میں تم سب کی بنائی اس تھیوری پر یقین کر لوں گی؟" حرا نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔"اتنی آسانی سے تمہاری جان نہیں چھوڑوں گی میں۔"

حرا کے کراس باڈی بیگ میں رکھا اس کا فون بجا تو اس نے زخرف کے کندھے چھوڑ دیے۔فون نکال کر دیکھا۔کال کاٹ کر اس نے زخرف کو دیکھا۔

"میری بیٹی کے سکول کی چھٹی کا ٹائم ہو گیا ہے۔ لیکن بھولنا مت، تمہارا پیچھا نہیں چھوڑنے والی اب میں۔" وہ اپنا فون اپنے بیگ میں ڈالتی دروازے کی جانب مڑی۔ پھر کسی خیال کے تحت دوبارہ زخرف کی جانب مڑی۔

"میری بیٹی کا نام زینیا ہے۔ بہت معصوم تھی وہ۔ لیکن اس کے باپ کے جانے کے بعد نہیں رہی۔ عام بچے رات کو سونے سے پہلے پریوں کی کہانیاں سنتے ہیں۔ لیکن جانتی ہو میری بیٹی کس کی کہانی سنتی ہے؟"

زخرف خاموش سی کھڑی ہراساں نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔ اسے اپنی گردن، جہاں اس نے اپنا ناخن دھنسایا تھا، وہاں سے خون کی ایک لکیر بہتی محسوس ہوئی۔

"وہ ایک چڑیل کی کہانی سنتی ہے۔ ایک خونخوار چڑیل، جو اس کے باپ کو کھا گئی۔ اس چڑیل کا نام زخرف ہے۔"

وہ پھر سے دو قدم اس کے قریب آئی۔ زخرف مزید دیوار کے ساتھ لگ گئی۔

"نفرت کرتی ہے میری بیٹی تم سے۔تم،زخرف مرجان،اس کی زندگی کی سب سے بڑی ولن ہو۔" وہ نخوست سے کہتی دروازے کی جانب بڑھ گئی۔جیسے ہی وہ باہر نکلی،زخرف دوڑ کر دروازے تک آئی اور اندر سے دروازہ لاک کر دیا۔وہ گہرے گہرے سانس لیتی خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

شیشے کے سامنے آئی تو اپنی گردن پر ہلکا سا بہا خون دیکھا۔وہ حرا کے ناخن لگنے سے بہا تھا۔

زخرف نے ٹشو پکڑ کر اسے صاف کیا۔

اس کی آنکھوں میں اس وقت خوف بھرا تھا۔اس نے دوبارہ پف نکال کر اپنے گال نارمل کیے۔

بیگ سے سن گلاسز نکال کر پہن لیں تاکہ کوئی اس کی آنکھیں نا دیکھ سکے۔

یہ سب کرتے اس کے ہاتھ مسلسل کانپ رہے تھے۔

اپنے تاثرات کو بمشکل بہتر کرتی وہ وہاں سے باہر نکل گئی۔

.....

وہ ہسپتال میں داخل ہوئی تو بہت سے لوگ مڑ مڑ کر اسے دیکھ رہے تھے۔اگر کوئی قریب آنے کی کوشش کرتا تو فرید اسے پیچھے ہٹنے کا کہہ دیتا۔

وہ ارد گرد لوگوں کو نہیں دیکھ رہی تھی۔اس کے کندھے ڈھلکے ہوئے تھے۔سن گلاسز کے اندر آنکھیں نم تھیں۔وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھا رہی تھی۔

ارسم کے روم کے باہر وہ رک گئی۔ہاتھ بڑھا کر دروازہ ناک کرنے لگی لیکن پھر ٹھہری۔

www.novelsclubb.com

پیچھے مڑ کر فرید کو دیکھا۔

"مجھے پہلے ریسٹ روم استعمال کرنا ہے۔"

فرید نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک طرف چل پڑا۔وہ بھی اس کے پیچھے چل پڑی۔

"کیا تم اندر جا کر دیکھ سکتے ہو کہ اندر کوئی ہے کہ نہیں۔"فرید اس کی بات پر حیران ہوا۔وہ اس وقت ریسٹ رومز کے باہر کھڑے تھے۔

"بی بی یہ عورتوں کے استعمال کے لیے ہیں۔میں اندر نہیں جا سکتا۔"

کچھ لمحے وہ ٹھہرا۔

"اگر آپ کہتی ہیں تو میں کسی اور کو؟"

"رہنے دو۔"وہ آگے بڑھ گئی۔

اندر کوئی نہیں تھا۔اس نے پہلے دروازہ لاک کیا۔

اپنی سن گلاسز اتار کر ایک طرف رکھیں۔ہاتھ کی پٹی بھی کھول دی۔نل کھولا اور جھک کر اپنا چہرہ دھونے لگی۔

چہرہ اچھے سے دھو کر اس نے ٹشو سے صاف کیا۔اپنے بیگ سے ٹونر نکال کر چہرے پر سپرے کیا۔

اس کا چہرہ ایک دم تروتازہ ہو گیا تھا۔اس نے تیزی سے پٹی واپس ہاتھ پر باندھی۔ پھر اپنی گردن کو دیکھا۔اس پر ہلکا سا نشان دکھتا تھا۔اس نے کنسیلر نکال کر وہاں لگا لیا۔وہ نشان یوں چھپ گیا جیسے تھا ہی نہیں۔

آخر میں دو تین لمبے سانس کھینچے اور باہر آ گئی۔

وہ اس کے کمرے میں داخل ہوئی تو وہ اٹھ کر بیٹھا ہوا تھا۔چہرے سے کافی حد تک بہتر لگ رہا تھا۔اس کے قریب کرسی پر ظفر بیٹھے تھے جن سے وہ مسکراتے ہوئے کچھ کہہ رہا تھا۔

اس کے اندر آتے ہی وہ دونوں اس کی جانب متوجہ ہوئے۔

وہ بھی مسکراتی اس جانب آئی۔

"کیسی ہو زخرف؟" ظفر انکل کھڑے ہوتے بولے۔

"میں ٹھیک ہوں۔آپ کیسے ہیں؟"

ظفر صاحب نے اسے ساتھ والی کرسی پیش کی تو وہ بھی بیٹھ گئی۔

"مجھے کیا ہونا ہے۔ بلکل فٹ ہوں میں۔" ظفر ہنستے ہوئے بولے۔ وہ بھی آج کافی حد تک بہتر لگ رہے تھے۔

زخرف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"فکر نہیں کرو، ڈیڈ کا بازو بھی ٹھیک ہے اور کمر بھی۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔ ساتھ ہی اس کی نظر زخرف کے پٹی والے ہاتھ پر پڑی جسے وہ چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔

زخرف شرمندگی سے مسکرا دی۔

"تم کیسے ہو؟" اب کے اس کی جانب دیکھ کر پوچھا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔ اتنی جلدی پوچھنے کا شکریہ۔" وہ طنزیہ بولا تھا۔

زخرف خاموش رہی۔ پھر وہ ظفر انکل کی جانب مڑی۔

"پولیس کی طرف سے کوئی اپڈیٹ؟"

"نہیں۔" ظفر کی بھی نظر اس کے ہاتھ پر پڑی۔ "ارسم کو لگتا ہے کہ کسی رائول کمپنی کا کام ہو سکتا ہے۔"

زخرف چونکی لیکن پھر سر اثبات میں ہلا دیا۔

کچھ دیر کمرے میں خاموشی رہی۔

"آپ کے ہاتھ پر کیا ہوا ہے بیٹا؟" ظفر اس کا ہاتھ دیکھتے بولے تھے۔

زخرف نے اپنے ہاتھ کو دیکھا، ایک ہلکی سی نظر ارسم پر بھی ڈالی۔

"کچھ خاص نہیں، میری بلی نے کاٹ لیا تھا۔" وہ مسکراتی بولی۔ ارسم نے ہنستے سر جھٹکا۔ یقیناوہ جھوٹ بول رہی تھی۔

ایک دو باتیں کر کے ظفر اٹھے اور باہر چلے گئے۔

اب وہ دونوں کمرے میں اکیلے تھے۔

زخرف کی نظر اس کے بیڈ کے ساتھ پڑے سائڈ ٹیبل پر پڑی۔ وہاں بہت ساری چیزیں تھیں اور ان سب میں ایک کتاب بھی تھی۔

ارسم نے فوراً وہ کتاب پکڑی اور اپنے تکیے کے نیچے کر دی۔ زخرف نے چونک کر اسے دیکھا۔ بولی کچھ نہیں۔

"تو۔۔۔ڈسچارج کب ہو رہے ہو تم؟"

کتاب کا ہلکا سا سرا باہر ہی رہ گیا تھا۔ وہ اتنی سی جھلک سے بھی بتا سکتی تھی کہ وہ کونسی کتاب ہے۔

"ایک دو دن میں۔" وہ سامنے دیکھتا بولا۔ پھر چہرہ موڑ کر اسے دیکھا۔

"میں نے تمہیں کال کی تھی۔ تم نے پِک کیوں نہیں کی؟"

"میں میٹنگ میں تھی۔اس کے بعد۔۔۔"وہ لمحے بھر کو رکی۔"اس کے بعد سیدھا یہاں آگئی۔"اس کے ذہن میں حرا کا چہرہ لہرایا۔اس نے زور سے اپنے خیال کو جھٹکا۔

"مجھے یہ بتا کر کہ مجھ پر حملہ کروانے والا کون ہے، تم غائب ہی ہو گئی۔جانتی بھی ہو میں اس وقت سے سوچ سوچ کر پاگل ہو گیا ہوں کہ آخر تم نے یہ بات پولیس سے کیوں چھپائی۔"

زخرف نے دونوں ہاتھ کرسی پر دائیں بائیں رکھے۔

"کیا تم نے پولیس کو بتا دیا؟"ہلکی سی آواز میں بولی۔

"نہیں۔میں پہلے تم سے بات کرنا چاہتا تھا۔"

"پولیس کو بتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔پولیس اسے پکڑے گی نہیں بلکہ مزید بچائے گی۔اس کا تعلق ایک بہت طاقتور گروہ سے ہے۔یہاں پولیس ایسے لوگوں پر ہاتھ نہیں ڈالتی۔"

ارسم کچھ دیر خاموش رہا۔

"کیا اس شخص نے تمہارے ساتھ کبھی کوئی رابطہ کرنے کی کوشش کی ہے؟میرا مطلب ہے سعد آغا نے؟"وہ اب کے بغور اسے دیکھتے بولا۔

"نہیں۔میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا۔وہ کبھی میرے سامنے نہیں آیا۔"

ارسم نے ٹیک چھوڑی اور اس کی جانب مڑ کر بیٹھا۔

"اور وہ لڑکا۔وہ ہیکر۔تم نے پولیس کو بتایا کہ تمہیں اس لڑکے نے میرے بارے میں بتایا تھا۔اس لڑکے کو یہ کیسے علم ہوا زخرف؟"اس کا لہجہ ہر صورت میں جواب مانگنے والا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ۔میں نے ابھی اس سے نہیں پوچھا۔اور وہ اکثر باتیں مجھے نہیں بتاتا۔"وہ دھیرے سے بولی۔

"واٹ؟"ارسم کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔"اور تم نے مجھے کہا کہ تم اس لڑکے پر بھروسہ کرتی ہو؟"اب کے اس کا لہجہ سخت تھا۔

"ہاں کیونکہ میں اسے جانتی ہوں۔"وہ فوراً سے بولی۔

"واو۔"ارسم طنزیہ ہنسا اور پیچھے کو ٹیک لگالی۔اس طنز میں غصہ بھی تھا جسے وہ چھپا رہا تھا۔

"تمہارا مطلب کیا ہے؟"وہ بھی بے بسی بھرے غصے سے بولی۔

"میرا یہ مطلب ہے زخرف کہ تم کسی پر بھی ایسے ہی بھروسہ نہیں کر سکتی۔"وہ تیزی سے بولا۔اب کے لہجے سے غصہ جھلکتا تھا۔

"وہ کوئی کسی نہیں ہے۔جب میں بلکل اکیلی تھی،اس وقت اس نے میرا ساتھ دیا تھا۔"وہ بھی سخت لہجے میں بولی۔

کچھ دیر ان کے درمیان بے چین سی خاموشی چھائی رہی۔

"اگر تمہیں یہ گلہ ہے کہ میں تمہارے مشکل وقت میں چلا گیا تھا تو۔۔۔۔۔"

"مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں ہے۔"زخرف نے اس کی بات کاٹی۔"تمہاری اپنی زندگی ہے۔تمہیں پورا حق ہے کہ تم جو کرنا چاہتے ہو کرو۔"اس نے بیگ اٹھایا اور دروازے کی جانب بڑھ گئی۔بغیر پیچھے مڑے وہ کمرے سے نکل گئی۔

ارسم افسوس سے دروازے کو دیکھتا رہ گیا۔

.....

وہ کچن سے اپنا کھانا لے کر نکلا تو اس کی نظر اس کمرے کے کھلے دروازے کی طرف پڑی۔وہ کمرہ ان کے سٹور روم کی جگہ استعمال ہوتا تھا۔

اس نے وہاں کا سارا بیکار سامان نکال دیا تھا اور اس کی امی نے وہ کمرہ بلکل تیار کر دیا تھا۔اس وقت وہ ان دونوں کو وہاں دیکھ سکتا تھا۔

اس کی امی نے ایک چھوٹا سا ٹب ان کے چہرے کے قریب کر رکھا تھا اور وہ بری طرح اس میں کھانس رہے تھے۔

اس کی امی نے کوئی شکوہ نہیں کیا تھا۔اس کے باپ کو کوئی ان کا کیا ہوا ظلم یاد نہیں دلایا تھا۔وہ جب سے ان کو لے کر آیا تھا وہ چپ چاپ ان کے سب کام کر رہی تھیں۔البتہ اس نے ان دونوں کو کوئی بات کرتے نہیں سنا تھا۔کیا وہ بھی اس کی طرح نہیں جانتی تھیں کہ ایسے شخص سے کیا بات کی جائے جس نے کبھی آپ کی ساری کی ساری زمین کھینچ کر آپ کو دربدر کر دیا ہو؟

وہ اپنا کھانا لیے اپنے کمرے میں آ گیا۔بیڈ پر بیٹھتے اس کی نظر فون پر پڑی جس پر ایک نیا نوٹیفیکیشن آیا تھا۔میسج ایس پی ریحان کا تھا۔اس نے فون پکڑ کر میسج کھولا۔

"میں تمہیں اس کیس سے بلکل غائب کر دوں گا لیکن پلیز، وہ تصویریں میری بیوی کو مت بھیجنا۔" اس نے ترچھی نظروں سے میسج پڑھا اور اوکے کا میسج کر دیا۔

فون رکھ کر وہ کھانا کھانے لگا۔ اسی لمحے اس کی امی کمرے میں آئی۔

"حمزہ میں زرا نہانے جا رہی ہوں۔ دھیان رکھنا اگر۔۔۔ ولایت کو کسی چیز کی ضرورت پڑے تو۔۔۔" اس سے بغیر آنکھیں ملائے کہا اور چلی گئیں۔

آج کل وہ ماں بیٹا بھی ایک دوسرے سے کم ہی نظریں ملاتے تھے۔ ایک لکیر سی تھی جو ولایت صاحب کے یہاں ہوتے ان دونوں کے بیچ کھنچ گئی تھی۔

وہ کھانا ختم کر کے برتن لیے کچن میں آیا اور وہیں ان کو دھونے لگا۔

ولایت صاحب کے کمرے میں کسی کانچ ٹوٹنے کی آواز آئی تو وہ فوراً ہاتھ صاف کرتا ان کے کمرے میں آیا۔

شیشے کا جگ چور چور ہو از مین پر گرا تھا اور سارا فرش گیلا تھا۔ وہ بستر سے اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ یقیناً ان کا ارادہ ان دونوں کو علم ہوئے بغیر اسے صاف کرنے کا تھا۔

"میں کر لوں گا۔" وہ زمین پر بیٹھا اور بڑے بڑے کانچ ایک طرف کرنے لگا۔

انہوں نے اٹھنے کا تردد چھوڑ دیا۔

"میں بس پانی پینے کے لیے جگ پکڑ رہا تھا۔" شرمندگی سے صفائی پیش کی۔

اچ نے کوئی جواب نا دیا۔ وہ اٹھا اور باہر سے ایک پلاسٹک بیگ لے کر آیا۔ بڑے کانچ اس میں ڈالے اور چھوٹے کانچ جھاڑو سے اکٹھے کرنے لگا۔

"تم کام کر رہے ہو گے۔ میں نے خوامخواہ تمہیں پریشان کر دیا۔" اس کی جانب سے پھر سے کوئی جواب نا آیا۔

اس نے سارے کانچ اس پلاسٹک بیگ میں ڈالے اور اس کے اوپر مزید تین چار بیگز چڑھائے۔زمین کو وائپر سے صاف کیا اور وہ پلاسٹک بیگ لیے باہر گیا اور ڈسٹ بن میں پھینک دیا۔

پھر سے ان کے کمرے تک آیا اور دروازے میں کھڑا ہو گیا۔

"کسی۔۔۔۔کسی چیز کی ضرورت ہے آپ کو؟"بغیر ان کی جانب دیکھتے پوچھا۔

"نہیں۔"وہ فورا بولے۔پھر زرا ہچکچائے۔"اگر تم کوئی ضروری کام نہیں کر رہے تو دو گھڑی میرے پاس بیٹھ جاو۔"

اچ نے اپنا نچلا ہونٹ دانتوں کے نیچے دبایا اور اپنی امی کے کمرے کی جانب دیکھا۔ وہ جلد باہر آنے والی نہیں تھیں۔وہ مجبور سا ہو کر اندر آیا اور بیڈ کے سامنے رکھے سنگل صوفے پر بیٹھ گیا۔ولایت صاحب اس کے بیٹھنے پر خوش ہو گئے تھے۔انہوں نے دھیرے سے اپنا رُخ مکمل اس کی جانب موڑا۔

"میں ہمیشہ سوچا کرتا تھا کہ تم جوان ہو کر کیسے دکھتے ہو گے۔ تم جانتے ہو تم بلکل ویسے ہی دکھتے ہو جیسا میں نے سوچا تھا۔"

اتیچ خاموش رہا۔

"میں جانتا ہوں میں تمہارے لیے ایک برا باپ ہوں۔ لیکن قسمت نے میرے ساتھ بھی کچھ اچھا نہیں کیا۔ میں نے جو سلوک تم لوگوں کے ساتھ کیا، وہی میرے ساتھ بھی ہوا۔ انسان بھی بڑا ظالم ہوتا ہے۔ سمجھتا ہے کہ اس کے ظلم کے لیے اس کی کوئی پکڑ نہیں ہو گی۔ عقل تو اس وقت آتی ہے جب قدرت وہی مار مارتی ہے۔" ایک آنسو ان کی بوڑھی آنکھ سے بہہ کر گر گیا۔

"مجھے خوشی ہے کہ تمہاری تربیت تمہاری ماں نے کی۔ ایک ایسی عورت نے جس کی میں قدر نہیں کر سکا۔"

"جانتے ہو حمزہ، جب ایک انسان موت کے قریب ہو تو وہ سب اپنوں کو اکٹھا کرتا ہے۔ وہ سب سے اپنی کی زیادتیوں کے لیے معافی مانگتا ہے۔ اس لیے کہ وہ سکون

کی موت مر سکے۔ لیکن میں تو یہ بھی نہیں کر سکتا۔ میں کس منہ سے معافی مانگو تم لوگوں سے؟" وہ بات کرتے ہی رونے لگے تھے۔

"میں نے تم دونوں کو اپنے گھر سے نکالا تھا۔ تمہارے سر سے چھت چھینی تھی۔ تم نے مجھے اپنے گھر پناہ دی، اپنی چھت مجھے مہیا کی۔ یہ احسان بہت تکلیف دہ ہے۔ بہت زیادہ۔" وہ چہرے پر ہاتھ رکھے روتے گئے۔

اپچ نے منہ موڑ کر ان کو دیکھا۔ اس کے گلے میں کوئی گولا سا اٹکا تھا۔ وہ اٹھ کر ان کے قریب جانا چاہتا تھا۔ وہ ان کو بتانا چاہتا تھا کہ وہ ایک مرنے والے انسان کے سامنے سخت دل نہیں بن سکتا۔ وہ ان کو معاف کر سکتا ہے۔ لیکن وہ یہ سب کہنے کی ہمت کہاں سے لائے؟

اس کی امی کمرے میں داخل ہوئیں تو وہ فورا کھڑا ہوا۔ اسے لگ رہا تھا کہ اگر وہ مزید اس کمرے میں ٹھہرا تو سانس لینا محال ہو جائے گا۔ وہ تیزی سے باہر نکل گیا۔

.....

وہ بستر پر پیروں کی جانب الٹی لیٹی تھی۔ بال کھلے تھے اور نیچے کو گرا رکھے تھے۔ ان کے کنارے زمین کو چھو رہے تھے۔ وہ زمین کو دیکھتی ایک انگلی اس پر پھیر رہی تھی۔ ہاتھ کی پٹی ہنوز ہاتھ پر تھی۔

حرا والی بات وہ صرف ایک انسان کو بتا سکتی تھی اور وہ ایچ تھا۔ شاید وہ واقعی اس پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ کرتی تھی۔ اور ارسم کو اس پر غصہ تھا کہ وہ اس پر اتنا بھروسہ کیوں کرتی ہے؟

ہانا جو اس کے قریب ٹہل رہی تھی وہ الماری کے قریب گئی اور اس کے دروازے پر منہ مارتی بولنے لگی۔ زخرف اس کی جانب متوجہ نا ہوئی تو وہ مزید شور کرنے لگی۔

زخرف نے غصے سے اس کو دیکھا۔

"اگر تمہیں تھوڑا سا لیٹ کھانا مل جائے گا تو قیامت نہیں آجائے گی۔ میں نے بھی کھانا نہیں کھایا۔"

ہاناس کی بات نظر انداز کرتی الماری کے دروازے پر پنجے مارتی گئی۔

زخرف اٹھی اور الماری تک آئی۔دروازہ کھول کر وہ نیچے بیٹھی۔سب سے نچلے خانے میں کیٹ فوڈ کے کین رکھے تھے۔اس نے ایک باول نکالا اور ایک کین۔

کین کھول کر باول میں کھانا ڈالا اور اس کے سامنے رکھ دیا۔ہانا تیزی سے کھانا کھانے لگی۔

زخرف وہیں بیٹھی اسے دیکھے گئی۔

"کاش میں بھی تمہاری طرح ایک بلی ہوتی ہانا۔تمہاری زندگی کتنی آسان ہے نا؟"

وہ وہیں زمین پر اس کے قریب لیٹ گئی۔

ہانا نے کھانا کھاتے سر اٹھا کر اس کو دیکھا۔زخرف کی آنکھوں میں بہت سی نمی تھی۔وہ دھیرے سے چلتے اس کے قریب آئی اور اس کے گال پر اپنا چہرہ پھیرا۔

"میں جانتی ہوں تم مجھ سے بہت پیار کرتی ہو۔"زخرف نے پیار سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

وہ دوڑ کر بیڈ کے اوپر چڑھی۔اس کی سائڈ ٹیبل پر رکھے ٹشو باکس میں سے ایک ٹشو دانتوں سے کھینچا اور اسے لیے زخرف تک آئی۔

زخرف نے ہنستے ہوئے اس کے منہ سے ٹشو پکڑا۔

"اب تم کھانا کھالو۔"

ہانا پھر سے باول پر جھکی کھانا کھانے لگی۔

"آج میں اپنی بیٹی کو زیادہ کھانا دوں گی۔"زخرف پیار سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی۔

اس کے فون پر بپ ہوئی۔اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر فون پکڑتی،ہانا فورا بیڈ پر چھلانگ لگا کر چڑھی اور اس کا فون منہ میں دبا کر اس تک لے آئی۔

زخرف نے فون کھول کر دیکھا۔

'کیا ہم بات کر سکتے ہیں۔'

ارسم کا میسج تھا۔

چند لمحے وہ میسج پڑھتی رہی۔ پھر بل آخر ٹائپ کرنے لگی۔

'ہماری کچھ دیر پہلے ہی بات ہوئی ہے۔'

سینڈ کر کے اس نے فون ایک طرف رکھ دیا۔اس کا میسج نہیں آیا بلکہ کال آنے لگی۔

تین چار گھنٹیوں تک اس نے نہیں اٹھایا۔فون خاموش ہو گیا۔کچھ لمحے گزرے اور پھر سے فون بجا۔

اب کے زخرف نے فون اٹھالیا۔

"ہیلو۔"خشک آواز میں بولی۔

"ویسے اس حالت میں تمہارا مجھ پر غصہ کرنا بنتا نہیں ہے۔"وہ فورا بولا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کب غصہ کیا؟اور ہاں میں جانتی ہوں مجھے تم سے بات بھی روڈلی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ تمہیں میری وجہ سے گولیاں لگی ہیں۔تمہاری اس حالت کی ذمے دار میں ہوں۔تمہارے ہسپتال کا بل بھی میں ہی دے دوں گی۔"

کچھ دیر دوسری جانب خاموشی چھائی رہی۔

"اتنی دل جلانے والی باتیں کیسے کر لیتی ہو؟"وہ دھیرے سے بولا۔

"میں نے تو عام سی بات کی ہے۔تمہارا دل جل گیا تو میں کیا کروں؟"وہ ہانا کو دیکھ رہی تھی جواب تیزی سے کھانا کھا رہی تھی۔

"اوکے ٹھیک ہے۔میں اس لڑکے کو نہیں جانتا لیکن تم اسے عرصے سے جانتی ہو۔لیکن زخرف تمہیں ایک بار اس سے پوچھنا تو چاہیے تھا نا کہ آخر اسے کیسے علم ہوا۔"

"تمہاری تسلی کے لیے پوچھ لوں گی۔"اس کا انداز ابھی تک خشک تھا۔

"آج کچھ ہوا تھا کیا؟ تم جب آئی تھی تو پریشان دکھ رہی تھی۔" زخرف کے تنے ہوئے کندھے ڈھیلے پڑے۔

"نہیں کچھ نہیں ہوا تھا۔"

"تم بتانا نہیں چاہتی تو وہ الگ بات ہے۔" اس کا لہجہ افسردہ تھا۔

"تمہیں اس حالت میں اتنی باتیں نہیں کرنی چاہیے۔ آرام کرو۔" اس نے فون کان سے ہٹایا۔

پھر کچھ سوچ پر پھر سے کان سے لگایا۔ وہ ابھی بھی کال پر تھا۔

"اور ہاں۔ ابھی وہ کتاب مت پڑھو۔ اس کا اینڈ کچھ اچھا نہیں ہے۔ تمہارا موڈ خراب ہو جائے گا۔"

"تم۔۔۔ تم مجھے اس کا اینڈ کیسے بتا سکتی ہو؟" وہ تیزی سے بولا۔ زخرف نے فون کاٹ دیا۔ اب کر لے انجوئے اپنی کتاب۔ ہونہہ۔

.....

یہ تقریباً دو مہینوں کے بعد کا منظر تھا۔ وہ دونوں مرجان ہاؤس کے لان میں بیٹھے تھے۔ زخرف نے شاکنگ پنک کلر کی کھلی سی فراک پہن رکھی تھی۔ بالوں کے آگے سے دو ٹویسٹ بنا رکھے تھے اور پیچھے کے بال کمر پر گرے تھے۔ آج وہ وہی پانچ سال پہلے والی زخرف لگ رہی تھی۔

اس کے سامنے بیٹھا ارسم لیپ ٹاپ پر کچھ دیکھ رہا تھا۔ وہ آسمانی رنگ کی ٹی شرٹ میں ملبوس تھا۔ ہلکے بھیگے بال ماتھے پر بکھرے تھے۔ بازو پر بندھی پٹی آدھی ٹی شرٹ کے بازو کے نیچے چھپی تھی۔ کمر کا زخم کافی حد تک بھر گیا تھا اور اب وہ آرام سے چل پھر سکتا تھا۔

"تو تمہیں اس ہیکر نے کہا تھا کہ وہ اس کے کسی ملازم کو جانتا ہے، جو اسے مخبری کرتا ہے۔ اور اس دن بھی اسی ملازم نے اس کو بتایا تھا۔"

اپنا جملہ مکمل کر کے اس نے لیپ ٹاپ سے سر اٹھا کر زخرف کو دیکھا۔وہ ایک پینسل کا سرا منہ میں ڈالے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔اس کے سوال پوچھنے پر اس نے پینسل منہ سے نکالی۔

"ہاں یہی کہا تھا اس نے۔"فورا بولی۔

ارسم پھر سے لیپ ٹاپ کی سکرین کو دیکھنے لگا۔اس پر واصف آغا کی ایک بڑی سی تصویر کھلی تھی۔

"ایسا لگتا ہے جیسے یہ چہرہ میں کہیں دیکھ چکا ہوں۔لیکن کہاں؟"وہ منہ میں بڑبڑایا۔

زخرف میز پر آگے ہوئی اور چہرہ ایک ہاتھ کی ہتھیلی پر جمایا۔اب اس کا ہاتھ مہندی کے نشان سے بلکل پاک صاف تھا۔

"کیا سوچ رہے ہو تم؟"

ارسم لیپ ٹاپ پیچھے ہٹاتے ہوئے پوری طرح اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"یہ ہیکر ہماری مدد کر سکتا ہے۔جو سعد آغا کے ملازم تک رسائی رکھتا ہے وہ اس تک بھی رکھتا ہی ہو گا۔"

"نہیں ارسم۔سعد آغا بہت تیز انسان ہے۔اس کے تو بہت سے ملازموں نے بھی اسے نہیں دیکھ رکھا۔"

"اور یہ بات بھی آپ کو اسی ہیکر نے کہی ہو گی۔"وہ طنزیہ مسکرا کر بولا۔

"ایسے مت کہا کرو۔وہ سچ میں ایک اچھا انسان ہے۔"

ارسم نے ایک ابرو اٹھایا۔

"ایک وقت تھا جب تم کسی پر بھی بھروسہ نہیں کرتی تھی۔"اسے یاد دلایا۔

"ہاں لیکن اب میں کرتی ہوں۔اب میری زندگی میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن پر میں آنکھ بند کر کے بھی بھروسہ کر سکتی ہوں۔"وہ مسکرائی تھی۔

"اور کونسے خوش نصیب لوگ ہیں وہ؟"دلچسپی سے پوچھا۔

زخرف انگلی پر گننے لگی۔

"بابا۔۔۔ایذا۔۔۔ایچ۔۔۔ایم جی۔۔۔"پھر رک کر سوچا۔بل آخر مسکرائی اور اس کی جانب دیکھا۔

"بس۔"

"بس؟"حیرت سے بولا۔

"ہاں بس۔"زخرف نے کندھے اچکائے۔

"یو شیور؟"اس کے چہرے پر بے یقینی تھی۔

"ہاں نا۔ایک تھا اور ایکچیولی۔ لیکن پھر اس نے مجھے دھوکہ دے دیا۔اب اس کے دیے ہوئے زخم بھرنے میں وقت تو لگے گا۔"وہ دائیں بائیں سر ہلاتی بولی۔

وہ ہنس کر سر جھٹک کر رہ گیا۔

دوران انکو پتھریلی راہداری پر یوسف کی گاڑی رکتی دکھی۔یوسف گاڑی سے نکل کر سیدھا اسی جانب آئے۔ان کے قریب آتے ہی ارسم اٹھ کر ان سے ملا۔

"تم نے بتایا ہی نہیں کہ تم آرہے ہو؟"اس سے الگ ہوتے بولے۔

"کیونکہ میں آج آپ سے نہیں زخرف سے ملنے آیا ہوں۔"ارسم نے کہتے ہوئے زخرف کو دیکھا۔زخرف نے بمشکل اپنے چہرے پر مسکراہٹ کو آنے سے روکا اور چہرہ سنجیدہ رکھا۔

"خیریت تھی؟"وہ زخرف کی جانب دیکھتے بولے تھے۔

"جی۔"اس سے پہلے کے وہ بولتی ارسم بول پڑا۔"زخرف اپنے برانڈ کی نئی لانچ کی مارکیٹینگ سٹریٹجی کو لے کر بہت پریشان تھی۔بس اسی سلسلے میں اسے میری ایڈوائز چاہیے تھی۔"

زخرف نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ تم بیٹھ جاو۔ میں تم دونوں کے لیے کچھ کھانے کو بھجواتا ہوں۔" وہ ان کو چھوڑ کر گھر کی جانب بڑھ گئے۔

ارسم اپنی کرسی پر واپس بیٹھ گیا۔ زخرف ابھی بھی اسے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔

"تم نے بابا سے کیا کہا؟ کہ مجھے تمہاری مدد چاہیے تھی؟" وہ باقاعدہ اسے گھور رہی تھی۔

"ہاں۔ اب ان کو سچ بتانے سے تو رہے۔ وہ ہمیں کبھی اس سب میں انوالو نہیں ہونے دیں گے۔" وہ عام انداز میں بولا۔

"لیکن تم یہ بھی تو کہہ سکتے تھے نا کہ تمہیں میری مدد کی ضرورت ہے۔" وہ اس کی طرف جھکتی دانت پیستے ہوئے بولی تھی۔

"دیکھو زخرف۔ابھی میرے اوپر اتنے برے دن نہیں آئے کہ مجھے ایک novice انسان کی مدد کی ضرورت پڑے۔دوسری جانب تمہیں میری مدد کی ضرورت ہے، یہ زیادہ رئیل لگتا ہے۔"

ان کے سامنے میز پر پھلوں کی ٹوکری پڑی تھی۔ایک سیب کے اندر ایک فروٹ نائف لگی تھی۔زخرف نے وہ نائف کھینچی اور اس کی جانب کرتی کھڑی ہوئی۔

"زرا یہی ساری بات ایک دفعہ پھر بولنا۔"

ارسم اپنے قریب بڑھتی چھری سے زرا پیچھے ہٹا۔

"اس میں برا ماننے والی کیا بات ہے۔ابھی تم اس کاروباری دنیا میں نئی ہو۔۔۔۔"

زخرف نے مزید چھری اس کی گردن کے قریب کی۔

"میں کہہ رہا تھا کہ تم ایک ذہین عورت ہو۔" وہ دو انگلیوں سے چھری کو پیچھے کرتے ہوئے بولا۔

"تم سے زیادہ؟" وہ انہی تاثرات کے ساتھ بولی۔

"اس چھری کے زور پر مجھ سے یہ اعتراف کروا کر تم مجھ سے زیادہ ذہین ہو جاو گی کیا؟" ارسم نے اس سے چھری پکڑ کر واپس ٹوکری میں اچھال دی۔

وہ اسے گھورتی واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"بہت برے ہو تم۔" منہ میں بڑبڑائی اور پینسل پکڑ کر سکیچ بک پر رگڑنے لگی۔

"مجھے اس ہیکر سے ملنا ہے۔" اب کے وہ سنجیدگی سے بولا۔

"تم نہیں مل سکتے۔" وہ تیزی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟"

"کیونکہ وہ کبھی تمہاری مدد نہیں کرے گا۔" اس کا دھیان سکیچ بک کی طرف تھا۔

"کیوں نہیں کرے گا؟" وہ میز پر آگے کو جھکتا بولا۔

"کیونکہ تم اسے بہت برے لگتے ہو۔یاد نہیں ہے،اس نے تمہاری جان بچائی اور بدلے میں تم نے اس کے ساتھ کیا کیا۔"

ارسم نے سر جھٹکتے واپس سے کرسی پر پیچھے کو ٹیک لگالی۔

"یاد ہے مجھے۔تمہیں اس جگہ پر اکیلے چھوڑ گیا تھا وہ۔"

زخرف نے جواب نادیا۔ارسم اس کے سکیچ بک پر تیزی سے چلتے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔

"لیکن اب تو پولیس اس کو شک کے دائرے سے نکال چکی ہے اور میں نے خود یہ انویسٹیگیشن رکوادی ہے۔اب تو اسے مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔"

"تم اسے نہیں جانتے۔میں کہہ رہی ہوں نا کہ نا تو وہ تم سے کوئی بات کرے گا اور نا ہی تمہاری مدد کرے گا۔"

ارسم کچھ دیر خاموش رہا۔

"کیا بنا رہی ہو؟" آگے کو ہوتا بولا۔

زخرف نے سکیچ بک فوراً سینے سے لگالی۔

"کسی کا سکیچ، جو مجھے بہت پیارا ہے۔" سنجیدگی سے بتایا۔

ارسم نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔

"کس کا؟"

"وہ جسے آج کل میں بہت مس کر رہی ہوں۔" وہ آسمان کی جانب دیکھتی بولی۔

"وہ امریکا میں رہتا ہے۔ جب میں ہر سال چھٹیوں میں امریکا جاتی ہوں تو میں اس کے ساتھ بہت وقت گزارتی ہوں۔" اس نے کہتے ہوئے کنکھیوں سے ارسم کا چہرہ دیکھا۔ وہ دونوں ہاتھ تھوڑی کے نیچے رکھے سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

زخرف دھیما سا مسکرائی۔

"وہ سچ میں ایک جینٹل مین ہے۔" زخرف نے ہنسی دبائے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا۔

وہ بلکل سنجیدہ تھا۔

"تو ہم کیا بات کر رہے تھے؟" وہ سکیچ بک کو الٹا کر کے رکھتی بولی۔

ارسم نے تیزی سے ہاتھ آگے بڑھایا اور سکیچ بک جھپٹ لی۔

"ارسم۔" وہ ایک دم چلائی لیکن وہ سکیچ بک پکڑ چکا تھا۔

ارسم سکیچ بک دیکھ کر مسکرایا۔

"تو یہ ہے تمہارا جینٹل مین؟"

اس پر وہ ایک گھوڑے کا سکیچ بنا رہا تھی۔

زخرف ماتھے پر شکنیں لیے اسے دیکھ رہی تھی۔

"ویسے تمہارے جینٹل مین کا نام کیا ہے؟" وہ اسے سکیچ بک واپس کرتے بولا۔

www.novelsclubb.com

زخرف نے سکیچ بک پکڑ لی۔کچھ دیر وہ اسے ایسے ہی غصے سے دیکھتی رہی۔وہ ایک ابرو اٹھائے اس کے جواب کا انتظار کر رہا تھا۔

"برسٹن۔" وہ دھیرے سے بولی اور پھر وہ دونوں ہنس دیے۔

وہ پھر سے سکیچ بک پر پینسل گھسیٹنے لگی۔

"برسٹن میری ماں کا گھوڑا ہے۔اب وہ بہت بوڑھا ہو چکا ہے لیکن وہ ابھی بھی تیز بھاگ سکتا ہے۔اور وہ بہت کائینڈ ہے۔مجھے ایرن سے زیادہ اسی نے سکھایا ہے کہ گھڑ سواری کیسے کرتے ہیں۔" وہ پینسل چلاتے ہوئے مسکرا کر کہہ رہی تھی اور ارسم مسکراتے اسے دیکھ رہا تھا۔

زخرف کے ہاتھ رکے اور اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"کیا ہوا؟" اس کے مسلسل مسکرانے پر بولی۔

"میں بس سوچ رہا تھا کہ اگر اس دن بوا نا آتیں تو ہماری بات کا اختتام کیسے ہوتا۔ تم مجھے کیا جواب دیتی۔"

زخرف مسکراتے ہوئے پھر سے ہاتھ چلانے لگی۔

"ہم یہ پہلے ہی ڈسکس کر چکے ہیں۔ میں نے تم سے وعدہ لیا تھا کہ جب تک ہم یہ سعد آغا والا مسئلہ حل نہیں کر لیتے، ہم اس بارے میں بات نہیں کریں گے۔ تم اپنے وعدے سے پھر رہے ہو۔"

"میں وعدے سے نہیں پھر رہا۔ میں نے تم سے جواب تھوڑی مانگا ہے۔ میں تو بس سوچ رہا ہوں۔" وہ یونہی مسکراتا رہا۔

زخرف بھی سکیچ بک پر سر جھکائے مسکراتی رہی۔

پیچھے کھڑا مرجان ہاوس خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی سفید دیواریں ان کے اس لمحے کو ہمیشہ کے لیے اپنے اندر قید کر رہے تھے۔

.....

یہ لاہور کا ایک لگژری سیلون تھا۔ وہ سپا چیئر پر نیم دراز لیٹی اپنا فون استعمال کر رہی تھی۔ نیچے اس کے پیروں کے قریب دو لڑکیاں بیٹھی تھیں۔ ایک لڑکی اس کا ایک پیر ایک چھوٹے سے پانی کے ٹب میں ڈالے دھو رہی تھی۔ دوسرا پیر دوسری لڑکی پکڑے، پیر کے ناخن کسی اوزار کے ساتھ صاف کر رہی تھی۔

"دیکھو تو آج مجھے کون مل گیا۔" ایک جوشیلی سی آواز اس کے کان میں پڑی تو ان لڑکیوں سمیت زخرف نے اس جانب دیکھا۔

روزینہ اپنی کلائی پر ایک پرس ٹکائے، ہیلز میں چلتی اسی طرف آ رہی تھی۔ زخرف کو دیکھتی وہ پوری طرح مسکرا رہی تھی۔ زخرف بھی مسکرا دی۔

وہ زخرف کے قریب آئی اور جھک کر اپنے گال اس کے گالوں سے ٹکرائے۔

"مجھے نہیں پتا تھا کہ آج کا دن اتنا اچھا ہونے والا ہے۔دیکھو تو۔۔"کہتے ہوئے وہ ان دو لڑکیوں کی جانب مڑی۔"صبح صبح مجھے اتنی پیاری سی ڈول دکھ گئی۔"اس نے آگے ہو کر زخرف کا ایک گال کھینچا۔

زخرف چھینپ کر مسکرا دی۔

"کیسی ہیں آپ؟"فون کو بند کر کے گود میں رکھ دیا۔

"میں بلکل ٹھیک ہوں۔دراصل میری ایک دوست نے مجھے یہ سیلون ریکمنڈ کیا تھا۔اب تمہیں یہاں دیکھ کر مجھے پوری طرح اندازہ ہو گیا ہے کہ یہ سیلون بہت زبردست ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

"آپ کو واقعی ان کی سروسز پسند آئیں گی۔"وہ مسکراتی بولی۔

روزینہ کے فون پر بپ ہوئی تو اس نے پرس سے فون نکال کر دیکھا۔

"اوہ۔۔۔ایبس ڈارلنگ کا میسج ہے۔"وہ ہنستے ہوئے بولی اور میسج کھول کر پڑھا۔

'زیادہ پریشان مت کیجیئے گا اسے۔'

روزینہ نے میسج پڑھ کر فون بند کر دیا۔ فون بند کر کے وہ زخرف کے قریب جھکی اور اس کے گال کو چھوا۔

"کتنی پرفیکٹ سکن ہے تمہاری۔ کونسے ٹریٹمنٹ لیتی ہو تم؟" تجسس سے پوچھا۔

"مہینے میں ایک دو دفعہ فیشل لے لیتی ہوں بس۔"

اس کی سکن کو حسرت سے دیکھتے ہوئے روزینہ خود شیشے کے قریب آئی اور اپنے گالوں پر ہاتھ رکھ کر بغور دیکھنے لگی۔

"میں سوچ رہی ہوں ڈرپا من لے لوں۔ میری سکن کو بہت ضرورت ہے۔" پھر رک کر وہ زخرف کی جانب مڑی۔

"میں تمہیں بتا نہیں سکتی کہ مجھے تم سے کتنی باتیں کرنی ہیں۔ ون سیکنڈ۔" اس نے رک کر سوچا۔ "ڈنر کا آئیڈیا کیسا رہے گا؟ میں تم اور ایبس۔ پرفیکٹ ڈنر ہو گا وہ۔"

وہ اس کے قریب ایک کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

"آپ کا شکریہ۔"

"اوہ۔۔۔ڈونٹ بی سو فورمل۔" روزینہ نے اس کے گھٹنے پر ہلکی سی چت لگائی۔

"اوکے۔۔۔۔۔ڈنر کا آئیڈیا اچھا ہے۔۔۔روز۔" زخرف ہنسی دبائے بولی۔

روزینہ آگے سے ہنس دی۔

"تمہاری منہ سے روز سن کر کتنا اچھا لگ رہا ہے۔" وہ ہنستی گئی۔

زخرف کے پیروں میں بیٹھی لڑکیاں بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کر کے بیٹھی تھیں۔

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••••••••••••

اتنے لفٹ سے نکلا تو سامنے سے اسے سونا چلتی آتی دکھی۔ وہ ریسپشن ڈیسک کے پاس جا کر رک گئی تھی۔ ساتھ مسلسل اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ وہ آنکھیں گھماتا آگے بڑھ گیا۔

"ارے یہ پوچھے بغیر کیسے اندر چلے گئے۔" ریسپشن پر کھڑی لڑکی فورا بولی۔

"کوئی بات نہیں حاجرہ۔" سونا مسکراتے بولی۔ حاجرہ نامی لڑکی نے بغور اسے دیکھا۔

سونا نے فورا اپنی مسکراہٹ دبائی۔

"باس تو میٹنگ میں ہیں، میں ان کے گیسٹ کو بتا دیتی ہوں۔" وہ فورا سے اندر کو بھاگی۔

وہ اس کے دفتر کی جانب بڑھ رہا تھا جب وہ اس کے قریب آئی۔

"وہ باس ابھی مارکیٹنگ ٹیم کے ساتھ میٹنگ کر رہی ہیں۔ آپ کو تھوڑا ویٹ کرنا پڑے گا۔" آگے ہو کر اس کے لیے دفتر کا دروازہ کھولا۔

وہ کندھے اچکا کر اندر بڑھ گیا اور ایک کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

"آپ کے لیے کچھ لاوں؟" وہ اس کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑی ہوئی۔

"ہاں بلکل۔کافی اور ساتھ کچھ میٹھا۔"

سونا ایک دم مسکرائی۔

"آپ کو میٹھا پسند ہے؟ کیا اتفاق ہے، میں نے آج صبح ہی چاکلیٹ کیک بنایا ہے۔ میں ابھی لے کر آتی ہوں۔" فورا سے باہر کو دوڑی۔

سونا بھاگی کچن میں آئی اور کافی بنانے لگی۔کافی بنا کر اس نے فریج کھولی اور کیک نکالا۔ایک بڑا سا پیس کاٹ کر ایک پلیٹ میں رکھا۔پھر اپنے فون کا فرنٹ کیمرہ کھول کر خود کو دیکھا۔اپنے بال وغیرہ درست کیے اور مسکراہٹ دبائے وہ دونوں چیزیں ٹرے میں رکھے آفس کی جانب بڑھ گئی۔

"اللہ کرے آج باس کی میٹنگ بہت لمبی ہو جائے۔" ہنسی دبائے بڑبڑاتی وہ دفتر میں داخل ہوئی۔

ایچ سر اٹھائے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔سونا کے آتے ہی وہ اس کی جانب متوجہ ہوا۔

اس نے آگے بڑھ کر دونوں چیزیں اس کے سامنے رکھیں۔

اچ نے پہلے کیک کو دیکھا اور پھر سونا کو۔ وہ ہاتھ باندھ کر اس کے قریب کھڑی ہو گئی تھی۔

"شکریہ۔" وہ سنجیدگی سے دروازے کی جانب اشارہ کرتا بولا۔

"آپ تنہائی میں کھانا چاہتے ہیں۔ میں سمجھ گئی۔" وہ سر ہلاتی دروازے کی جانب بڑھی۔

اچ بغور کیک کو دیکھنے لگا۔

"رکو۔" ابھی وہ دروازے میں پہنچی تھی جب اسے آواز دی۔

سونا فوراً اس کی جانب گھومی۔

"جی؟"

"یہاں آو۔" سنجیدگی سے کہا۔

سونا فوراً اس کی کرسی کے قریب آئی۔

ایچ اس کی جانب جھکا۔

"مجھے تم میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔اپنا وقت ضائع نا کرو۔" سرگوشی میں بولتا پیچھے ہو گیا۔

سونا جہاں کھڑی تھی وہیں پتھر بن گئی۔ایچ نے ٹرے اپنی جانب کھسکائی اور مزے سے کیک کھانے لگا۔

سونا نے بمشکل اپنے پتھر ہوئے پیروں کو حرکت دی اور باہر کی جانب بڑھ گئی۔

آفس سے نکل کر اس نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا۔کیا اس نے ابھی واقعی وہ سب بولا تھا؟

سامنے سے زخرف چلی آ رہی تھی لیکن سونا کو وہ نہیں دکھ رہی تھی۔

"بہت تھک گئی ہوں میں سونا۔ایک کپ کافی۔۔۔۔"زخرف اس کے قریب رکتی بولی لیکن سونا اسے نظر انداز کرتی آگے بڑھ گئی۔

زخرف نے حیرت سے اسے جاتے دیکھا۔

"نالائق لڑکی۔"وہ بڑبڑاتی اپنے دفتر کی جانب آگئی۔

اندر داخل ہوتے ہی اسے ایچ دکھا۔اس کے سامنے کافی ان چھوئی پڑی تھی اور وہ کیک کھا رہا تھا۔

زخرف یونہی عام انداز میں اس کے قریب سے گزری اور کافی کا کپ اٹھالیا۔

ایچ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"کافی واپس رکھو میری۔"وہ فورا کھڑا ہوا۔

زخرف نے فورا اسے ایک گھونٹ بھرا اور کپ میز پر رکھ دیا۔

"لے لو۔"آرام سے کہتی اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

ایچ نے کپ کو دیکھا اور پھر اسے۔ بڑبڑاتا ہوا واپس بیٹھ گیا۔

زخرف نے مسکراتے ہوئے کپ پھر سے اٹھالیا۔

باہر ریسیپشن پر وہ بیٹھی گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔ حاجرہ اپنے فون پر کچھ دیکھتی اس طرف آئی اور حیران ہو کر اسے دیکھا۔

"کیا ہوا؟"

"کیا کوئی انسان اتنا بھی منہ پھٹ ہو سکتا ہے؟" سونا کی آنکھیں شرمندگی سے لال تھیں۔

"کس کی بات کر رہی ہو؟" حاجرہ بغور اس کے تاثرات دیکھتی بولی۔

"اس مسٹر روڈ کی۔ قسم سے بلکل پتھر کا دل ہے اس انسان کو۔ کوئی کسی لڑکی کا دل ایسے بھی توڑتا ہے کیا؟"

"ہوا کیا ہے؟"

"اب میں اپنی بے عزتی تمہارے سامنے ریپیٹ کروں گی کیا؟"اس کی آنکھیں لال تھیں۔میز پر پڑے ٹشو باکس سے ایک ٹشو کھینچا اور اپنی ناک رگڑنے لگی۔

.....

'ہم کہیں مل سکتے ہیں؟ مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔'ارسم نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اسے ٹیکسٹ بھیجا۔گاڑی میں بیٹھ کر وہ یونہی خالی سکرین کو دیکھے گیا۔چند لمحے گزرے اور اس نے میسج دیکھ لیا۔وہ ٹائپ کرنے لگی۔

'میں گھر پر ہوں۔تم گھر پر ہی آجاو۔'

اس نے میسج پڑھا اور پھر سے ٹائپ کرنے لگا۔

'اوکے ایک ضروری کام کر کے آدھے گھنٹے تک آرہا ہوں میں۔'

اس نے ٹیکسٹ بھیج کر فون دوسری سیٹ پر اچھال دیا اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔

فیصل سے ملاقات کر کے تقریبا ایک گھنٹے بعد اس کی گاڑی مرجان ہاوس کے باہر آ کر کھڑی ہوئی۔

گارڈز نے اس کی گاڑی کو دیکھ کر فورا دروازہ کھولا۔وہ گاڑی اندر لایا اور وہیں پتھریلی راہداری پر روک دی۔گاڑی سے باہر آیا اور اپنے گاڑی سے آگے کھڑی گاڑی کو دیکھا۔

کون آیا تھا؟

وہ آگے بڑھ گیا۔

اندر آنے پر سہلی نے بتایا کہ وہ پول سائڈ لاونج میں موجود ہے۔ارسم وہیں چلا آیا۔ وہاں آتے دور سے اس کی نظر ان پر پڑی۔پول کے قریب ہی ایک میز کے گرد وہ بیٹھے تھے۔زخرف کا چہرہ دوسری جانب تھا اور سعد کا چہرہ ارسم کی جانب تھا۔

سعد کی نظر دور سے آتے ارسم پر پڑی تو وہ اسے دیکھے گیا۔اس کی نظر گہری تھی، جیسے وہ اپنی نظروں سے اسے کچھ بتانے کی کوشش کرتا ہو۔بہت عجیب تھا وہ۔

ارسم قریب آیا تو زخرف کی بھی اس پر نظر پڑی۔وہ فورا کھڑی ہوئی۔

"بیٹھو پلیز۔"اس نے ان کے بیچ والی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا اور ایک سرد نظر سعد پر ڈالی۔ان دونوں نے ایک دوسرے سے مصافحہ نہیں کیا تھا۔ایک عجیب سا سرد پن تھا دونوں کے بیچ۔زخرف بھی اپنی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔وہ اسی سرد پن کو محسوس کر رہی تھی۔

"میں۔۔۔۔تم دونوں کے لیے کافی لے کر آتی ہوں۔"وہ دونوں کچھ نا بولے تو وہ اٹھی اور اندر چلی گئی۔

پیچھے وہ دونوں اکیلے رہ گئے۔

ارسم کی نظریں ہانا پر تھیں جو پول کے قریب بیٹھی تھی۔ سعد نے اس کو دیکھا اور پھر ہانا کو۔ پھر اس نے ہانا کو آواز دی تو وہ دوڑی اس کی جانب آئی۔ سعد نے مسکراتے ہوئے اسے اپنی گود میں بٹھالیا۔ ارسم نے حیرت سے یہ سب دیکھا تھا۔ اسے زخرف کی پرانی بات یاد آئی تھی کہ ہانا اجنبیوں سے کتراتی ہے۔ تو کیا وہ اس کے اتنا قریب تھا؟

"کیا سوچ رہے ہو؟" ہانا کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ معنی خیز مسکراہٹ سے بولا۔ "یہی نا کہ زخرف کی بلی مجھ سے اتنا اٹیچ کیوں ہے؟"

"میرے پاس سوچنے کے لیے بہت سی اہم باتیں ہیں۔" طنز سے بولا۔

"دراصل ہانا کو میں نے ہی زخرف کو گفٹ کیا تھا۔ تین سال پہلے اس کی سالگرہ پر۔" اس کے ناپوچھنے پر بھی سعد نے بتانا اپنا فرض سمجھا۔

ارسم نے نا اس کو دیکھا اور نا ہی کوئی جواب دیا لیکن اسے برا ضرور لگا تھا۔ اسے دوبارہ وہ پینڈینٹ زخرف کی گردن پر نہیں دکھا تھا۔

زخرف ایک ٹرے میں کافی کے تین مگ لے کر آئی اور ٹرے کو میز پر رکھا۔ان دونوں کے کپ ان کے سامنے رکھے اور اپنا لیے بیٹھ گئی۔

"اگر تمہیں کسی اور سے ملنا تھا تو تم مجھے بتا دیتی، میں نا آتا۔" وہ بغیر اپنا کپ اٹھائے زخرف کو دیکھتے بولا۔

زخرف کے مگ تھامے، لبوں تک جاتے ہاتھ رکے۔

اپنا مگ اٹھائے سعد نے دونوں کو بغور دیکھا۔

"ایم جی کا وزٹ سرپرائزنگ تھا۔" وہ اپنا کپ واپس میز پر رکھتے ہوئے بولی۔

سعد نے سر جھٹکا۔آج وہ بہت اچھے موڈ میں تھا اور زخرف کے ساتھ اچھا وقت گزارنا چاہتا تھا۔اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ یہاں آجائے گا۔

"زخرف میں بس نکلنے ہی والا تھا۔" اس نے اپنا کپ میز پر رکھ دیا۔

زخرف نے افسوس سے اسے دیکھا۔

"دراصل ایم جی،ارسم کو مجھ سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔"اس نے وضاحت دی۔"لیکن تم بیٹھ سکتے ہو۔ہم بعد میں بات کرلیں گے۔"

ارسم نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔وہ اسے نہیں دیکھ رہی تھی۔

"نہیں اٹس اوکے۔میں چلتا ہوں۔"وہ کھڑا ہو گیا۔ہانا اس کے پیروں کے قریب کھڑی ہو گئی۔"ضرور تمہارا کوئی اہم کام ہو گا۔ڈسٹرب کرنے کے لیے سوری۔"

وہ کرسی کھینچتا پیچھے ہوا۔اس نے یہ سب صرف اور صرف زخرف سے کہا تھا اور کہتے ہوئے اسے تکلیف ہوئی تھی۔

"پلیز تم سوری مت کہو ایم جی۔"زخرف بھی کھڑی ہو گئی۔

سعد سر ہلاتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔

"میں تمہیں باہر تک چھوڑ آتی ہوں۔"وہ اس کے پیچھے چلی گئی۔

ارسم اب اکیلا رہ گیا تھا۔اس نے ہانا کو دیکھا جو سعد کی کرسی کے قریب بیٹھی تھی۔

ارسم کو دیکھ کر وہ دور ہوتی پول کی جانب چلی گئی۔

کچھ دیر بعد زخرف واپس آئی اور غصے سے کرسی کھینچ کر بیٹھی۔

"کیا ضرورت تھی تمہیں اس کے سامنے ایسے بات کرنے کی؟ کتنا برا لگا ہو گا اسے۔"

ارسم نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

"میں تم سے ایک اہم بات کرنے آیا تھا۔اور اس نے ہمیں ڈسٹرب کر دیا۔"

"تو اسے تو نہیں معلوم تھا نا۔" وہ بولی اور ہاتھ باندھے پول کی جانب دیکھنے لگی۔

ارسم نے سر جھٹکا اور اپنی جیب سے ایک تصویر نکال کر اس کے سامنے رکھی۔

"میں نے پہلے تمہیں اس بارے میں نہیں بتایا تھا۔لیکن میرے دفتر میں جو پانچ سال پہلے آگ لگی تھی وہ حادثہ نہیں تھا۔"

زخرف نے اس تصویر کو دیکھا اور پھر اسے۔

"وہ آگ جان بوجھ کر لگائی گئی تھی۔پولیس نے اصل مجرموں کو چھپا کر ایک نقلی فوٹیج دی تھی۔لیکن اصل فوٹیج کے مطابق یہ وہ دو لوگ ہیں جنہوں نے میرے دفتر میں آگ لگائی تھی۔مجھے لگتا ہے یہ کام سعد آغا کا تھا۔پہلے بھی جب میں تمہاری زندگی میں آیا اس وقت یہ سب ہوا اور اب بھی جب میں واپس آیا ہوں تو اس نے مجھ پر حملہ کروایا۔یہ دونوں واقعات جڑے ہوئے ہیں۔" وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

زخرف کے چہرے کے تاثرات تبدیل ہوئے۔وہ سر جھکا کر گود میں رکھے اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔

میز پر رکھے تینوں کافی کے مگ ٹھنڈے پڑ چکے تھے۔

"یعنی۔۔۔یعنی تمہارے دفتر میں بھی میری وجہ سے آگ لگی تھی۔" وہ نہایت دھیمی آواز میں بولی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ارسم نے چونک کر اس کو دیکھا۔اس کے تاثرات بھی تبدیل ہوئے۔چہرے پر سختی کی جگہ نرمی نے لے لی۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو تم؟"

"یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے۔وہ تمہیں میری وجہ سے نشانہ بنا رہا ہے۔میری وجہ سے تمہارا کتنا نقصان ہو گیا۔"اس کی نظریں ہاتھوں پر ہی ٹکی تھیں۔

ارسم اس کی جانب جھکا۔

"تم نے ٹھیک کہا۔شاید وہ مجھے اسی لیے نشانہ بنا رہا ہے کہ میں تمہارے قریب ہوں۔"

www.novelsclubb.com

زخرف نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"تمہیں مجھ سے دور چلے جانا چاہیے۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی بولی۔

ارسم زخمی سا مسکرایا۔

"کیا واقعی؟ پہلے بھی میرے جانے پر سب سے زیادہ تم ہی ناراض ہوئی تھی۔"

"اب میں تمہیں خود جانے کا کہہ رہی ہوں۔"

"اب میں نہیں جاوں گا۔" وہ اس کی بھوری آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ سکتا تھا۔

"میں تمہارے مسئلوں کو اپنے مسئلے سمجھتا ہوں زخرف۔"

زخرف نے پلکیں جھپکائیں۔اس کا عکس ڈوب کر پھر سے ابھرا۔وہ اسے دیکھے گئی۔ پھر دھیرے سے مسکرادی۔

ہانا چلتی ہوئی ان کے قریب آئی اور زخرف کی گود میں آگئی۔ارسم نے سر جھکا کر ہانا کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں ہانا بہت عزیز ہے نا زخرف۔" وہ ہانا کو دیکھتے بولا۔

"ہاں۔یہ میری بیٹی ہے۔" زخرف نے زور سے اسے گلے سے لگایا۔ہانا ارسم کو دیکھ رہی تھی۔

"ہانا تمہارے پاس کیسے آئی تھی؟"

"اسے ایم جی نے مجھے گفٹ کیا تھا۔" ارسم نے دھیرے سے سر ہلا دیا۔ ضروری تو نہیں تھا کہ ہر تحفہ دینے والے کی وجہ سے عزیز ہو۔ ہانا ایک جاندار تھی۔ اس سے محبت کی وجہ وہ خود بھی ہو سکتی تھی۔

ارسم نے مسکراتے ہوئے ایک انگلی ہانا کی جانب کی۔ زخرف سانس روکے دیکھے گئی۔

ہانا کچھ لمحے اس کی انگلی کو دیکھے گئی۔ پھر اس نے اپنی اگلی ایک ٹانگ کو اس کی انگلی کی جانب بڑھایا اور اس کی انگلی کے ساتھ لگا دیا۔

ارسم اور زخرف ایک ساتھ مسکرائے۔

"تم ہانا کو اچھے لگنے لگے ہو۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"تم جانتی ہو پچھلی دفعہ ہانا کے کاٹنے پر میں نے یہ کیوں کہا تھا کہ وہ تمہارے جیسی ہے۔"

ہانا نے چہرہ ارسم کی جانب بڑھایا۔ارسم نے پورا ہاتھ کھول دیا تو وہ اپنا چہرہ اس کے ہاتھ کے ساتھ رگڑنے لگی۔ساتھ وہ بار بار رک کر اس کا چہرہ بھی دیکھتی تھی۔

"اس لیے کہ کبھی کبھار میرا لہجہ بھی کاٹنے والا ہوتا ہے۔"وہ اس کی کہی پرانی بات یاد کر کے بولی۔

"نہیں۔ایک دفعہ تم نے بھی مجھے کاٹا تھا۔"

زخرف نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"میں نے تمہیں کبھی نہیں کاٹا۔"اس کا چہرہ لال ہو گیا تھا۔

"اس وقت تم بہت چھوٹی تھی۔ میرے ساتھ کھیلتے ہوئے تم نے میرے ہاتھ پر کاٹا تھا۔ میں شاید پانچ سال کا تھا۔ میری امی مجھے ہمیشہ ہنستے ہوئے یہ واقعہ سناتی تھیں۔"

زخرف حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"یہ پہلی دفعہ ہوا تھا کہ ایما آنٹی نے تمہیں ڈانٹا تھا۔" وہ ہلکی سی مسکراہٹ سے بولا۔

زخرف نے چہرہ دوسری جانب کر لیا۔

"یقیناً تمہاری غلطی ہی ہو گی۔ تم ایسی حرکتیں ہی کیوں کرتے ہو کہ بلیاں اور بچے تمہیں کاٹیں؟"

.....

آج اس زمینی ہول میں دو لوگوں کی آوازیں تھیں۔ایچ اپنی کرسی پر پیچھے کو ٹیک لگائے بے زاری سے سعد کو سن رہا تھا۔

سعد کی بات ختم ہوئی تو وہ سعد کی جانب جھکا۔

"آخر تم چاہتے کیا ہو ہاں؟ کہ ہم سب سولی پر لٹک جائیں اور تمہیں تمہاری پسندیدہ عورت پلیٹ میں رکھ کر مل جائے۔تم نے آخر سب کو سمجھ کیا رکھا ہے؟"

سعد اس کی بات پر کچھ دیر خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔پھر تھوڑا سا اس کی جانب جھکا۔اس کے ہاتھ میں سگریٹ تھا جس کی مہک اس ہول میں بھر چکی تھی۔

"یہ اتنا پیسہ ہے کہ اس سے تمہاری زندگی سنور جائے گی۔تم کسی بھی مغربی ملک میں جا کر اپنی لائف سیٹ کر سکتے ہو۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا۔

"میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔" ایچ نے اپنی انگلیاں میز پر بجانا شروع کر دیں۔

"میں زخرف کی زندگی سے اس وقت تک نہیں جاوں گا جب تک تم اس کے قریب ہو۔"

"اگر میں یہ رقم ڈبل کر دوں؟" سعد سوچتے ہوئے بولا۔

ایچ مسکرایا۔

"تمہیں سب لوگ اپنی طرح کمینے کیوں لگتے ہیں؟" نرمی سے پوچھا۔

سعد دانت کچکچاتے اسے دیکھ رہا تھا۔

"تو تم اس سے دور جانے کا کیا لو گے؟" اسے جیسے ابھی بھی یقین تھا کہ کوئی تو خواہش ہو گی اس کی بھی۔

ایچ سوچنے لگا۔ پھر سنجیدگی سے سعد کو دیکھا۔

"ایک چیز ہے۔"

سعد آگے کو جھکا۔

"تمہاری جان۔اگر تم خود کشی کر لو تو میں اس کی زندگی سے چلا جاوں گا۔"

سعد نے سر جھٹکا اور سگریٹ منہ میں دبایا۔

ایچ بغور اسے دیکھ رہا تھا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ تم سب لوگوں کو اس سے دور کر سکتے ہو؟"آنکھیں چھوٹی کیے بولا۔

"سب نہیں۔جن سے مجھے خطرہ ہے صرف ان کو۔"اس نے منہ سے سگریٹ نکالا اور دھواں فضا میں چھوڑا۔

"ارسم سے تمہیں کیا خطرہ ہے؟"

سعد نے دھویں کے بیچ سے اسے دیکھا۔

"وہ زخرف کے قریب آنے کی کوشش کرتا ہے اور تو اور۔۔۔۔"وہ رکا۔

www.novelsclubb.com

"اور؟" ایچ اس کی جانب جھکا۔

سعد نے ایک لمبا کش بھرا اور ہونٹ گول کر کے دھواں چھوڑا۔ دھواں سیدھا ایچ کے چہرے پر پڑا۔ وہ فوراً ہاتھ سے دھواں جھٹکتا پیچھے ہوا۔

"تمہیں نہیں پتا میں اس لڑکے کی وجہ سے کتنا پریشان ہوں۔ آخر زخرف اس کے لیے اتنا پریشان کیوں ہوتی ہے؟" وہ جیسے اب خود سے ہی بولا تھا۔

ایچ نے افسوس سے اسے دیکھا۔ کیا وہ اسے بتا دے؟ نہیں، اگر اس نے اسے بتا دیا تو یقیناً وہ مزید پاگل ہو جائے گا۔

"زخرف سب کے لیے ایسے ہی پریشان ہوتی ہے۔" وہ کندھے اچکا کر بولا۔

سعد نے چونک کر اسے دیکھا۔

"سب کے لیے؟"

"بلکل۔"

"لیکن مجھے ایسا نہیں لگتا۔"

"وہ اس لیے کہ تمہارا دماغ خراب ہے۔"

ٹیبل کے آخر میں پڑے کمپیوٹر پر ایک بپ سی ہونے لگی۔ایک لال سا نشان تھا جو اس پر ابھر رہا تھا۔ایچ فورا اس کی جانب مڑا۔کچھ بٹن دبائے تو سکرین پر باہر کا منظر دکھنے لگا۔

"اوہ نو۔" وہ سکرین دیکھتے بولا۔

سعد بھی پیچھے سے سکرین دیکھ سکتا تھا۔وہ بھی فورا کرسی سے اٹھا۔

"یہ۔۔۔۔یہ یہاں کیا لینے آرہی ہے؟" اس نے فورا اپنے ہاتھ میں پکڑی سگریٹ کو دیکھا۔

باہر زخرف اس ہول کی جانب آتی دکھ رہی تھی۔

سعد نے فورا سگریٹ اس کی جانب بڑھائی۔

"یہ سگریٹ پکڑو۔" زبردستی اسے تھمانے کی کوشش کی۔

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے۔" ایچ نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

سعد کے ماتھے پر پسینہ آنے لگا تھا۔

"تم۔۔۔ تم اس ہول کو نہیں کھولو گے۔"

ایچ ایک دم چونکا۔ پھر اس کے چہرے پر ایک گہری مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"دیکھو ہیکر، میں نہیں چاہتا کہ وہ مجھے یہاں دیکھے۔ وہ بھی اس سگریٹ کے ساتھ۔" اس نے اپنی سگریٹ کی جانب اشارہ کیا۔

منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنا سانس سونگھا تو سگریٹ کی تیز خوشبو تھی۔

ایچ نے مسکراتے ہوئے کندھے اچکائے اور اپنے فون پر ایک بٹن دبا دیا۔ باہر ہول کے اوپر سے سلیٹ سرکنے کی آواز آئی۔

ایچ اسے دیکھتے ایسے ہی مسکرا رہا تھا۔

باہر زخرف اس ہول کے پاس کھڑی تھی۔اس کے یہاں رکتے ہی سلیٹ سرک گئی تھی۔اس نے ادھر ادھر دیکھا اور تیزی سے سیڑھیاں اتر گئی۔

سیڑھیاں اتر کر اس نے اوپر دیکھا۔سلیٹ واپس سے بند ہو گئی تھی۔وہ کچھ دیر اس بند سلیٹ کو دیکھتی رہی پھر اندر آ گئی۔

اس نے جیسے ہی اندر قدم رکھا تو ایچ اسے اپنے کمپیوٹر کے سامنے بیٹھا دکھا۔وہ کمپیوٹر کی سکرین کو دیکھتے ہوئے ایک خاکی پیکٹ سے ڈونٹس کا پیک نکال رہا تھا۔ زخرف کو دیکھ کر وہ مسکرایا۔

"تم؟"اس نے ایک چاکلیٹ ڈونٹ نکالا۔

"ایچ۔"وہ سرگوشی میں بولتی ٹیبل کی جانب آئی اور کرسی کھینچ کر بیٹھی۔"مجھے لگتا ہے باہر کوئی ہے۔"رازداری میں بتایا۔

ایچ نے ڈونٹ کی ایک بڑی سی بائٹ لے کر کندھے اچکائے۔

"تو کیا ہوا؟" یونہی بھرے منہ کے ساتھ بولا۔

"نہیں ایچ تم سمجھ نہیں رہے۔ میں جب یہاں آ رہی تھی تو مجھے لگا جیسے کوئی مجھے آتے ہوئے دیکھ رہا تھا، جیسے میں کسی نے نظروں کے حصار میں ہوں۔ مجھے لگا کہ شاید تم ہو گے لیکن تم تو اندر رہو۔"

"تم فکر مت کرو۔ یقیناً تمہارا وہم ہو گا۔" ایک مزید بڑی سی بائٹ لیتے ہوئے اس نے اپنے کمپیوٹر کی جانب اشارہ کیا۔

"جب بھی یہاں قریب کوئی ہو تو مجھے علم ہو جاتا ہے۔ یہاں فلحال کوئی نہیں ہے، تو یہ تمہارا وہم ہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

زخرف کے جیسے کندھے ڈھیلے پڑے۔ پھر اس نے ایک دم sniff sniff کیا۔

"سگریٹ؟ ڈونٹ ٹیل می کہ تم سگریٹ پیتے ہو۔" وہ بے یقینی سے اسے سر سے پیروں تک دیکھتی بولی۔

ایچ نے بمشکل اپنا ڈونٹ حلق سے نیچے اتارا۔

"یہ سگریٹ نہیں،ان ڈونٹس کی خوشبو ہے۔" سنبھل کر بولا۔

زخرف اسے شکی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"ڈسگسٹنگ۔" وہ اپنے ناک پر ہاتھ رکھتی بولی۔

"میں سچ میں سگریٹ نہیں پیتا۔تم نے پہلے کبھی میرے پاس سگریٹ دیکھا ہے کیا؟" وہ سیدھے ہوتا بولا۔

"تو کیا سگریٹ کی بو یہاں تمہارے فرشتے لے کر آئے ہیں؟"

"ارے ہاں یاد آیا،میرا ایک کلائینٹ ملنے آیا تھا مجھ سے یہاں کچھ دیر پہلے۔ضرور اسی گدھے نے پی ہو گی۔" وہ یاد کرنے کی ایکٹنگ کرتے ہنستے ہوئے بولا۔

زخرف نے ناگنواریت سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"خیر، تم سگریٹ پیو یا چرس، مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں تم سے ایک ضروری بات کرنے آئی ہوں۔"

ان کے سامنے پڑے میز کے نیچے سعد سانس روکے بیٹھا تھا۔ اس کی نظریں سیدھی زخرف کے پیروں پر تھیں۔ اس کے پیروں میں گرے جو گرز تھے۔ اوپر ہلکے سے سپید ٹخنے دکھتے تھے۔

"حکم کرو۔" ایچ مسکراتے ہوئے بولا۔

زخرف نے ٹھہر کر اسے سر سے پیر تک دیکھا۔

"تمہاری طبعیت تو ٹھیک ہے نا؟"

"میری طبیعت بلکل ٹھیک ہے۔ تم میری اتنی فکر نا کیا کرو۔" وہ پیچھے کرسی پر ٹیک لگاتے بولا۔

پھر فورا سے دوبارہ آگے ہوا اور ڈونٹس کا باکس پکڑا۔

www.novelsclubb.com

"تم ڈونٹ لو گی؟ یہ ریڈ ویلوٹ لے لو۔اس کا ذائقہ سب سے اچھا ہوتا ہے۔" وہ ریڈ ویلوٹ ڈونٹ اس کی جانب کرتے بولا۔

"اچھا؟" وہ بس اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

"ایک منٹ۔" اس نے باکس میز پر رکھا۔"تم نے کہا کہ تمہیں ضروری بات کرنی ہے۔سب ٹھیک تو ہے نا؟ تم جانتی ہو تم جب بھی اپنی مشکل گھڑی میں میرے پاس آتی ہو تو مجھے کتنا اچھا لگتا ہے۔مجھے اپنا آپ بہت اہم محسوس ہوتا ہے۔" یہ سب بولتے ساتھ وہ کنکھیوں سے ٹیبل کے نیچے دیکھ رہا تھا۔یقیناً سعد کے سینے میں اس وقت بارود کے گولے چل رہے ہوں گے۔

"میں آج کسی غلط جگہ تو نہیں آ گئی۔" وہ اپنے چاروں طرف دیکھتی بولی۔

"بتاؤ نا کیا پریشانی ہے؟ جب تک تم بتاؤ گی نہیں میرا دل پریشان ہوتا رہے گا۔"

ایچ۔"وہ اس کی جانب جھکی۔"تمہیں یقین ہے نا کہ تم ٹھیک ہو۔آج کہیں چوٹ ووٹ تو نہیں لگی تمہیں؟"وہ پریشانی سے بولی۔

ایچ بدلے میں مسکرایا۔

"ایک تو تم میری فکر بہت کرتی ہو۔"وہ ہوا میں ہاتھ مارتا بلکل زخرف کے انداز میں بولا تھا۔

زخرف نے چند لمحے اسے دیکھا اور پھر وہ ایک دم ہنس پڑی۔وہ پیچھے کرسی پر گرتی ہنستی گئی۔

ایچ صرف مسکرایا اور وہی ریڈ ویلوٹ ڈونٹ نکال کر اس میں دانت گاڑھے۔

'جرک۔'سعد ایچ کے پیروں کو دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں بولا۔

وہ ہنستی ہوئی بمشکل سیدھی ہوئی اور اسے دیکھا۔اگلے ہی لمحے اس کی ہنسی غائب ہوئی اور چہرے پر سنجیدگی آگئی۔

"بہت ہی خراب ایکٹر ہو تم۔"

ایچ نے کندھے اچکا دیے۔

"اچھا مجھے تم سے بہت اہم بات کرنی ہے اور یہ بات سعد آغا کے بارے میں ہے۔"

ٹیبل کے نیچے بیٹھے سعد کا سانس رک گیا۔ایچ کا ڈونٹ اس کے گلے میں پھنس گیا۔ وہ ایک دم نیچے ہو کر کھانسنے لگا۔

زخرف نے اکتا کر اسے دیکھا۔

"اگر تم انسانوں کی طرح کھاو تو ایسا نا ہو۔"

ایچ اپنے گلے پر ہلکے ہلکے مکے مارتا سیدھا ہوا۔

"ہم۔۔۔بعد میں اس بارے میں بات کر لیں گے۔" بمشکل گلے سے آواز نکالی۔

سعد نے ماتھے پر ابھرتی پسینے کی لکیریں صاف کیں۔

"نہیں ایچ۔ یہ ضروری ہے۔ مجھے لگتا ہے ہم سعد آغا کے قریب پہنچنے والے ہیں۔" اس کے چہرے پر اکسائٹمنٹ تھی۔

ایچ نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

اس ہول میں آکسیجن گھٹتی جا رہی تھی۔ سعد کے لیے سانس لینا محال ہوتا جا رہا تھا۔ وہ کھانسنا چاہتا تھا لیکن نہیں کھانس سکتا تھا۔ اسے اپنی حالت غیر ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔

"بلکہ مجھے لگتا ہے میں سعد آغا کے بے حد قریب پہنچ گئی ہوں۔" وہ ایچ کی جانب جھک کر بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے بھی یہی لگتا ہے۔" ایچ سر ہلاتا بولا۔ اس کی اپنی حالت غیر ہو رہی تھی۔

"ہاں؟"

"کچھ نہیں۔" فوراً سر جھٹکا۔

"پانچ سال پہلے جب ارسم میری بلڈنگ میں رہا کرتا تھا تو سعد آغا نے اس کے دفتر میں آگ لگوائی تھی۔اور آج جب وہ پھر سے واپس میری زندگی میں آیا ہے تو اس نے اس کی جان لینے کی کوشش کی۔یہ دونوں واقعات آپس میں جڑے ہوئے ہیں ایچ۔"

"واقعی؟"وہ سوچنے کی ایکٹنگ کرتے بولا۔

"ہاں۔اس نے پہلے بابا کو میری زندگی میں آنے پر نشانہ بنایا تھا لیکن پھر وہ پیچھے ہو گیا لیکن ارسم کے معاملے میں ایسا نہیں ہے۔وہ پہلے بھی جب میری زندگی میں آیا تو اس نے اس کے دفتر میں آگ لگوائی اور اب تو اسے جان سے مارنے کی کوشش کی ہے۔"

"ہاں واقعی،ٹھیک کہا تم نے۔"ایچ نے زور سے سر اثبات میں سر ہلایا۔

زخرف پھر سے اس کی جانب جھکی۔

"اور میں جانتی ہوں کہ وہ ارسم کو نقصان کیوں پہنچانا چاہتا ہے۔" سرگوشی میں بولی۔

سعد نے تھوک نگلا۔

"کیوں؟" ایچ نے دھیرے سے پوچھا۔

زخرف کرسی پر پیچھے کو ہوئی۔

"اب کیا تمہیں سب کچھ بتادوں۔" کندھے اچکائے۔

ایچ نے شکر کا سانس لیا۔ وہ اس کا جواب پہلے سے ہی جانتا تھا۔

ایچ کے فون پر میسج کی بپ ہوئی تو اس نے فون اٹھا کر دیکھا۔ میسج دیکھ کر اس نے آنکھیں گھمائیں۔

"یہ باز نہیں آئے گی۔" بڑبڑاتے اس نے فون واپس رکھ دیا۔

زخرف اسے بغور اسے دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہوا، کوئی مسئلہ ہے کیا؟" سنجیدگی سے پوچھا۔

"نہیں کچھ خاص نہیں۔ بس ایک لڑکی ہے پاگل سی۔ پریشان کیا ہوا ہے اس نے مجھے۔"

زخرف کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔

"تمہیں ایک لڑکی پریشان کر رہی ہے؟" کہہ کر وہ زور سے ہنسی۔

"اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے؟" وہ الجھ کر بولا۔

"کیوں پریشان کر رہی ہے وہ تمہیں؟" وہ اپنی ہنسی روکتے بولی۔

www.novelsclubb.com

اتیج کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر فون کی سکرین اس کی جانب کر کے اسے دکھایا۔

زخرف نے ان میسجز پر ایک نظر ڈالی۔

"یہ تو باقاعدہ تمہیں ہراساں کر رہی ہے۔"

اتیج نے کندھے اچکائے۔

زخرف اب کے سنجیدگی سے اس کی جانب جھکی۔

"تم مجھے اس کا نام پتہ بتاو۔ایسی طبیعت صاف کروں گی نا اس کی کے یاد رکھے گی۔"

ایچ اسے دیکھتے ہوئے ہنسا۔

"کتنی دفعہ کہا ہے میں نے کہ اپنے قد سے بڑی باتیں نا کیا کرو۔"

"ارے۔" وہ سیدھی ہوئی۔"میں سچ کہہ رہی ہوں۔تمہاری خاطر اتنا تو کر ہی سکتی ہوں۔تم مجھے بس نام پتا بتاو۔"اس نے جوش سے میز پر ہاتھ مارا۔"دیکھنا میں اس کے ساتھ کرتی کیا ہوں۔"

"چھوڑو اس سب کو۔تمہاری باتیں ہو گئی ہیں نا؟اب تم جاو،شاباش۔"وہ نرمی سے اسے دروازے کی جانب اشارہ کرتے بولا۔

"میں تم سے باتیں کرنے نہیں آئی تھی۔"وہ سختی سے بولی۔

پھر اپنی جیب سے ایک تصویر نکالی۔

"یہ وہ دو لوگ ہیں جنہوں نے اصل میں اس کے دفتر میں آگ لگوائی تھی۔ پولیس نے ان دونوں کو کور کر کے ایک فیک وڈیو مہیا کر دی تھی۔ کیا تم ان لوگوں کو ڈھونڈ کر اس بروکر تک پہنچ سکتے ہو جس نے ان سے یہ کام کروایا تھا؟"

ایچ نے اس تصویر کو دیکھا اور پھر سر اٹھا کر اسے۔ چند لمحے افسوس سے اسے دیکھتا رہا۔ اسے اس پر ترس بھی آ رہا تھا۔ وہ جسے تلاش کرنے کے لیے یہ سب تردد کر رہی تھی وہ وہیں بیٹھا اسے سن رہا تھا۔

"یہ مسئلہ تمہارا نہیں ہے زخرف۔ اس لڑکے کا ہے۔" سنجیدگی سے بولا۔

"ارسم کا مسئلہ میرا مسئلہ ہے۔" زخرف کا لہجہ تیز تھا۔

اس کے پیروں کو دیکھتے سعد کی آنکھیں لال ہونے لگیں۔

"زخرف۔۔۔"

"ایچ پلیز۔میں جانتی ہوں تمہیں وہ اچھا نہیں لگتا۔اس نے تم پر بھروسہ نہیں کیا۔ لیکن تم میرے لیے تو یہ سب کر سکتے ہو نا؟" وہ مان سے بولی تھی۔

ایچ نے گہرا سانس لیا اور اس تصویر کو پکڑا۔

"ٹھیک ہے، میں کوشش کروں گا۔لیکن اس کے لیے نہیں۔" آخری بات میں انگلی اٹھا کر اسے باور کروایا۔

"تمہارے فادر کیسے ہیں؟" کچھ دیر بعد وہ دھیرے سے بولی۔

ایچ نے مڑ کر اس کا چہرہ دیکھا۔وہ بے حد خلوص سے اس سے پوچھ رہی تھی۔

"ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے۔" وہ نرمی سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا۔

"میں۔۔۔میں تمہیں کال کروں گا۔مجھے تم سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں۔"

زخرف نے اسے دیکھتے سر اثبات میں ہلایا۔

"اوکے۔" وہ اٹھی اور دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

دروازے کے قریب پہنچ کر وہ رکی۔ ایچ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"تم جب چاہے مجھے کال کر سکتے ہو۔ کوئی اور ہو نا ہو لیکن میں ہمیشہ تمہارے لیے موجود ہوں۔"

اب کے ایچ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"میں جانتا ہوں۔"

اس نے گردن موڑی اور آگے بڑھ گئی۔ وہ کئی لمحے اس جگہ کو دیکھتا رہا۔

سعد گہری گہری سانس لیتا باہر آیا۔ باہر آتے ہی اس نے میز پر پڑی ایک پانی کی بوتل اٹھا کر منہ سے لگائی۔

پانی پی کر وہ میز تک آیا۔ اس پر پڑی وہ تصویر اٹھائی اور دیکھی۔

زور سے تصویر میز پر پھینکی۔ ایک قہر آلود نظر ایچ پر ڈالی اور باہر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

ایچ ابھی تک خاموش تھا۔ بلکل خاموش۔

.....

وہ ایک سوسائیٹی میں بناخوبصورت سا گھر تھا۔ سعد اور روزینہ اس وقت ڈائینگ ائیریا میں تھے۔ روزینہ میز پر پلیٹس سیٹ کر رہی تھی اور سعد اس کے پاس کھڑا اپنی کلائی پر گھڑی پہن رہا تھا۔

"کیا ہم کچھ ملازموں کو بھی یہاں نہیں بلا سکتے تھے؟" روزینہ غصے سے ایک پلیٹ نیپکن پر رکھتے ہوئے بولی۔

"وہ یہی جانتی ہے کہ میں یہاں اکیلا رہتا ہوں اور آپ تو ایسے ری ایکٹ کر رہی ہیں جیسے کھانا بھی آپ کو بنانا پڑا ہو۔" اس نے گھڑی پہن کر بغور اپنی کلائی کو دیکھا اور مسکرایا۔

وہ وہی گھڑی تھی جو زخرف نے اسے تحفے میں دی تھی۔وہ اس گھڑی کو سپیشل دنوں پر پہنتا تھا۔

"ہاں لیکن مجھے یہ سب کرنے کی بھی عادت نہیں ہے۔ایک دو ملازموں سے اسے کیا مسئلہ ہو گا۔" وہ اکتائی سی بولی۔

آج وہ پرپل کلر کے ٹاپ میں ملبوس تھی۔نیچے بلیک فلیپر پہن رکھا تھا۔دونوں کلایاں بریسلیٹس سے بھری تھیں۔

سعد نے اپنی گھڑی سے نظر ہٹائی اور ٹیبل کو دیکھا۔ٹیبل پر چھ سات کھانے سجے تھے۔روزینہ ان کی پوزیشن کو بار بار بدل رہی تھی۔سعد آگے بڑھا اور خود سب سیٹ کیا۔اس نے نیپکنز کو پلیٹس کے نیچے سے نکالا اور ان کی بائیں جانب رکھ دیا۔

"مجھے نہیں پتہ تھا کہ تم اس سب میں اتنے اچھے ہو۔" وہ مسکراتی ہوئی بولی۔

سعد نے جواب نا دیا۔وہ ٹیبل کے بیچ میں رکھی کینڈلز کو جلانے لگا۔

باہر دروازے کی بیل بجی تو وہ سیدھا ہوا۔

"زخرف آگئی۔ تم اسے ریسیو کرو میں اپنا میک اپ فریش کر لوں۔" وہ فوراً اندر کو بھاگی۔

سعد تیزی سے چلتا ہوا دروازے تک آیا۔ کنسول کے پاس رک کر اپنا کوٹ درست کیا۔

چہرے پر مسکراہٹ لائے اس نے دروازہ کھولا۔

وہ اس کے سامنے کھڑی اپنے فون پر جھکی تھی۔ دروازہ کھلتے ہی اس نے سر اٹھایا اور مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے دیر تو نہیں ہوئی؟" اپنا فون نیچے کرتے بولی۔

وہ آج ہلکے آسمانی رنگ کے لباس میں ملبوس تھی۔ ہلکے بھورے بال گھنگریالے کر رکھے تھے۔ چہرے پر ہلکا سا میک اپ تھا۔

سعد کا دل چاہا کے اسے آنکھ بھر کر دیکھتا جائے لیکن وہ نظریں پھیر گیا۔

"بلکل بھی نہیں۔اندر آو پلیز۔"اس کے لیے راستہ چھوڑا۔

وہ دونوں چلتے ہوئے لاونج تک آئے۔

"تم بیٹھو۔مام بھی آتی ہی ہوں گی۔"زخرف ایک صوفے پر بیٹھ گئی۔

اسی لمحے ہیلز کی ٹک ٹک گونجی اور روزینہ لاونج میں داخل ہوئی۔زخرف فورا اٹھ کر اس سے ملیں۔

"تھینک یو ڈارلنگ میرا انویٹیشن ایکسیپٹ کرنے کے لیے۔"وہ اس سے گال ٹکراتے ہوئے الگ ہوئی۔

"یہ بال تم پر بہت سوٹ کر رہے ہیں۔"وہ اس کے بالوں کو چھیڑتی بولی۔

کچھ دیر بعد وہ تینوں ڈائینگ ٹیبل پر تھے۔

www.novelsclubb.com

زخرف کی پلیٹ میں وائٹ پاستہ تھا جو اسے واقعی لذیذ لگا تھا۔ وہ ذائقے سے بتا سکتی تھی کہ وہ کسی مشہور ریسٹورینٹ سے منگوایا گیا تھا۔

سعد بھی وائٹ پاستہ کھا رہا تھا البتہ روزینہ نے صرف سلاد لیا تھا۔

"میں تو اپنی ڈائٹ کا بہت خیال رکھتی ہوں۔ نو چیٹ ڈیز۔" وہ ہنستی بولی۔

"میں سب کھاتی ہوں۔" زخرف پاستے کا چمچ منہ میں رکھتی بولی۔

سعد اس کی بات پر مسکرایا۔

"بلکل۔ چھوٹی سی تو زندگی ہے۔ ہمیں اسے ان چیزوں میں پڑ کر خود کے لیے مشکل نہیں بنانا چاہیے۔"

زخرف اسے دیکھ کر مسکرا دی۔

"تمہارے شادی کو لے کر کیا پلانز ہیں؟" روزینہ کانٹے سے سلاد چنتی بولی۔ "اگر زیادہ ذاتی سوال پوچھ لیا ہے میں نے تو سوری ڈارلنگ۔" آخر میں ہنسی۔

"ابھی فلحال میں بس اپنے کام پر فوکس ہوں۔"اس نے سنجیدگی سے بتایا۔

کھانے کے بعد زخرف نے سعد کے ساتھ ٹیبل کلئیر کروایا۔روزینہ جو پہلے ہی کام سے جان چھڑا رہی تھی فورا لاونج میں چلی گئی۔

روزینہ نے کوئی انگلش مووی لگالی اور زبردستی زخرف کو بھی اپنے ساتھ بٹھالیا۔

سعد کچن کی کھڑکی سے ان دونوں کو دیکھ سکتا تھا۔وہ مووی کے کسی سین پر ہنس رہی تھیں۔

زخرف کا فون بجا تو اس نے سامنے ٹیبل پر پڑا فون اٹھا کر دیکھا۔یوسف کی کال تھی۔اس نے فورا پک کرلی۔

"جی بابا۔"

روزینہ نے ریموٹ پکڑ کر ٹی وی کی آواز میوٹ کردی۔

"آپ کھانا کھالیں میرا انتظار نا کریں۔میں کھا چکی ہوں۔"اس نے ٹھہر کر دوسری جانب سنا۔

پھر روزینہ سے ایکسکیوز کر کے وہ اٹھی اور کچن کی طرف آ گئی۔وہیں باہر کھڑی ہو گئی۔اسے نہیں علم تھا کہ سعد پیچھے اسے سن سکتا تھا۔

"آپ کو بتایا تو تھا بابا کہ ایم جی کی مدر نے ڈنر پر انوائیٹ کیا ہے مجھے۔اچھا ٹھیک ہے میں جلدی نکلنے کی کوشش کرتی ہوں۔"

اس نے فون کان سے ہٹا کر کال کاٹی۔

"اگر وہ زیادہ پریشان ہو رہے ہیں تو چلی جاو۔"وہ کچن سے نکلتا بولا۔

زخرف نے فورا اسے دیکھا۔

"ایسا نہیں ہے۔دراصل یہی وقت ہوتا ہے جب ہم اکٹھے بیٹھتے ہیں اور باتیں کرتے ہیں۔اگر میں گھر پر نا ہوں تو وہ مجھے بہت مس کرتے ہیں۔"

سعد ہلکے سے مسکرا دیا۔

"میں سمجھ سکتا ہوں۔"

وہ دونوں اکٹھے لاونج میں آئے۔روزینہ مووی دوبارہ چلا چکی تھی۔

"مام زخرف جا رہی ہے۔"

روزینہ نے حیران ہو کر اسے دیکھا۔

"لیکن کیوں۔ابھی تو تم آئی ہو۔"وہ فورا کھڑی ہوئی۔

"کافی وقت ہو گیا ہے۔لیکن میں دوبارہ ضرور آوں گی۔"

www.novelsclubb.com

روزینہ فورا اس کے قریب آئی۔

"مجھے بہت اچھا لگ تم آئی۔"اس کے ہاتھ تھامتی بولی۔

"مجھے بھی یہاں آ کر بہت اچھا لگا۔اور کھانا بہت ہی مزے کا تھا۔"

"اوہ۔۔۔ چلو میں تمہیں دروازے تک سی آف کر دوں۔" وہ زخرف کے ساتھ آگے بڑھنے لگی جب اس کی نظر سعد پر پڑی۔

سعد نے سختی سے اسے وہیں رہنے کا اشارہ کیا۔

"آہ۔۔۔" وہ ایک دم جھکی۔ "مجھے لگتا ہے میرا پیر سو گیا ہے۔ ایبس ڈارلنگ تم جا کر زخرف کو سی آف کیوں نہیں کرتے۔" وہ سعد کو دیکھتی بولی۔

"آپ ریسٹ کریں۔"

وہ دونوں ایک ساتھ باہر بڑھ گئے۔

باہر کا دروازہ کھول کر زخرف باہر آئی تو سعد بھی آ گیا۔ دور چھوٹے گیٹ سے باہر گاڑیاں دکھتی تھیں۔ فرید سمیت سب اس کا انتظار کر رہے تھے۔

"آنے کا بہت شکریہ۔آج تم یہاں تھی۔۔۔مام بھی تھیں تو۔۔۔۔" وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھتا دھیرے دھیرے بول رہا تھا۔"تو ایک فیملی جیسا احساس ہوا۔ورنہ تو اس گھر کی تنہائی مجھے کاٹ کھانے کو دوڑتی ہے۔"آخر میں مسکرایا۔

"اگر تمہیں تنہائی نہیں پسند تو تم شادی کیوں نہیں کر لیتے۔تمہیں فیملی بنا لینی چاہیے۔" وہ کندھے اچکا کر بولی۔

سعد نے افسوس سے اسے دیکھا۔اس کے چہرے پر زخمی سی مسکراہٹ ابھری۔

"اور کوئی مجھ سے شادی کیوں کرے گا؟" وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتا بولا۔

زخرف کا چہرہ سنجیدہ تھا۔وہ دو قدم اس کے قریب آئی اور اس کی جانب جھکی۔

"کیا تم نے خود کو کبھی شیشے میں دیکھا ہے؟" اس کا انداز نہایت سنجیدہ اور رازدانہ تھا۔

سعد اس کے سوال پر ششدر رہ گیا۔

"تم پر تو کوئی بھی لڑکی مر مٹے ایم جی۔" اب کے وہ مسکرائی۔ "تم سے کوئی بھی لڑکی شادی کر سکتی ہے۔" نرمی سے اسے بتایا۔

"کوئی بھی؟" وہ اسی زخمی مسکراہٹ سے بولا۔

"ہاں کوئی بھی۔" زخرف نے مسکراتے ہوئے اسے یقین دلایا۔ "تم انوسینٹ ہو، محنتی ہو۔۔۔ تم ایک آئڈیل پارٹنر بنو گے۔"

سعد نے صرف سر ہلا دیا۔ اس میں بولنے کی سکت نہیں رہی تھی۔ اس کا دل بھر آیا تھا۔ وہ ایسی باتیں کیسے کر لیتی تھی۔ زخرف کے چہرے کو دیکھتے ہوئے سعد کی ایک آنکھ میں ہلکا سا پانی آ گیا۔

کیا وہ اسے بتا دے کہ وہ اس کے لیے کیا حیثیت رکھتی ہے؟ وہ اسے بتا دے کہ وہ اس چہرے پر اپنی دنیا لٹا بیٹھا ہے؟ آنکھ کا پانی ہلکا سا باہر کو چھلکا۔

سعد نے فوراً چہرہ موڑ کر اپنی آنکھ کا کنارہ صاف کیا۔

زخرف حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"ایم جی۔۔۔۔۔کیا ہوا؟"

"کچھ نہیں۔"سعد مسکرایا۔"میں ٹھیک ہوں۔"

زخرف یونہی اسے دیکھتی رہی۔

"کبھی کبھی مجھے تمہاری بلکل سمجھ نہیں آتی۔"

سعد جواب میں ہنس دیا۔اگر اسے اسکی سمجھ نہیں آتی تھی تو کم از کم اسے سمجھنے کی کوشش تو کرنی چاہیے نا؟

www.novelsclubb.com

"تم جاو۔تمہارے بابا ویٹ کر رہے ہوں گے۔"وہ نرمی سے بولا۔

"اوکے، بائے۔"وہ دروازے کی جانب بڑھنے لگی، پھر رکی۔اپنے بیگ سے ایک کارڈ نکال کر اس کی جانب بڑھایا۔

"کل میری گیلری کا anniversary ڈنر ہے۔مجھے امید ہے تم آو گے۔"

"میں ضرور آوں گا۔" سعد نے کارڈ تھام لیا۔

وہ دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

فرید نے فوراً اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔ وہ بیٹھی تو گاڑیاں فوراً آگے بڑھ گئیں۔

پچھلی سیٹ پر بیٹھے زخرف نے پیچھے سر ٹکا لیا۔ وہ اسی کے بارے میں سوچنے لگی۔ اسے اکثر اس کا رویہ تھوڑا عجیب لگتا تھا۔ کہیں وہ اسے پسند تو نہیں کرتا تھا؟ زخرف نے اپنے خیال کو جھٹکا۔ ایسا ممکن نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ دونوں سالوں سے ایک دوسرے کو جانتے تھے۔ ایسا کچھ ہوتا تو وہ اسے بتا چکا ہوتا یا کوئی ایسی حرکت کر چکا ہوتا کہ زخرف کو علم ہو جاتا۔

وہ وہیں کھڑا تھا۔ حسرت سے اس جگہ کو دیکھ رہا تھا جہاں وہ کچھ دیر پہلے کھڑی تھی۔

"سعد۔" روزینہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ حال میں لوٹا۔

اور پھر اسے احساس ہوا کہ اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

"سعد میری جان۔" روزینہ نے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں اس کا چہرہ لیا۔

اس کو روتا دیکھ اس کی اپنی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"کاش میں تمہارے لیے کچھ کر سکتی۔" وہ روتی بولی۔

سعد نے اپنی ماں کے چہرے کو دیکھا۔

"آپ میرے لیے کچھ نہیں کر سکتی۔ کوئی میرے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ کوئی نہیں۔" وہ کسی ٹرانس میں بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

روزینہ اسے بازو سے تھام کر اندر لے گئی۔

وہ ڈرائینگ روم میں بیٹھے تھے۔ گھر کے پیچھے ایک چھوٹا سا مصنوعی لان تھا جس کا دروازہ ڈرائینگ روم میں کھلتا تھا۔ سعد وہیں کھلے دروازے کے قریب صوفے کے

ساتھ ٹیک لگائے نیچے بیٹھا تھا۔روزینہ صوفے پر بیٹھی سعد کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی۔

"آپ جانتی ہیں میں اس کے ساتھ اپنا مستقبل کیسا امیجین کرتا ہوں؟" وہ باہر لگے مصنوعی پودوں کو دیکھ کر بول رہا تھا۔"کوئی قدرتی جگہ ہو جہاں بہت بہت کم انسان ہوں۔ایک خوبصورت سی ندی ہو جس کے کنارے میں ہم ایک چھوٹا سا کاٹیج خریدیں۔اُس زندگی کے لیے میں اپنی ساری دولت بھی چھوڑ دوں گا۔سب برے کام بھی چھوڑ دوں گا۔وہاں قریب ہی ایک گاوں ہو گا جہاں میں کھیتی باڑی کیا کروں گا یا کوئی اور کام۔جو بھی ہو میں سیکھ لوں گا۔اس کے لیے بہت محنت کروں گا میں۔سارا دن دھوپ میں کام کروں گا۔پھر شام کو تھک ہار کر جب گھر لوٹوں گا تو وہ دروازے میں کھڑی میرا انتظار کر رہی ہو گی۔وہ ایک مسکراہٹ میری جانب اچھالے اور میری ساری تھکاوٹ ہوا میں اڑ جائے۔"

سعد کی آنکھوں کے سامنے سے لان غائب ہو گیا۔ وہ ایک بے حد خوبصورت جگہ تھی۔ ندی کے پانی کی مدھم سی آواز اس کے کانوں کو چھو رہی تھی۔ سامنے ایک چھوٹا سا کاٹیج تھا۔ لکڑی کا دروازہ دھیرے سے کھلا۔ زخرف کا وجود نمودار ہوا۔ وہ لال رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس تھی۔ بھورے بال گھنگریالے تھے اور اس کے کندھوں پر بکھرے تھے۔ سر پر لال رنگ کا سلک کا رومال باندھ رکھا۔ سعد کو دیکھ کر وہ مسکرائی۔

منظر چھناکے سے ٹوٹا اور آنکھوں کے سامنے پھر سے وہ مصنوعی لان آ گیا۔

روزینہ نے جھک کر اس کے بالوں میں بوسہ دیا۔ سعد اس کی جانب مڑا اور اس کی گود میں سر رکھ کر بچوں کی طرح رونے لگا۔

.....

مرجان فیملی کا فارم ہاوس آج رات کے وقت روشنیوں میں گھرا تھا۔آج رات وہاں لوگ زخرف کی گیلری کی annual anniversary کے لیے اکٹھے ہوئے تھے۔

زخرف کی گاڑی پارکنگ لاٹ میں کھڑی ہوئی۔بہت سے لوگ باہر کھڑے انتظار کر رہے تھے۔پہلے اس کی گاڑی سے سونا باہر آئی۔وہ فورا بھاگتی دوسری جانب آئی۔فرید نے دھیرے سے دروازہ کھولا۔سونا نے ایک ہاتھ آگے بڑھایا تو زخرف نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔سب سے پہلے اس کا سلور ہیلز میں موجود بایاں پاوں باہر آیا۔میڈیا کے کیمرے بے تابی سے اس منظر کو قید کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ سونا کا ہاتھ تھامے مکمل باہر آئی اور کیمروں کو دیکھ کر مسکرائی۔

وہ اس وقت کالے رنگ کی سلک کی ساڑھی میں ملبوس تھی۔بھورے بال کمر پر بکھرے تھے۔گلے میں ہلکا سا ڈائیمنڈ کا نیکلس تھا۔اس نے باہر آتے ہی سامنے کھڑے اپنے ایونٹ مینیجر کو اشارہ کیا۔

وہ فوراً اس کے قریب آیا۔ وہ دھیرے سے آگے بڑھنے لگی تو وہ بھی اس کے ساتھ ہی چلنے لگا۔

"میڈیا اندر نہیں جانا چاہیے۔" دھیرے سے بولی۔ ساتھ مسلسل مسکرا رہی تھی۔

"آپ فکر ہی نا کریں۔ میڈیا اندر الاونہیں ہے۔"

"خاص مہمانوں کی لسٹ ہے نا تمہارے پاس؟"

"جی۔" اس نے فوراً اپنی جیب سے ایک کاغذ نکالا۔

"یوسف مرجان کا استقبال سب سے شاندار ہونا چاہیے۔ اور اس کے بعد ظفر ہلال اور ان کی فیملی۔"

"اوکے میڈم۔"

اور وہ آگے بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

تقریب شروع ہوئے گھنٹا گزر چکا تھا جب سعد کی گاڑی پارکنگ میں داخل ہوئی۔

وہ گاڑی پارک کر کے دعوت نامہ پکڑتے ہوئے گاڑی سے نکلا اور سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا سارا موڈ خراب ہو گیا۔

ایچ اپنی بائیک پر بیٹھا تھا۔ ہیلمینٹ ایک بغل میں دبائے اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

سعد نے زور سے اپنی گاڑی کا دروازہ بند کیا اور آگے بڑھ گیا۔

ایچ بھی بائیک سے اتر کر اس کے پیچھے بھاگا۔

سعد نے اینٹرس پر رک کر ایک گارڈ کو اپنا دعوت نامہ پکڑایا۔ ایچ نے بھی آگے ہو کر ساتھ ہی اپنا دعوت نامہ گارڈ کے ہاتھ میں زور سے دیا۔ گارڈ نے دونوں کو بغور دیکھا۔

پھر مسکرایا۔

"ویلکم سر۔" دونوں کو بولا اور اندر جانے کے لیے راستہ چھوڑ دیا۔

"مجھ سے دور رہنا۔" سعد نے رک کر ایچ کو تنبیہ کی۔

"تم خود میرے راستے میں شوق سے آئے ہو۔" ایچ نے معصومیت سے کندھے اچکائے۔

سعد سر جھٹکتا اندر بڑھ گیا۔ ایچ بھی اس کے پیچھے دھیرے سے چلنے لگا۔

اندر لوگوں کی ایک بڑی تعداد تھی۔ سعد پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اسے تلاش کرنے لگا۔

ایچ بھی اس کے پیچھے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے چل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

سعد رکا۔ گردن موڑ کر اسے دیکھا۔

ایچ مسکرایا۔

"تمہیں سمجھ نہیں آتی؟" سعد دانت کچکچاتے بولا۔

"نہیں۔" نرمی سے اسے بتایا۔

سعد نے سر سیدھا کیا تو وہ اسے دکھ گئی۔ایچ نے بھی اس کی نظروں کا پیچھا کیا۔

وہ دور اپنے خاندان کے لوگوں میں کھڑی تھی۔کالی ساڑھی میں ملبوس وہ سب سے منفرد دکھ رہی تھی۔اس کے ساتھ یوسف کھڑے تھے جن کا بازو زخرف نے تھام رکھا تھا۔یوسف اس سے بات نہیں کر رہے تھے۔وہ اپنے قریب کھڑے باقی لوگوں سے بات کر رہے تھے۔

زخرف اپنی بائیں جانب کھڑے کسی شخص سے مسکرا کر بات کر رہی تھی۔سعد اور ایچ کی نظر دھیرے سے اس شخص کی جانب پھسلی۔

بلیک سوٹ میں ملبوس ارسم۔وہ زخرف کی کسی بات پر ہنس رہا تھا۔

ایچ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔اس نے ان سے نظر ہٹا کر سعد کو دیکھا۔سعد اشتعال انگیز نظروں سے ارسم کو دیکھ رہا تھا۔

"چلو کہیں چل کر بیٹھتے ہیں۔" ایچ نے ایک ہاتھ سعد کے کندھے پر رکھتے اسے آگے کو دھکیلا۔

"مجھے لگا تھا کہ آج میں کلیور ہنس کو دیکھ پاوں گا لیکن مجھے افسوس ہوا کہ وہ یہاں موجود نہیں ہے۔" اب ان دونوں کے قریب کچھ نوجوان آکر کھڑے ہو گئے تھے۔انہی میں سے ایک نوجوان نے زخرف سے کہا۔

"وہ اس وقت ایسی جگہ ہے جہاں اسے زیادہ سے زیادہ لوگ دیکھ سکتے ہیں۔" وہ مسکرا کر بولی۔

"ویسے آپ کو کلیور ہنس پینٹنگ کا آئیڈیا کیسے آیا؟" ایک اور نوجوان نے دلچسپی سے پوچھا۔

زخرف نے ہنسی دبائے ارسم کو دیکھا۔

"ایک شخص نے کچھ سال پہلے اس کی کہانی سنائی تھی مجھے۔ لیکن مجھے اسے کریڈٹ دینا نہیں پسند۔" ہنسی دبائے بولی۔

ارسم سر جھٹک کر ہنس دیا۔

سعد ایک میز کے گرد کرسی پر بیٹھا تھا۔اس نے زور سے ایک مٹھی بھینچ رکھی تھی۔ نظریں ابھی بھی اس طرف تھیں۔

ایچ اس کے بلکل پیچھے کرسی رکھے بیٹھا تھا۔اس نے ہاتھ کا انگوٹھا فضا میں بلند کیا۔ اپنی ایک آنکھ دبائی۔ارسم اس کے انگوٹھے کے پیچھے چھپ گیا تھا۔اب اسے صرف زخرف دکھ رہی تھی۔

"اب ٹھیک ہے۔" وہ مسکراتے ہوئے خود سے بڑبڑایا۔

پھر وہ ہاتھ نیچے کر کے سعد کی جانب متوجہ ہوا۔اس نے میز سے ایک پلیٹ اٹھائی اور آگے ہو کر سعد کے چہرے کے آگے کر دی۔

www.novelsclubb.com

"اگر تم یونہی ان کو دیکھتے رہے تو ان کو تو کچھ نہیں ہو گا لیکن تم خود جل کر بھسم ہو جاو گے۔"

سعد نے ایک ہاتھ سے اس کی پلیٹ نیچے کی اور کھڑے ہو کر اس کی جانب جھکا۔

"اب اگر تم میرے پیچھے آئے نا تو میں تمہارا برا حشر کر دوں گا۔" اسے انگلی سے وارن کرتا چلا گیا۔

ایچ نے بے یقینی سے اسے جاتے دیکھا۔

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے کسی محبوبہ کی طرح تمہارے پیچھے گھومنے کا۔" وہ اونچی آواز میں بولا۔ سعد جا چکا تھا۔ "میں تو صرف زخرف کی وجہ سے آیا ہوں۔" اپنی کرسی کی بیک پر سر ٹکاتے وہ بڑبڑایا اور دور کھڑی زخرف کو دیکھنے لگا۔ "تاکہ تم اس کا دن برباد نا کر دو۔"

اسی لمحے زخرف کی اس پر نظر پڑ گئی۔ایچ نے فورا منہ سیدھا کر کے چھپایا۔لیکن اب فائدہ نہیں تھا۔اسے دیکھتے ہی زخرف نے اس کی جانب قدم بڑھائے۔

"ایچ تم نے تو کہا تھا کہ تم نہیں آو گے۔"وہ اس کے قریب پہنچ کر بولی۔

ایچ اپنی جیکٹ ٹھیک کرتے کھڑا ہوا۔

"مفت میں اچھا کھانا کھانے کا دل کر رہا تھا اس لیے آ گیا۔"

زخرف نے افسوس سے اسے دیکھا۔

"لیکن تم یہاں اکیلے کیوں کھڑے ہو۔تمہیں لوگوں میں مکس ہونا چاہیے۔"

"مجھے چھوڑو، تم کیا آج میلیفیسینٹ بنی ہوئی ہو۔"اس کی کالی ساڑھی پر تبصرہ کیا۔

زخرف نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"تمہیں اپنی جان پیاری نہیں ہے کیا؟"اس کی جانب جھکتی بولی۔

ایچ مسکرا دیا۔پھر چہرہ موڑ کر دور ارسم کو دیکھا۔

"لگتا ہے تمہارے فیملی فرینڈ کے زخم بھر گئے ہیں۔"

زخرف نے بھی چہرہ موڑ کر اسے دیکھا۔

"ہاں۔وہ کافی حد تک ریکور کر چکا ہے۔" وہ اسے دیکھ کر مسکرانے لگی تھی۔

ایچ نے زخرف کو دیکھا۔

"ایک بات پوچھوں تم سے؟"

"پوچھو۔"

"تمہیں وہ اچھا کیوں لگتا ہے؟"

www.novelsclubb.com

زخرف ارسم کو ہی دیکھتی رہی۔

"کیونکہ۔۔۔۔وہ اچھا ہے۔" ایچ بغور اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا، جو ارسم کے ذکر پر ایک مختلف طریقے سے ہی چمکنے لگتا تھا۔ "اور میرے خیال میں پسند کرنے

والوں کو کسی وجہ سے پسند نہیں کرنا چاہیے۔اگر کنڈیشنز بیچ میں آجائیں تو محبت کیسی؟"وہ بل آخر ایچ کی جانب مڑی۔

ایچ نے سنجیدگی سے اثبات میں سر ہلایا۔

"تم اسے بغیر کسی وجہ کے پسند کرتی ہو۔ہوں۔اس کا مطلب میں تمہارے بارے میں بلکل ٹھیک سوچتا تھا۔"

"کیا سوچتے تھے؟"زخرف نے دلچسپی سے پوچھا۔

"یہی کے تمہارا یہ حصہ خالی ہے۔"اس نے اپنے سر پر دستک دی۔

زخرف سنجیدگی سے اسے دیکھتی رہی پھر وہ مسکرائی۔قریب سے ہی ایک ویٹر جوس لیے گزر رہا تھا۔

"لگتا ہے جب سے تم آئے ہو تم نے کچھ کھایا پیا نہیں ہے، اسی لیے تم اتنا کڑوا بول رہے ہو۔" اس نے ویٹر کی ٹرے سے دو جوس کے گلاس لے کر میز پر رکھے اور ایک تیسرا ہاتھ میں پکڑ لیا۔

"دو جوس ہمارے لیے ہیں تو تیسرا کس لیے ہے؟" ایچ حیران ہوتے بولا۔

"اس لیے۔" زخرف نے مسکراتے ہوئے جوس اس کے منہ پر پھینک دیا۔

ایچ نے زور سے آنکھیں میچیں۔ انگلیوں سے دونوں آنکھیں صاف کر کے کھولیں تو وہ اسے دیکھے مسکرا رہی تھی۔ اس نے سر جھکا کر اپنی ٹی شرٹ کو دیکھا جس پر جوس بہہ گیا تھا۔

"میری نئی شرٹ تھی۔" وہ بمشکل خود کو کنٹرول کرتے بولا۔

"اوہ۔" زخرف نے شاک ہوتے سینے پر ہاتھ رکھا۔ "تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟" کہتے ہوئے اس نے دوسرا گلاس پکڑا اور وہ بھی اس کی شرٹ پر پھینک دیا۔

www.novelsclubb.com

ایچ نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

وہ مسکرا کر اسے دیکھتی تیسرے گلاس کی اوپر کی سطح پر انگلی پھیر رہی تھی۔

"سٹاپ اٹ۔" ایچ ہونٹ بھینچے بولا۔ "اتنے لوگوں کے سامنے اگر میں تمہارے منہ پر جوس پھینکوں گا اور تمہارا میک اپ جو تم نے پانچ گھنٹے لگا کر کیا ہے، وہ اتر گیا تو تمہاری کیا عزت رہ جائے گی؟"

زخرف مسکراتی رہی۔

"گڈ۔ یعنی تم چاہتے ہو تیسرا بھی میں تمہارے اوپر پھینکوں۔"

وہ گلاس اٹھانے لگی۔ اسی لمحے ایچ نے گلاس پر ہاتھ جماتے اس سے کھینچنے کی کوشش کی۔ گلاس سے تھوڑا سا جوس نکل کر باہر کو چھلکا۔ ایچ کا ہاتھ پھسل گیا۔ زخرف نے گلاس تھام کر بغیر اسے دیکھے اس کی جانب جوس پھینکا۔ ایچ پہلے ہی نیچے جھک گیا۔ جوس پیچھے سے آنے والے شخص پر گرا تھا۔

زخرف نے فوراایک ہاتھ منہ پر رکھا۔ایچ بھی فوراپیچھے مڑا۔

ان کے پیچھے سعد کھڑا تھا۔وہ بے یقینی سے سر جھکائے اپنی وائٹ ڈریس شرٹ کو دیکھ رہا تھا۔

"ایم جی۔۔۔۔سوری۔۔میں تم پر نہیں پھینکنا چاہتی تھی۔"وہ افسوس سے اس کی شرٹ دیکھتی بولی۔

سعد بغیر کچھ بولے وہاں سے چلا گیا۔

زخرف نے ایک نظر ایچ کو دیکھا اور وہ بھی فوراوہاں سے بھاگ گئی۔

وہ ہانپتی ہوئی ان کے قریب آئی۔وہ سب کھانے کے لیے ایک میز کے گرد بیٹھے تھے۔زخرف یوسف کے ساتھ والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

"کچھ ہوا ہے کیا؟"یوسف نے دھیرے سے پوچھا۔

زخرف نے گہرے سانس لیتے انہیں دیکھا اور مسکرائی۔

"نہیں۔کچھ نہیں ہوا۔"

اٹیچ ریسٹ روم کے دروازے میں کھڑا تھا۔سعد اندر ایک شیشے کے سامنے کھڑا ٹشو سے اپنی شرٹ صاف کر رہا تھا۔

"جلدی نہیں کر سکتے کیا تم؟ مجھے بھی اپنے کپڑے صاف کرنے ہیں۔" وہ قہر آلود نظروں سے سعد کو دیکھتے بولا۔

سعد نے اس کی جانب دیکھا۔

"میں نے کیا تمہیں روک رکھا ہے؟"

"جب تک تم باہر نہیں آ جاتے، میں اندر نہیں آوں گا۔"

سعد نے سر جھٹکا۔

"ٹھیک ہے۔شوق سے انتظار کرو۔"

سعد نے اچھا خاصا وقت لگا کر اپنی شرٹ صاف کی اور دروازے کی جانب بڑھا۔

"پیچھے ہٹو۔"

اچ اس کے راستے میں تھا۔

"اب تم بھی انتظار کرو۔جب میرا موڈ ہو گا تو ہٹ جاوں گا۔"اچ کندھے اچکا کر بولا۔

سعد آگے آیا اور ایک ہاتھ سے اسے پیچھے کو دھکا دیا۔

اچ نے سنبھلتے ہوئے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

سعد باہر نکلا اور آگے بڑھنے لگا۔اگلے ہی لمحے اچ اس کی جانب لپکا۔

"تمہاری اتنی ہمت۔۔۔۔مجھے دھکا کیسے دیا تم نے۔"اس نے دونوں ہاتھوں سے سعد کو دیوار کی جانب دھکا دیا۔

سعد سیدھا ہوتے اس کی جانب بڑھا اور اس کی جیکٹ سے اسے پکڑتے ہوئے زور سے ایک مکا اس کے جبڑے پر مارا۔اچ کے منہ سے خون نکلنے لگا۔اس نے اپنا

گریبان چھڑوایااور ایک مکا سعد کی ناک پر مارا۔اس کی بھی ناک سے خون بہنے لگا۔ پھر وہ دونوں رکے نہیں۔ایک دوسرے کو مارتے گئے۔

سلور ہیلز کی ٹک ٹک ریسٹ رومز کے فرش پر ابھری۔وہ ہاتھ میں ٹشو کا باکس پکڑے اس طرف آرہی تھی۔آگے کا منظر دیکھ کر ٹشو باکس زخرف کے ہاتھ سے پھسل کر نیچے جا گرا۔

وہ دنوں وحشیوں کی طرح لڑتے جارہے تھے۔زخرف ہواس باختہ سی دوڑتی ان کی جانب آئی۔

"ایچ۔۔ایم جی۔کیا ہو گیا ہے تم دونوں کو۔چھوڑو ایک دوسرے کو۔"وہ اونچی آواز میں چلائی۔

زخرف کو دیکھتے ہی سعد نے ایچ کو چھوڑا اور خود سے دور دھکیلا۔

زخرف نے سعد کی جانب دیکھا۔اس کے منہ اور ناک سے خون بہہ رہا تھا۔بال پوری طرح بکھرے تھے۔اس نے اپیچ کو دیکھا۔اس کا بھی ایک ہونٹ پھٹا تھا۔ایک آنکھ بھی نیلی تھی۔

"آخر تم دونوں کو ہوا کیا ہے؟"

سعد نے ایک انگلی اپیچ کی جانب اٹھائی۔

"تمہارا قتل۔۔۔میرے ہاتھوں ہو گا۔یاد رکھنا۔"اسے وارن کرتے ہوئے وہ تیزی سے وہاں سے نکل گیا۔

زخرف نے اپیچ کی جانب دیکھا۔وہ ایک ہاتھ سے اپنے ہونٹ کا خون صاف کر رہا تھا۔

"بتاو گے مجھے کہ کیوں لڑ رہے تھے تم دونوں؟"

اپیچ نے ہاتھ روک کر اسے دیکھا۔

"جا کر اسی سے پوچھ لو۔"

"کیوں؟" وہ ایک قدم اس کی جانب آئی۔ "ضرور تم نے ہی کچھ کیا ہے۔ ورنہ وہ تو ایک شریف انسان ہے۔"

اپیچ نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔ "بیوقوفوں کی ملکہ۔" وہ منہ میں بڑبڑایا۔

"بتاو کیوں جھگڑا کر رہے تھے؟" اب کے زیادہ سختی سے بولی۔

"تمہاری وجہ سے۔" اپیچ تلخ لہجے میں بولا۔ "تم۔۔۔ تم اگر پیدا نا ہوتی نا تو اس دنیا میں بہت امن ہوتا۔" کہہ کر وہ بھی تیزی سے وہاں سے چلا گیا۔ زخرف نے غصے بھرے افسوس سے اسے جاتے دیکھا۔

زخرف نے سعد کو فون ملایا اور باہر کی جانب بڑھ گئی۔

کچھ دیر بعد وہ پھر اسی میز پر بیٹھی تھی۔ سب باتیں کر رہے تھے لیکن وہ خاموش تھی۔

اس نے اپنے فون پر ایچ کی چیٹ کھولی اور میسج ٹائپ کرنے لگی۔

'تمہیں زیادہ چوٹیں تو نہیں آئیں؟'

بائیک پر بیٹھتے ہوِئے ایچ نے فون کھول کر اس کا میسج دیکھا۔

'جب مر جاوں گا تو میرا منہ دیکھنے کی اجازت نہیں ہو گی تمہیں۔' لکھ کر بھیج دیا۔

'بھاڑ میں جاو۔' زخرف کا میسج ابھرا۔

'فلحال مجھے ایسی کسی جگہ نہیں جانا جہاں تم موجود ہو۔' میسج بھیج کر اس نے فون بند کر دیا۔

www.novelsclubb.com

.....

گھڑی رات کے دو بجا رہی تھی۔ ہانا بیڈ کے قریب پڑی ٹوکری میں مزے سے سوئی تھی۔ وہ بھی بستر پر بازو پھیلائے بھاری سانسیں لیتی گہری نیند میں تھی۔ سائڈ ٹیبل

پر پڑے اس کے فون پر میسج کی بپ ہوئی اور پھر ہوتی گئی۔ایک کے بعد ایک میسج آتا گیا۔ مسلسل بپ ہونے پر اس کی آنکھ کھل گئی۔

اس نے آنکھیں بند رکھتے ہوئے ہی سائڈ ٹیبل پر ہاتھ مارا اور فون پکڑا۔اپنے قریب کر کے ایک آنکھ کھول کر دیکھا۔

سکرین پر کوئی غیر شناسہ نمبر تھا۔اس نمبر سے اس کے واٹس ایپ پر بے تحاشا وائس نوٹ بھیجے گئے تھے۔زخرف نے اکتا کر نوٹیفیکن کو کلک کیا۔وہ فون بند کر دیتی لیکن اس کی نظر ڈی پی پر پڑی۔

پولیس کے یونیفارم میں ملبوس آفیسر سفیان۔زخرف ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی۔

اس کا دل بری طرح دھڑکنے لگا تھا۔ہو سکتا تھا کہ یہ میسج حرا بھیج رہی ہو۔

زخرف نے چیٹ کو کلک کیا۔وہاں تقریبا نو وائس میسج تھے۔کچھ آدھے منٹ کے اور کچھ ایک منٹ کے۔

زخرف نے تھوک نگلا اور پہلا وائس چلایا۔

"ماما۔میرے ڈیڈ کی قاتل زخرف مرجان ہے نا؟"

ایک بچی کی معصوم سی آواز۔

"ہاں زینیا۔جن آدمیوں نے تمہارے باپ کو گولیاں ماری تھیں،انہوں نے زخرف مرجان کی وجہ سے ماری تھیں۔"

وہ کچھ اور بھی بول رہی تھی لیکن زخرف نے فون دور پھینک دیا۔وائس نوٹ ختم ہوا تو اگلا خود ہی چل پڑا۔

"کیا وہ بہت بری ہے؟ کیا وہ سب لوگوں کو ایسے ہی مارتی ہے؟"

"ہاں۔وہ ظالم ہے۔تم جانتی ہو تمہارے نانا کی ٹانگ پر بھی اسی کی وجہ سے گولی لگی تھی۔اور بھی تمہارے جیسی بہت سی لڑکیوں کے باپ اس لڑکی کی وجہ سے مر گئے۔"

زخرف نے آگے ہو کر فون ہاتھ میں جھپٹا اور اسے آف کر دیا۔

آوازوں کا سلسلہ ختم ہو گیا۔

اس نے فون کو سائڈ ٹیبل کے سب سے نیچے والے ڈرار میں رکھ دیا۔اس کا دل ابھی بھی بری طرح دھڑک رہا تھا۔

وہ دوبارہ لیٹی اور زور سے آنکھیں میچیں۔سونے کی کوشش کی لیکن نیند آنکھوں سے کوسوں دور ہو گئی تھی۔

"ماما۔میرے ڈیڈ کی قاتل زخرف مرجان ہے نا؟"

زخرف اٹھ کر بیٹھ گئی۔اس کے ذہن میں وائس بار بار چل رہی تھی۔اس نے کانوں پر ہاتھ رکھا لیکن کوئی فائدہ نا ہوا۔وہ آواز باہر سے نہیں، کہیں اندر سے آ رہی تھی۔اس کا دماغ اس وائس کو بار بار چلا رہا تھا۔

زخرف اٹھی اور واش روم کی لائٹ جلا کر اندر آ گئی۔ واش بیسن کے سامنے کھڑے ہوئے اس کے ذہن میں وہی ریسٹ روم کا منظر گھومنے لگا۔ اس نے اپنی گردن پر موجود اس ہلکے سے نشان پر ہاتھ پھیرا۔

"میری بیٹی کی زندگی کی سب سے بڑی ولن تم ہو۔"

زخرف نے خود کو شیشے میں دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔ وہ کسی کی زندگی کی ولن نہیں تھی۔ وہ کیسے کسی کی زندگی کی ولن ہو سکتی تھی؟ اس نے آج تک کسی کے ساتھ برا نہیں کیا تھا۔ ہاں ٹھیک ہے، انسان ہونے کے ناطے اس میں بہت برائیاں ہوں گی، لیکن پھر بھی وہ کسی کے بارے میں برا نہیں سوچتی تھی۔ پھر حرا اس کے ساتھ یہ سب کیوں کر رہی تھی۔

جب اس کے ذہن کی آوازیں بند نا ہوئیں تو وہ کمرے سے باہر آ گئی۔ لاونج میں آ کر اس نے اونچی آواز میں ٹی وی لگا لیا۔ شاید ٹی وی کی آواز اس کے ذہن میں پیدا ہونے والی آوازوں کو دبا دے؟

گھر کی پچھلی طرف جہاں سے ملازموں کے کواٹروں کا راستہ تھا کوئی دھیرے سے اندر بڑھ رہا تھا۔

زخرف کو قدموں کی آواز سنی تو وہ چوکنی ہوئی۔اس نے چہرہ موڑ کر دیکھا تو کوئی ہیولہ سا اس راستے اندر آ رہا تھا۔

اس وقت کونسا ملازم اندر آئے گا؟

اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر میز کے اوپر سے شیشے کا واز پکڑ لیا۔اپنا سر نیچے کر لیا تاکہ وہ دکھے نا۔

"یہ آدھی رات کو ٹی وی کس نے چلایا ہے؟"بوا اونچی آواز میں بولتی اس طرف آ رہی تھی۔

زخرف نے سکھ کا سانس لے کر واز کو چھوڑا اور سر اوپر کیا۔

"زخرف تم اس وقت جاگ رہی ہو؟"وہ حیرانگی سے اسے دیکھتے بولیں۔

"نیند نہیں آرہی تھی۔"اس نے آگے ہو کر واز میز پر واپس رکھا پھر بوا کی جانب مڑی۔"تم اس وقت کیوں جاگ رہی ہو؟"

"بھئی میں تو روز اس وقت آکر دہی فریج میں رکھتی ہوں۔زرا اچھے سے سخت ہو جاتا ہے۔"کہتے ہوئے وہ کچن کی طرف بڑھ گئیں۔"تم بھی جا کر سو جاو۔آدھی رات تک جاگنا اچھی بات نہیں ہے۔"وہ بڑبڑاتی کچن میں غائب ہو گئیں۔

بوا واپس باہر آئیں تو وہ وہیں تھی۔پھر سے اس کو سمجھا کر کہ وہ سو جائے،وہ واپس چلی گئیں۔

زخرف وہاں سے نہیں اٹھی۔وہ وہیں صوفے پر لیٹ گئی،نظریں ٹی وی کی سکرین پر تھیں۔

یونہی صوفے پر لیٹے کب اس کی آنکھ لگ گئی،اسے اندازہ نا ہوا۔

یہ فجر سے کچھ گھڑیوں پہلے کا وقت تھا جب یوسف کے کمرے کا دروازہ کھلا۔ٹی وی کی آواز سن کر وہ باہر آئے تھے۔

لاونج میں آکر انہوں نے حیرت سے صوفے پر اسے لیٹے دیکھا۔وہ الٹی لیٹی سوئی تھی۔ایک ہاتھ نیچے گرا زمین کو چھو رہا تھا۔یوسف آگے آئے اور ریموٹ پکڑ کر ٹی وی بند کیا۔

"زخرف۔۔۔۔زخرف۔۔۔"اس کا کندھا پکڑ کر ہلایا۔

زخرف نے سر اٹھایا اور آنکھیں مسلتے ان کو دیکھا۔

"ہوں؟"وہ ابھی بھی نیند میں تھی۔

"یہاں کیوں سوئی ہو تم؟"

"یہاں۔"زخرف نے کہتے ہوئے صوفے کو دیکھا۔پھر وہ اٹھ کر بیٹھی۔

اس نے گردن بائیں طرف پھینک کر زور سے سانس لی تو اس کے بال اڑے۔

"کیونکہ وہ مجھے تنگ کر رہی تھی۔"اس کا چہرہ رونے والا ہو گیا۔

"کون؟"

زخرف نے آنکھیں کھول کر یوسف کو دیکھا۔وہ واقعی نیند میں بول رہی تھی۔

"اسے لگتا ہے کہ میں چڑیل ہوں۔"وہ اپنے سینے پر دستک دیتی بولی۔پھر وہ ہاتھوں کے بل یوسف کے قریب ہوئی۔

"اب اگر وہ دوبارہ میرے پاس آئی نا تو سچ میں اسے بتاوں گی کہ چڑیل کیا ہوتی ہے۔"وہ اٹھ کر اپنی چپل پہننے لگی۔یوسف حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔"نکل جاوں گی میں اس کو۔"بولتی ہوئی وہ اپنے کمرے کی جانب چلی گئی۔

یوسف نے افسوس سے اسے جاتے دیکھا اور خود بھی اپنے کمرے میں چلے گئے۔

.....

اس کا دفتر خاموش سا پڑا تھا۔ سر براہی کرسی پر بیٹھی وہ اپنے لیپ ٹاپ پر جھکی تھی۔ اپنے ارد گرد سے بے نیاز وہ سکرین پر بکھری سطریں پڑھ رہی تھی۔

یہ ان دنوں کے چھپے آرٹیکلز تھے جب وہ دنیا کے لیے لاپتہ تھی۔ جو آرٹیکل وہ پڑھ رہی تھی اس کے مطابق چار پولیس والے اس کیس میں ہلاک ہوئے تھے۔

زخرف نے تھوک نگلا۔ کیا واقعی وہ اس سب کی ذمے دار تھی؟

اس نے زور سے سر جھٹکا۔ ایسا نہیں تھا۔ اس سب میں اس کا کوئی قصور نہیں تھا۔ اگر کوئی قصوروار تھا تو اس کا نام واصف آغا تھا اور اس کے بعد اس کا بیٹا سعد آغا۔

اس نے اپنا فون پکڑ کر اس نمبر کو دیکھا جس سے کل رات وائس میسج آئے تھے۔

فون رکھ کر اس نے سر دونوں ہاتھوں میں دے دیا۔ ہر جانب سے وہ مسئلوں میں پھنسی تھی۔ اس نے فون اٹھا کر اپیچ کا نمبر ملایا۔

تین گھنٹیوں کے بعد اس کا سویا ہوا ہیلو گونجا۔

"ایچ۔مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔"

"میرا فلحال اگلے پانچ سال تم سے کوئی بھی بات کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔"

"ایچ، یہ بہت ضروری ہے۔ایک نئی مصیبت آگئی ہے۔"وہ زور دیتے بولی۔

ایچ نے ایک گہری سانس لی۔

"آج تک اس دنیا میں اتنی بڑی مصیبت نہیں آئی ہو گی جتنی بڑی مصیبت تمہارے ماں باپ نے پیدا کی ہے۔تمہارے پیرنٹس کو اس چیز پر ایوارڈ ملنا چاہیے۔"

زخرف نے فون خود سے دور کر کے بمشکل اپنا غصہ کنٹرول کیا۔اسے ابھی لڑنا نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایچ تم مجھ سے اور میری شہرت سے کسی اور وقت بھی جیلس ہو سکتے ہو۔فلحال میری بات سنو گے؟"

"جیلس اور وہ بھی تم سے؟ میرا دماغ بلکل ٹھیک ہے۔ مجھے ایک ٹربل میکر سے جیلس ہونے کا کوئی شوق نہیں ہے۔"

"ایچ۔" وہ ایک دم سپیکر میں چیخی۔ "تمہارے لیے ہر چیز مذاق ہے کیا؟"

دوسری جانب خاموشی چھا گئی۔

"اب اگر تم نے ذرا سی بھی مزید بکواس کی نا تو پھر دیکھنا۔ چپ کر کے میری بات سنو۔"

"تمہارا ملازم نہیں۔۔۔۔"

"شٹ اپ۔" وہ پھر سے غصے سے بولی۔

کچھ دیر وہ دونوں خاموش رہے۔

"اوکے۔ میں تمہاری کوئی بات نہیں سن رہا۔" اس نے کہہ کر کسی چیز سے ٹھک کی آواز کی۔

www.novelsclubb.com

یوں جیسے کال کاٹنے کا عندیہ دے رہا ہو۔زخرف نے فون کان سے ہٹا کر دیکھا۔ کال ابھی بھی چل رہی تھی۔اس نے سر جھٹکا اور فون کان سے لگا کر اسے حرا والا سارا معاملہ بتانے لگی۔دوسری جانب بلکل خاموشی تھی لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ سن رہا ہے۔

"اب بتاؤ کہ میں اس حرا کا کیا کروں؟ تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ اچانک سے یہ سب کیوں کرنے لگی ہے؟"دوسری جانب خاموشی رہی۔

"اپچ؟"

"ہاں۔۔بولو۔وہ میں سو گیا تھا۔کیا کہہ رہی تھی تم؟"

"ڈرامے نہیں کرو اپچ۔"

"میں سچ میں سو گیا تھا۔"

"اوکے ٹھیک ہے۔تم میری مدد نا کرو۔اب یہ ٹربل میکر خود سب کرلے گی۔ میں۔۔۔میں اس کے گھر جاوں گی۔جا کر میں اسے دھمکی دوں گی۔اسے کہوں گی کہ اگر تم اپنی حرکتوں سے باز نا آئی تو میں تمہارے ساتھ فلاں فلاں کر دوں گی۔ پھر جیسے اکثر مشہور لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے کہ چھپ کر ان کی ویڈیو بنالی جاتی ہے میری بھی ویڈیو بن جائے گی۔سارے میڈیا میں میرا تماشا بن جائے گا۔پھر بہت اچھا لگے گا نا تمہیں؟"رک کر اس نے سانس لی۔

"اب اتنی بھی مشہور نہیں ہو تم۔"ایچ ہونہہ کرتے بولا۔

زخرف نے بڑبڑاتے ہوئے فون بند کر دیا۔اس نے فون میز پر رکھا اور اپنا لیپ ٹاپ کھولا۔

"صرف چند منٹ تک اپنی لائن پر آجائے گا یہ۔"وہ دھیرے سے بولی۔

اب تک وہ اسے بہت اچھے سے جان گئی تھی۔وہ کسی مصیبت میں ہو اور ایچ کہیں دور سو تا رہ جائے؟ناممکن۔

ابھی بیس منٹ مشکل سے گزرے تھے کہ اس کے فون کی بتی جگی۔ایک میسج کا نوٹیفیکشن ابھرا۔

زخرف نے مسکرا کر میسج کھولا۔

'میں نے حرا کا فون ہیک کیا ہے۔وہ آج دوپہر لنچ پر کسی سے ملاقات کرنے والی ہے۔'

'تو؟سب نارمل انسان لنچ کرتے ہیں۔'

'نہیں۔وہ کسی انسان کے ساتھ پچھلے دو دن سے اس لنچ کو لے کر پلان کر رہی ہے۔اور اگلی بات اس سے بھی زیادہ حیران کن ہے۔'

'وہ کیا؟'

'وہ لوگ جس جگہ لنچ کرنے والے ہیں وہ کوئی معمولی جگہ نہیں ہے۔وہ ایک لگژری ہوٹل ہے۔اور انہوں نے ایک پرائیوٹ سیٹ اپ بک کروایا ہے۔'

'ہو سکتا ہے اپچ وہ پھر سے شادی کر رہی ہو۔اور وہ آدمی بہت امیر ہو۔'

'مجھے ایسا نہیں لگتا۔ان کی گفتگو ایسی ویسی نہیں ہے۔'

'اچھا۔تم مجھے اس چیٹ کا سکرین شاٹ سینڈ کرو۔'

'کس خوشی میں؟میں کسی کی پرائیوسی ایسے بریچ نہیں کر سکتا۔'

'واو،خود جو مرضی پڑھ لو۔'

'تو تمہارے لیے کر رہا ہوں۔نا کروں؟'

'اچھا سوری۔آگے کا پلان کیا ہے؟'

www.novelsclubb.com

'میں آج اس جگہ جاوں گا اور یہ پتا لگانے کی کوشش کروں گا کہ وہ کس سے ملتی ہے۔'

'میں بھی چلوں؟'

'تمہیں ہر الٹے کام میں ٹانگ اڑانے کی کوئی بیماری ہے کیا؟'

'ہاں۔اور اس بیماری کا کوئی علاج نہیں ہے۔'

دوپہر کا ایک بج رہا تھا جب زخرف مرجان کی گاڑیوں کا قافلہ اس شاہانہ ہوٹل کے سامنے رکا۔ہوٹل کا مینیجر اسے خود ریسیو کرنے آیا تھا۔

اس نے اپنی پینسل ہیل باہر رکھی اور باہر آئی۔وہ اس وقت سکن کلر کے سوٹ میں ملبوس تھی۔بالوں کا جوڑا بنا رکھا تھا۔کوٹ کندھوں پر ڈال رکھا تھا۔اپنے گوگلز درست کرتی وہ آگے بڑھی۔

اس نے ہوٹل کی گرینڈ لابی میں قدم رکھا تو وہاں دکھنے والی ہر شے لگژری میں لپٹی نظر آتی تھی۔اس کی ہیلز کے نیچے سنگ مرمر کا فرش اتنا چمک دار تھا کہ شفاف عکس دکھتا تھا۔اونچی سیلینگ سے خوبصورت چینڈلرز لٹک رہے تھے۔مینیجر نے اسے ایک پرائیوٹ روم تک گائیڈ کیا۔کمرے میں سوفٹ سی لائٹنگ تھی اور کوزی سا ماحول تھا۔پورے کمرے میں لاوینڈر کی خوشبو پھیلی تھی۔ایک چھوٹے میز کے

گرد دو کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ لکڑی کے میز پر کراکری لنن بچھی تھی۔ وہ کمرہ چھوٹا تھا لیکن بے حد خوبصورت تھا۔

وہ گوگلز اتارتے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھ گئی۔ مسکرا کر مینیجر کو دیکھا۔

"میرے گیسٹ کو یہاں تک آنے میں کوئی پریشانی نا ہو۔"

"آپ فکر مت کریں میڈم۔" مینیجر اسے یقین دلاتا باہر چلا گیا۔

اپچ جیبوں میں ہاتھ ڈالے ادھر ادھر دیکھتا اندر داخل ہوا۔ اس نے دو سٹاف کی لڑکیوں کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔ وہ دونوں اس کی جانب بڑھیں۔

"یہ آج کل ہر طرف لڑکیاں کیوں میرے پیچھے پڑی ہیں۔" وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔

"آپ حمزہ ولایت ہیں؟" ایک لڑکی نے پوچھا تو اپچ کے قدم رکے۔ اس نے حیران ہو کر اسے دیکھا۔

پھر دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا۔

وہ لڑکی تیزی سے اس کے قریب آئی۔

"ویلکم سر۔دس وے۔"وہ اسے آگے گائیڈ کرنے لگی۔

ایچ حیران سا ہوتا اس کے پیچھے چل پڑا۔

"سنو۔"آدھے راستے میں رکا۔"تم۔۔۔۔تم مجھے لے کر کہاں جا رہی ہو؟"

وہ لڑکی مسکرائی۔

"جہاں آپ کی بکنگ ہے سر۔"وہ پھر سے آگے کو چل پڑی۔

www.novelsclubb.com

"میری بکنگ۔"ایچ اپنے سینے پر انگلی سے دستک دے کر دھیرے سے بولا۔

اس لڑکی نے پرائیوٹ روم کا دروازہ کھولا اور ایچ کے لیے راستہ چھوڑا۔سامنے بیٹھی زخرف ایچ کو دیکھ کر مسکرائی۔

اس نے سر جھٹکا اور اندر آ گیا۔اس لڑکی نے فوراً آگے ہو کر اپچ کے لیے کرسی کھینچی۔

اپچ بیٹھ گیا تو وہ چلی گئی۔

زخرف مسکراتے ہوئے آگے کو جھکی۔

"کہیں میرے ساتھ ہوتے ہوئے تم انسیکیور تو فیل نہیں کرتے؟" کوٹ ابھی بھی اس کے کندھوں پر تھا۔

اپچ بھی مسکراتے ہوئے اس کی جانب جھکا۔

"اگر تمہاری اجازت ہو تو تمہارا تھوڑا سا قتل کر دوں؟"

زخرف نے ہنستے ہوئے سر جھٹکا۔

اپچ نے میز سے مینیو کی موٹی کتاب اٹھائی اور صفحے الٹانے لگا۔

"اب اگر تمہیں اپنی امیری جھاڑنے کا اتنا ہی شوق ہے تو تم اچھا سا لنچ کروا دو مجھے۔"

کچھ دیر بعد ان کے سامنے ایک ویٹرس کھڑی تھی۔

"یہ بتاو کہ اس ہوٹل میں تم لوگ سب سے مہنگا کیا بناتے ہو؟" اتیچ نے ویٹرس سے پوچھا۔

زخرف نے تھوک نگلا۔

"ہماری سپیشل گولڈ پلیٹڈ سوشی سر۔" ویٹرس کہتی آگے آئی اور مینیو سے ایک مخصوص صفحہ نکال کر اس کے سامنے کیا۔

"واو، بلکل پرفیکٹ ہے یہ۔" وہ پرائس دیکھتے ہوئے مسکرایا۔

زخرف نے اس سے مینیو لے کر دیکھا۔

"بیس ہزار کی صرف سوشی؟"اس نے بے یقینی سے اچ کو دیکھا۔پھر ویٹرس کو دیکھااور فوراز بردستی مسکرائی۔

"کوئی ایشو نہیں ہے۔"ضبط سے مینیو واپس رکھ دیا۔

"میڈم،آپ کیالیں گی؟"ویٹرس زخرف کی جانب گھومی۔

"میڈم کے لیے ایک گلاس اچھاسا پانی لے آنا۔"اس نے ویٹرس سے کہااور زخرف کی طرف جھکا۔

"مجھے بیس ہزار کی سوشی کھاتے دیکھ کر ہضم کرنے میں مدد ملے گی۔"ایک آنکھ دبائی۔

"سیز رسیلڈ ٹھیک رہے گا۔"اس نے ہونٹ بھینچے ویٹرس سے کہاتووہ چلی گئی۔

وہ آنکھیں پھاڑ کر اچ کو سوشی کھاتے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اپنے سلاد پر دھیان دو۔ کہیں باسی نا ہو جائے۔" وہ سوشی کا پورا رول منہ میں ڈالتا بولا۔

"پلان کیا ہے؟" اس نے چیز اور انڈے کی زردی کو کانٹے میں پھنساتے پوچھا۔

"اب چونکہ تم یہاں ہو تو میرے پاس ایک اچھا آئیڈیا ہے۔ ہم کسی سٹاف کی لڑکی کو پیسے دے کر اس سے سٹاف کے کپڑے لیں گے۔ وہی کپڑے پہن کر ہم ان دونوں کو تلاش کریں گے۔ اور ہاں اگر تم اس لڑکی کو زیادہ پیسے دو تو وہ ہمیں یہ بھی بتا دے گی کہ وہ کہاں بیٹھے ہیں۔"

"لڑکی ہی کیوں؟" وہ کانٹا منہ میں رکھتے بولی۔

"کیونکہ وہ بعد میں منہ نہیں کھولے گی۔ لڑکی کو بلیک میل کرنا آسان ہوتا ہے۔" ایچ نے کندھے اچکائے۔

"اور ہم کس سٹاف کی لڑکی سے یہ مدد لیں گے؟"

وہ کھانا کھا چکے تھے۔وہی ویٹرس ایچ کے پاس کھڑی تھی اور ایچ اسے دھیمی سی آواز میں کچھ کہہ رہا تھا۔ویٹرس نے ہلکا سا چہرہ موڑ کر زخرف کو دیکھا۔زخرف نے شرمندگی کے مارے چہرہ پھیر لیا۔

ایچ سوپیر کے کپڑوں میں ملبوس تھا اور سر پر اپنی ہیٹ درست کر رہا تھا۔زخرف اپنی کیپ درست کرتی واش روم سے باہر آئی۔

"ان کپڑوں سے سمیل آ رہی ہے ایچ۔" وہ اپنی ٹی شرٹ کو چھوتی بولی۔

"نخرے کرنے کا وقت نہیں ہے یہ۔" اس نے ایک ماسک زخرف کی جانب بڑھایا۔

www.novelsclubb.com

وہ دروازہ کھول کر سر جھکائے اس روم سے باہر نکلا۔زخرف بھی مکمل سر جھکائے باہر آئی۔فرید ایک طرف کھڑا تھا اور وہ ویٹرس اسے کسی بات میں الجھائے ہوئے تھی۔

وہ تیزی سے ایچ کے پیچھے چل پڑی۔

"ایچ۔۔۔کیمراز؟"اس نے ایچ کے قریب ہو کر سرگوشی کی۔

"بندوبست کر چکا ہوں میں۔"

وہ آگے بڑھے اور ایچ نے لفٹ کا بٹن دبایا۔

وہ دونوں لفٹ میں داخل ہوئے تو ایک ویٹر بھی ہاتھ میں کھانے کی ٹرے پکڑے ان کے ساتھ داخل ہو گیا۔

"فورتھ فلور۔"نیپکن سے اپنا ماتھا صاف کرتے اس نے ایچ کو بتایا۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں خاموشی سے کھڑے تھے۔زخرف نے چہرہ جھکا رکھا تھا۔

"تمہارا اس وقت کیا کام ہے؟"وہ ایچ کو بغور دیکھتے بولا۔

"وہ۔۔۔مینیجر نے ملنے کے لیے بلایا ہے۔"

ویٹر نے سر ہلا دیا۔پھر اس نے بغور زخرف کو دیکھا۔

وہ ہلکا سا ایچ کی جانب جھکا۔

"یہ انہوں نے عورتوں کو کب سے سوپر رکھنا شروع کر دیا؟ میں نے پہلے تو کبھی نہیں دیکھی کوئی عورت۔"

ایچ آگے سے مسکرایا۔

"اب عورتوں کو بھی رکھ رہے ہیں یہ۔" ایک ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا۔ "تم بھی اپنی بیوی سے کہو کہ وقت پر اپلائی کر لے۔"

زخرف ماسک کے نیچے سے مسکرائی۔

ویٹر نے زور سے ایچ کا ہاتھ جھٹکا۔

"ارے ہٹو۔ میری بیوی ایک سوپر کی جاب کیوں کرے گی؟ اور تمہارا سینئیر ہوں میں تمیز سے بات کرو۔" اس نے انگلی سے ایچ کو وارن کیا۔

لفٹ کے دروازے کھل گئے تو وہ باہر نکل گیا۔ دروازے پھر سے بند ہو گئے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زخرف نے فوراً ماسک اتارا۔

"مجھے یہ سوپر کے کپڑے پہن کر بہت برا فیل ہو رہا ہے۔" وہ منہ بنائے بولی۔

ایچ نے اسے سر سے پیر تک دیکھا۔

"ہونہہ، ایسے اداکاری مت کرو جیسے تم ہمیشہ مہارانیوں کی طرح رہی ہو۔"

لفٹ کے دروازے کھل گئے تو وہ سیدھے ہوئے۔ زخرف نے ماسک پہنا اور وہ دونوں اکٹھے باہر آئے۔

"اس طرف۔" ایچ نے بائیں جانب اشارہ کیا تو وہ اس جانب چل پڑے۔

ایک کمرے کے باہر ایک لڑکا ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔ ایچ فوراً واپس مڑا تو زخرف بھی مڑی۔ وہ دونوں پھر سے واپس چل پڑے۔

"کیا ہوا؟"

www.novelsclubb.com

"یہی وہ کمرہ ہے جہاں ہم نے جانا ہے۔" ایچ نے ایک گہری سانس لی اور پھر سے مڑا۔

اس لڑکے نے سر اٹھا کر ان دونوں کو دیکھا۔ ایچ اس لڑکے قریب رکا۔ چہرہ اس کی جانب نہیں بلکہ سامنے تھا۔ اس نے دھیرے سے چہرہ اس کی جانب موڑا۔

"گڈ آفٹر نون سر۔" کہتے ہی اس نے زور سے ایک مکا اس کے پیٹ میں مارا۔ وہ درد سے کراہتا جھکا جب ایچ نے ایک رومال نکال کر اس کے منہ پر رکھ دیا۔ جلد ہی وہ گر گیا۔

زخرف آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔

ایچ اسے کھینچتے پاس ہی ریسٹ روم میں لے گیا اور ایک واش روم میں بند کر دیا۔ پھر کپڑے جھاڑتا باہر آیا۔

"ایچ؟"

"جلدی کرو۔" وہ آگے ہوا اور اس کمرے کا دروازہ ہلکا سا کھولا۔

اندر کمرہ دو سیکشنز میں تھا۔ ادھر والا حصہ خالی پڑا تھا۔ دوسرے میں کوئی بھی بیٹھا نا دکھتا تھا۔ دھیما سا میوزک تھا جو اندر چل رہا تھا۔

وہ دبے پاوں اندر آیا تو زخرف بھی اس کے پیچھے آ گئی۔ ان دو حصوں کو ایک سفید دیوار سے الگ کیا گیا تھا۔ وہ اس والے کمرے میں داخل ہوئے تھے۔ ادھر پیچھے ایک خالی سی جگہ تھی جہاں ایک ٹریش کین پڑا تھا۔

ایچ اس دیوار کے قریب آیا اور سر نکال کر اس جانب دیکھا۔ سامنے والی کرسی پر حرا بیٹھی تھی۔ وہ ٹشو پکڑے اپنے آنسو صاف کر رہی تھی۔ اس کے سامنے بیٹھے شخص کی ہلکی سی جھلک دکھتی تھی۔ ایچ نے اپنے فون پر ویڈیو آن کی اور کیمرے کا فوکس ان پر کر دیا۔

اس آدمی کا چہرہ حرا کی جانب تھا۔ البتہ کبھی کبھی اس کا نیم رخ دکھ جاتا تھا۔ پھر اسے اس کا چہرہ دکھ گیا۔ حیرت سے اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"مجھے بھی دیکھنے دو۔" زخرف بے تابی سے بولی۔

اتیچ اس کی جانب مڑا۔اس کے چہرے پر واضح حیرانی تھی۔

"ہارون عبید۔" اس نے زخرف کے قریب ہو کر سرگوشی کی۔

"کیا؟" شاک کی حالت میں بولی۔"وہ اس گھٹیا انسان کے کہنے پر مجھے پریشان کر رہی ہے؟" زخرف نے مٹھیاں بھینچیں۔

"شش۔" اتیچ نے اسے چپ کروایا اور سر نکال کر پھر سے دیکھنے لگا۔

حرا کھڑی ہو گئی تھی۔ہارون بھی کھڑا اسے کچھ کہہ رہا تھا۔پھر وہ آگے بڑھا اور حرا کو دروازے تک چھوڑا۔وہ باہر نہیں گیا بلکہ اس کے جانے کے بعد واپس وہاں آکر بیٹھ گیا۔

"یہ گیا کیوں نہیں؟" اتیچ دھیرے سے بڑبڑایا۔

"اتیچ۔" وہ جو دیکھ نہیں پا رہی تھی بے تابی سے بولی۔

ایچ نے مڑ کر اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ اسے منہ بند رکھنے کا کہا۔

کچھ لمحے گزرے اور ایک لڑکی اس کمرے میں داخل ہوئی۔اس کی عمر بیس بائیس سال لگتی تھی۔ہارون مسکراتا اٹھا اور اس کی جانب بڑھا۔اس کا ہاتھ تھام کر اسے میز تک لایا اور اس کے لیے کرسی کھینچی۔ایچ حیرت سے دیکھ رہا تھا۔وہ دونوں مسکراتے باتیں کرنے لگے۔ہارون نے بیٹھے ہوئے بھی اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ایچ سیدھا ہوا اور زخرف کو دیکھا۔

"یہ تو بہت کمینا انسان ہے۔"سرگوشی کی۔

"کیا ہوا؟"

"حرا چلی گئی ہے۔اور اب کوئی اور لڑکی آئی ہے۔ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے بیٹھے ہیں۔"

"ہو سکتا ہے وہ اس کی بیوی ہو۔"زخرف سوچتے بولی۔

www.novelsclubb.com

"وہ چھوٹی بچی ہے۔کم از کم ہارون سے آدھی عمر کی ہو گی۔" وہ بولا اور پھر سے سر باہر نکالا۔

ایچ اپنے فون پر پھر سے ویڈیو بنانے لگا۔

"ایچ، مجھے بھی تو دیکھنے دو۔۔۔۔ایچ۔"

لیکن وہ نہیں ہٹا۔وہ فوکس کر کے ویڈیو بنا رہا تھا۔

"ایچ۔" اس دفعہ وہ روانی میں اونچا بول گئی۔اس نے فورا منہ پر ہاتھ رکھے۔

ایچ نے افسوس سے ہاتھ سر پر مارا۔وہ اس دیوار سے پیچھے ہٹا اور زخرف کو دیکھا۔

"کون۔۔۔کون ہے؟" دوسری جانب سے ہارون کی آواز آئی تھی۔

وہ بھاگ بھی نہیں سکتے تھے کیونکہ وہ مڑ چکا ہو گا اور اگر وہ بھاگیں گے تو با آسانی پکڑے جائیں گے۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے، سانس روکے۔

کچھ کرو۔۔۔زخرف نے اسے آنکھوں سے اشارہ کیا۔

"میں پوچھ رہا ہوں کون ہے؟"

ایک کرسی گھسیٹنے کی آواز آئی۔یقیناوہ اپنی کرسی سے اٹھ گیا تھا۔

اچ نے ایک ہاتھ اپنی گردن پر پھیرا۔۔۔کہ اب تو گئے۔

زخرف کا دماغ ماوف ہونے لگا تھا۔اگر وہ پکڑے گئے اور یوسف کو اس کی حرکت کا پتہ لگ گیا تو؟نہیں نہیں نہیں۔اس نے اپنے بال نوچنے کی کوشش کی لیکن سر پر کیپ تھی۔

"ہو سکتا ہے کوئی بلی وغیرہ ہو۔"اس لڑکی کی آواز آئی۔

"مجھے دیکھنے دو۔"ہارون اس طرف بڑھا۔

وہ اس سفید دیوار کے قریب آیا اور دوسری جانب دیکھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"حیران ہوتا بولا۔

اینچ نے سر اٹھایا۔اس کے ہاتھوں میں ایک بلیک کلر کا پلاسٹک بیگ تھا۔سامنے ٹریش کین تھا۔اس نے وہ بیگ ٹریش کین میں پھینکا۔

"سر میں یہ ٹریش کین لینے آیا تھا۔"ادب سے بولا۔

ہارون نے ناگواریت سے اسے دیکھا۔

"یہ ایک پرائیوٹ روم ہے۔کیا تم لوگوں کو ایسے ہی اجازت ہے کہ صفائی کے لیے کسی کی بھی پرائیوسی خراب کردو؟"وہ غصے سے بولا تھا۔

"سوری سر۔مجھے کوئی آواز نہیں آئی تھی تو مجھے لگا یہاں کوئی نہیں ہے۔"اس نے سر جھکالیا۔

www.novelsclubb.com

"ہارون جو بھی ہے جانے دو۔"پیچھے سے اس لڑکی کی آواز آئی۔

"جاو۔اور دوبارہ ایسی حرکت ہوئی تو تمہاری نوکری خطرے میں آجائے گی۔"

ایچ نے فوراسے ٹریش کین بند کیا۔ایک نظراس نے پیچھے اس خالی جگہ ڈالی اور وہ ٹریش کین گھسیٹتے باہر چلا گیا۔

وہ باہر نکلااور یونہی سر جھکائے چلتا گیا۔سامنے سے ایک سٹاف کا آدمی آرہا تھا۔ایچ نے سپیڈ بڑھادی۔

"رکو۔"اس آدمی کے کہنے پراسے رکناپڑا۔

"یہ وقت ہے اس کام کا؟ صبح سب کین خالی نہیں کیے تھے کیا؟"اسے جھاڑتے بولا۔

"سر وہ۔۔۔۔یہ والارہ گیا تھا۔"وہ پست آواز سے بولا۔

"بہت ہی ناکارہ لوگ ہو تم۔"اس آدمی نے سر جھٹکااور اس کے قریب آیا۔

"مینیجر کی نظروں میں آئے بغیر لے کر جاناورنہ تمہاری وجہ سے پورے سٹاف کی شامت آجائے گی۔"

ایچ نے فوراً اثبات میں سر ہلایا۔وہ آگے بڑھا اور دائیں جانب جو کاریڈور تھا اس طرف مڑ گیا۔

"رکو۔"وہ پھر سے رکا۔

وہی آدمی دوڑتا آیا تھا۔

"نئے ہو تم؟ عقل نام کی چیز نہیں ہے تم میں؟ایک تو تم دوپہر کے وقت یہ ٹریش کین لے کر گھوم رہے ہو اور دوسرا گیسٹس والا راستہ استعمال کر رہے ہو؟"اب کی بار وہ زیادہ غصے سے بولا تھا۔

"سوری سر۔میں تھوڑا کنفیوز ہو گیا تھا۔"اس نے تھوک نگلا۔

"جاو اس طرف سے۔"اس نے بائیں جانب اشارہ کیا۔

ایچ فوراً سے ٹریش کین گھسیٹتا اس طرف چلا گیا۔لفٹ کے قریب آ کر اس نے لفٹ کا بٹن دبایا اور ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا۔

لفٹ کھلی تو وہ ادھر ادھر دیکھتا فوراً اندر داخل ہوا۔ جیسے ہی لفٹ کے دروازے بند ہوئے تو اس نے سکون کی سانس خارج کی اور ٹریش کین کا ڈھکن کھولا۔ وہ مسکراتے ہوئے اس کے اوپر جھکا۔

اوپر وہی بلیک پلاسٹک بیگ تھا۔ وہ بیگ سیدھا اس کے منہ پر پڑا تو وہ ہنستے ہوئے پیچھے ہٹا۔ زخرف کا تپا ہوا چہرہ ٹریش کین سے باہر آیا۔

اچک نیچے بیٹھتا ہوا، اس کی شکل دیکھ کر ہنستا گیا۔

"آج نہیں چھوڑوں گی تمہیں میں۔" وہ ٹریش کین سے باہر آنے لگی لیکن ٹریش کین ایک طرف کو لڑھکا اور وہ کین سمیت نیچے گری۔

وہ پیٹ پکڑے ہنستا جا رہا تھا۔

زخرف اس سے بمشکل نکل کر کھڑی ہوئی اور ٹریش کین سے جو اس کے ہاتھ میں آتا گیا اسے مارتی گئی۔

"میرا اندر دم گھٹ جانا تھا بد تمیز انسان۔ بدبو سے مجھے لگ رہا تھا کہ میری جان نکل جائے گی۔" وہ چیخے جا رہی تھی۔

"اچھا بس۔" وہ خود کو ٹریش کے بیگز سے بچاتا بولا۔

اس نے فلورز کی جانب دیکھا۔ لفٹ کے دروازے کھلنے والے تھے۔

"چلو۔ گراونڈ فلور آ گیا ہے۔" وہ کھڑا ہوتا بولا۔

زخرف نے غصے سے اسے دیکھتے ماسک پہنا۔ اس کے ماسک سے بھی بو آ رہی تھی۔

اس نے بمشکل ضبط کیا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ ایچ کا گلا دبا دے۔

ایچ نے سارے بیگ واپس ٹریش کین میں ڈالے۔

دروازے کھلے تو وہ دونوں باہر آ گئے۔ سامنے وہ ویٹرس ان دونوں کا انتظار کر رہی تھی۔ ایچ ٹریش کین گھسیٹتا ان سے الگ ہو گیا۔ زخرف دھیرے سے اس ویٹرس کے پیچھے چل پڑی۔

اس نے اپنے روم میں آکر فوراسے کپڑے تبدیل کیے۔بدبو پھر بھی موجود رہی۔ یوں جیسے اس کے بالوں، جسم ہر جگہ گھس گئی ہو۔اس نے اپنے بیگ سے پرفیوم نکال کر چھڑکا لیکن اس سے ایک الگ ہی دل خراب کرنے والی بو بن گئی۔وہ اپیچ کو کوستی باہر آگئی۔

گاڑی تک جاتے وہ فرید سے زرا زیادہ فاصلے پر چل رہی تھی۔

وہ گاڑی میں واپس بیٹھی اور ٹھہر کر فرید اور ڈرائیور کو دیکھا۔وہ دونوں بلکل نارمل سے بیٹھے تھے۔زخرف نے سونگھنے کی ایکٹنگ کی۔

"یہ گاڑی سے اتنی گندی بو کیوں آرہی ہے؟"ان دونوں کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

فرید نے مڑ کر اس کو دیکھا اور پھر سونگھا۔اس کے منہ کا زاویہ تبدیل ہوا۔زخرف کا پورا وجود شرمندگی سے بھر رہا تھا۔

"پتہ نہیں بی بی۔پہلے تو نہیں تھی۔"وہ کندھے اچکا کر بولا۔

زخرف نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا،یہ بدبو میری وجہ سے آئی ہے؟"وہ غصے سے لال پیلی ہوتے بولی۔

"میں نے ایسا تو کچھ نہیں کہا بی بی۔"فرید سر جھٹک کر سیدھا ہو گیا۔

"یہی مطلب تھا تمہارا۔"اپنی شرمندگی چھپانے کے لیے وہ سارا ملبہ فرید پر ڈالے جا رہی تھی۔"تم لوگ کام چور ہو۔گاڑی کی صفائی تک نہیں ہوتی تم لوگوں سے۔"ہونہہ کرتی باہر دیکھنے لگی۔

ان کی گاڑی مرجان ہاوس کی پتھریلی راہداری پر داخل ہوئی تو اس نے گاڑی رکنے سے پہلے ہی دروازہ کھولا۔فوراً گاڑی سے اتری اور اندر کو بھاگی۔

وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی تو سامنے ہی یوسف موجود تھے۔

"تم آج جلدی آگئی؟" وہ اس کی جانب بڑھتے بولے۔

"رک جائیں۔" اس نے ہاتھ سے انہیں دور رکنے کا کہا۔ یوسف نے حیران ہو کر اسے دیکھا۔ "میرے قریب مت آیئے گا۔"

"کیوں؟"

وہ بغیر جواب دیے اندر کو بھاگی۔

اپنے کمرے میں آ کر اس نے دروازہ لاک کیا۔ اچھی طرح شاور لے کر اس نے کپڑے تبدیل کیے۔

کچھ دیر بعد اس نے کمرے کا دروازہ کھولا اور سر باہر نکال کر ادھر ادھر دیکھا۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ وہ دبے پاوں لانڈری ائیریا تک آئی اور اپنے کپڑے واشنگ مشین میں ڈالے۔ مشین میں پاوڈر وغیرہ ڈال کر اس نے اسے سیٹ کیا۔ اسے چلا کر وہ

اس کمرے سے باہر آئی اور وہیں دروازے میں کھڑی ہوئی۔اسی لمحے اس کے فون پر ایچ کا میسج ابھرا۔

'وہاں سے خیریت سے نکل گئی؟ڈسٹ بن۔'ساتھ ایک منہ چڑانے والا ایموجی تھا۔

زخرف نے پانچ انگلیوں کی لعنت والا ایموجی اسے سینڈ کر دیا۔

کچھ ہی لمحے گزرے تھے کہ سہلی یوسف کے کپڑے لیے اس جانب آئی۔

زخرف دونوں ہاتھ آگے کر کے دروازے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ سہلی نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"کیا کام ہے تمہیں؟"

"میڈم مجھے سر کے کپڑے لانڈری کرنے ہیں۔"

زخرف نے اس کے ہاتھوں میں کپڑے دیکھے۔

www.novelsclubb.com

"لاو مجھے دو۔ میں بابا کے کپڑے دھو دیتی ہوں۔" اس نے مسکراتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھائے۔

"لیکن میڈم۔۔۔" سہلی اس کی اس حرکت سے بے حد کنفیوز ہوئی تھی۔

"دیکھو سہلی میں بہت دنوں سے ایک بات سوچ رہی تھی کہ ہم زیادہ کمانے والے لوگ بھی کتنے کام چور ہوتے ہیں۔ گھر کے کسی کام کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ اور ویسے بھی انسان کو ایسے کام کرتے رہنا چاہیے تاکہ وہ ڈاون ٹوارتھ رہے۔" اس نے کہتے ہوئے کپڑے اس سے لے لیے۔

"لیکن میڈم مجھے برا لگے گا۔"

"کم آن سہلی۔ جاو جا کر آرام کرو۔ آج میں کام کروں گی اور تم آرام کرو گی۔ جاو شاباش۔"

www.novelsclubb.com

سہلی چلی گئی تو وہ واپس اندر آئی اور یوسف کے کپڑے دوسری مشین میں ڈالنے لگی۔

سہلی واپس لاونج میں آئی تو یوسف نے اسے پکارا۔

"زخرف کہاں ہے؟"

"سر وہ۔۔۔لانڈری کر رہی ہیں۔"

"زخرف لانڈری کر رہی ہے؟"یوسف نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جی۔"اس نے فوراً اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

یوسف ایک دم ہنس پڑے۔

وہ نیچے بیٹھی کپڑے تیزی سے واشنگ مشین میں ڈال رہی تھی جب اسے احساس ہوا کوئی چپکے سے دروازے میں آکر کھڑا ہو گیا ہے۔

زخرف نے اس جانب دیکھا۔

یوسف دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے مسکرا کر اسے دیکھ رہے تھے۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟" وہ کھڑی ہوتے بولی۔اس مشین کا بھی ٹائمر سیٹ کیا۔

"تمہیں دیکھ رہا ہوں۔"

وہ دوسری مشین کے قریب آئی اور اس کے اوپر چڑھ کر بیٹھ گئی۔

"سچ سچ بتانا۔ کونسا الٹا کام کیا ہے تم نے؟" وہ اس کے قریب آتے بولے۔

"الٹا کام؟" زخرف نے بے یقینی سے انہیں دیکھا۔"میں تو ایک نیکی کا کام کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ ہمارے ملازم بیچارے کتنا کام کرتے ہیں۔دن سے رات،رات سے دن ہماری خدمت میں لگے رہتے ہیں۔تو میں نے سوچا کہ ہمیں بھی ان کا خیال رکھنا چاہیے نا؟"

یوسف سر ہلاتے سنجیدگی سے اسے سن رہے تھے۔

"اور اتنے نیک خیال تمہیں کب سے آنے لگے؟"

زخرف جواب میں صرف مسکرائی۔

"بتاو۔کیا کیا ہے تم نے؟" وہ اس کی جانب جھک کر سرگوشی میں بولے۔

زخرف کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔

"وہ کیا ہے نا۔" وہ رازدانہ انداز میں بتانے لگی۔"آج میری سیکرٹری سونا نے میری کافی میں زیادہ چینی ڈال دی تھی۔مجھے بہت غصہ آیا۔"اس نے چہرے پر مصنوعی غصہ طاری کیا۔"مجھ سے برداشت ہی نہیں ہوا تو میں نے۔"اس نے ایک ہاتھ کی چھری بنا کر اپنی گردن پر پھیری۔"اس کا مرڈر کر دیا۔بس اس مرڈر کے سارے ثبوت چھپانے کے لیے اپنے کپڑے دھو رہی ہوں۔"

یوسف کچھ دیر اسے سنجیدگی سے دیکھتے رہے پھر اس کی ناک زور سے پکڑی۔وہ ہنستی،اپنی ناک چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔

.....

وہ واش بیسن کے سامنے کھڑا ڈریسنگ چینج کر رہا تھا۔ارسم نے بازو کی پٹی کھولی اور اپنا بازو شیشے کی جانب موڑا۔زخم اسی فیصد بھر گیا تھا۔اس نے سامنے رکھے باکس سے فریش ڈریسنگ رول لیا اور اسے کاٹا۔واش بیسن کے قریب رکھا اس کا فون بجنے لگا۔ارسم نے سکرین کی جانب دیکھا۔

ہیلی کالنگ۔

اس نے کال پک کی اور فون سپیکر پر کر دیا۔ساتھ ہی پٹی بازو پر باندھنے لگا۔

"سیم۔میں نے ابھی فیس بک پر تمہاری تصویر دیکھی ہے جو انکل نے شئیر کی۔ تمہارے بازو پر پٹی کیوں ہے؟"اس لڑکی کا ایکسینٹ آسٹریلین تھا۔

ارسم مسکرایا۔

"ایک معمولی سا ایکسیڈینٹ تھا ہیلی۔اب تو کافی وقت ہو گیا۔زخم بھی کافی حد تک بھر چکے ہیں میرے۔"

دوسری جانب کچھ دیر خاموشی رہی۔

"تمہارا ایکسیڈینٹ ہوا تھا اور تم نے مجھے بتایا بھی نہیں؟"اس کا لہجہ افسوس والا تھا۔

"تم پریشان ہو جاتی۔اور ہم سب جانتے ہیں کہ تم پینک کوئین ہو۔خیر تم بتاو، سڈنی کیسا ہے؟"

"پہلے تو تم پینک کوئین والی بات پر معافی مانگو۔اب پینک نہیں کرتی میں۔"وہ چلائی تھی۔ارسم ہنس دیا۔

ہیلی نے ایک گہری سانس لی۔

"سڈنی تمہیں بہت مس کرتا ہے۔"اب کے اس کی آواز میں اداسی تھی۔"لیکن تم سڈنی کو مس نہیں کرتے ہے نا؟"

www.novelsclubb.com

"میرے ملک میں سڈنی سے زیادہ دلچسپ چیزیں ہیں اب۔"

"جیسے کے؟"

"چھوڑو اس سب کو۔" وہ بات موڑ گیا۔ "اپنی جاب کا بتاو۔ اور تمہاری باس۔"

"آہ، اس عورت کے بارے میں بات مت کرو پلیز۔ میں واقعی ایک fair dinkum ہوں جو اسے برداشت کرتی ہوں۔"

وہ بات کرتا ہوا باہر آ گیا۔ کچھ دیر اس سے بات کر کے اس نے فون رکھ دیا۔

اس کا دروازہ ناک ہوا اور ظفر اندر داخل ہوئے۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنی وارڈروب سیٹ کر رہا تھا۔

"ملازمہ سے کروا لیتے۔ ابھی تمہارا بازو ٹھیک نہیں ہوا۔" ظفر بیڈ کے کنارے پر بیٹھتے بولے۔

"وہ لوگ کاہل ہوتے ہیں ڈیڈ جو اپنا اتنا سا کام بھی خود نہیں کر سکتے۔"

اس نے سب شرٹس ہینگ کیں اور پھر ایک باکس میں ٹائی اور ساکس کو سیٹ کرنے لگا۔

"یعنی تم اپنے باپ کو کاہل کہہ رہے ہو؟" ظفر نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

"آپ اب بوڑھے ہو گئے ہیں تو آپ کو چھوٹ ہے۔" اس نے کلوزٹ بند کیا اور ان کی جانب آ گیا۔

بیڈ کے کنارے پر ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"ارسم۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ یوسف مجھے جواب کیوں نہیں دے رہا۔ مجھے لگتا ہے کوئی مسئلہ ہے۔" اب کے انہوں نے سرگوشی کی تھی۔

"زخرف نے۔۔۔۔ سوچنے کے لیے وقت مانگا ہے۔"

"اتنا بھی کیا سوچنا۔ اتنا وقت گزر چکا ہے۔"

"ڈیڈ۔" وہ نرمی سے بولا۔ "شادی کا فیصلہ زخرف کے لیے آسان نہیں ہو گا۔اس نے تکلیف دہ زندگی گزاری ہے۔وہ جتنا وقت مانگے یہ اس کا حق ہے۔"

ظفر حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"تمہاری باتوں سے لگتا ہے تم اسے بہت سالوں سے جانتے ہو۔"

ارسم مسکرایا۔

"وہ بہت پیچیدہ ہے۔لیکن پھر بھی مجھے لگتا ہے میں اسے بڑے اچھے سے جان گیا ہوں۔"

"گڈ فوریو۔" ظفر مسکراتے بولے۔

ان کو کال آنے لگی تو وہ فون سنتے اٹھ کر چلے گئے۔

ارسم کچھ دیر وہیں بیٹھا رہا پھر اس نے اپنا فون پکڑا اور محمد کو کال ملائی۔

کال جلد ہی اٹھالی گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آج محمد کی ناک میں نالیاں نہیں تھیں۔

"تمہارا قنولہ کہاں ہے؟"ارسم پریشانی سے بولا۔

"مجھے اریٹیشن ہو رہی تھی۔"محمد نے دانت چبائے۔

"تم جانتے ہو نا تمہاری حالت بگڑ سکتی ہے؟"

محمد نے اثبات میں سر ہلایا۔

"جسٹ فیو منٹس؟"اس نے جیسے التجا کی۔

"اوکے۔"

www.novelsclubb.com

محمد ایک دم خوش ہو گیا۔

"آپ کو پتا ہے کل رات میں نے زخرف کو دیکھا۔"وہ اکسائٹمنٹ سے بولا۔

"تم نے اسے کہاں دیکھا؟"ارسم حیران ہوا تھا۔

"ایتھین کے فون پر۔انسٹا گرام۔وہ بہت فنی ہے بھائی لیکن مجھے وہ بہت اچھی لگی۔"

ارسم مسکرادیا۔

"میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔"وہ دھیمی سی آواز میں بولا۔

"لیکن وہ تو تمہیں جانتی بھی نہیں ہے۔"ارسم نے ایک ابرو اٹھائی۔

"کوئی بات نہیں۔اسے بچے بہت پسند ہیں تو مجھے یقین ہے میں بھی اسے اچھا لگوں گا۔"

www.novelsclubb.com

ارسم ہنس دیا۔

"آپ کے زخم کیسے ہیں؟"اب کے سنجیدگی سے پوچھا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔"ارسم فون پکڑے لیٹ گیا۔

"پھر۔۔۔۔۔"وہ چند لمحے رکا۔"زخرف نے آپ کی بریانی کھالی؟"

ارسم سیلنگ کو دیکھتے مسکرایا۔

"کیسے نا کھاتی؟ بریانی کے لیے تو وہ کسی کا مرڈر بھی کر دے۔"

محمد ہنستا گیا۔

"یعنی اس نے بریانی کھالی اور آپ کو معاف بھی کر دیا؟"

ارسم نے ایک آہ بھری۔

"یہ سب اتنا بھی آسان نہیں تھا۔"

(وہ رات کے اس پہر ٹیرس پر آیا تو منڈیر خالی تھی۔ وہاں سے بریانی کا ڈبہ غائب تھا۔ اس نے جھک کر زمین سے کاغذ کے دو ٹکڑے اٹھائے۔ اس نے وہ کاغذ پھاڑ کر اس جانب پھینک دیے تھے۔ ارسم منڈیر کی جانب آیا اور اس کے ٹیرس کے دروازے کو دیکھا۔ دروازہ بند تھا اور اس پار کچھ نا دکھتا تھا۔ وہ ہلکا سا مسکرایا۔ کاغذ پھاڑ کر پھینکنے کے باوجود وہ بریانی لے گئی تھی۔

اگلے چند روز اس کا معمول عجیب سا رہا۔اس کا اور زخرف کا آنے جانے کا وقت اکثر ایک ہی ہوتا تھا۔وہ اسے دیکھ کر تیزی سے آگے بڑھ جاتی تھی اور کوئی بات نہیں کرتی تھی۔ایک طرف یہ ریلیف تھا کہ اب وہ اس سے پیچھے ہٹ گئی تھی۔لیکن اسے یوں دیکھ کر ارسم کا دل دکھتا تھا۔وہ اس طرح خاموش ہوئی تھی تو صرف اس لیے کہ ارسم نے اس کا دل دکھایا تھا۔وہ اس کے قریب جا کر اس سے معافی مانگنا چاہتا تھا لیکن پھر یوسف کی کہی بات یاد آجاتی تھی۔اسے اس سے دور ہی رہنا چاہیے۔اس کے دل میں امید تھی کہ جلد ہی وہ اپنی حقیقت کو ایکسیپٹ کر کے سب کے سامنے آجائے گی۔پھر وہ اس سے جو کہنا چاہتا ہے کہہ سکے گا۔اسے اس وقت کا شدت سے انتظار تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ ویک اینڈ تھا۔وہ اس وقت جم میں موجود تھا۔ٹریڈ مل پر دوڑتے اس نے زخرف کو وہاں داخل ہوتے دیکھا۔اس نے ایک اجنبی نظر ارسم پر ڈال کر چہرہ پھیر لیا۔

ارسم خاموشی سے اپنے کام میں مصروف رہا۔

وہ اس کے قریب آئی اور اپنا جم بیگ نیچے رکھا۔

ارسم نے گردن اس کی جانب موڑی اور ہنسی دبائی۔ تھوڑی سی بات کرنے میں کیا حرج تھا؟

"کہیں میرا پیچھا تو کرتے یہاں نہیں آئی؟" ہلکی سی مسکراہٹ سے بولا۔

زخرف نے جواب نا دیا۔ اس نے ٹریڈ مل پر قدم رکھے اور تیزی سے بٹن دبایا۔ نا جانے کیا ہوا، وہ اپنا توازن نا برقرار رکھ سکی اور گر گئی۔ ارسم نے فورا اپنی مشین روکی اور اس کی جانب آیا۔

"تم ٹھیک ہو؟"

وہ منہ کے بل گری تھی، لیکن ہاتھ زمین پر پہلے رکھ دینے سے اس کا چہرہ بچ گیا۔

"تمہیں اس سے مطلب؟" وہ اپنے ہاتھ جھاڑتی کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"ویسے انسان کو اپنی صحت کے لحاظ سے کام کرنے چاہیے۔" وہ جان کے بولا تھا۔تا کہ وہ غصے میں آئے۔پھر کم از کم وہ بات ضرور کرے گی۔

وہی ہوا۔زخرف نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

"اوہ تو تمہیں لگتا ہے یہ جم کرنا میرے بس کی بات نہیں ہے۔"

ارسم نے کندھے اچکا دیے۔

"ٹھیک ہے۔پھر کیوں نا مقابلہ ہو جائے۔ابھی پتہ چل جائے گا کہ کون زیادہ فٹ ہے۔" وہ بلکل سنجیدہ تھی۔

ارسم اس کی بات پر محظوظ ہوا تھا۔

"کیسا مقابلہ؟" دلچسپی سے پوچھا۔

اس نے اسے بتایا کہ وہ دونوں تیس کلو کے ڈمبل فضا میں بلند کر کے رکھیں گے۔اگر ایک نے جلدی پھینک دیا تو دوسرا زیادہ فٹ ہو گا۔ارسم کو اس کے آئیڈیا

www.novelsclubb.com

پر ہنسی آئی۔ لیکن اس نے چیلنج ایکسیپٹ کر لیا اور اسے یقین دلایا کہ وہ آسانی سے اس سے جیت جائے گا۔

اب وہ ایک مختلف ہال میں تھے۔ ٹرینز ان کے سامنے سٹاپ واچ پکڑے کھڑا تھا۔

"آر یو شیور؟" ارسم نے آخری دفعہ اس سے پوچھا۔

"بلکل۔ کیوں تم ابھی سے ڈر گئے کیا؟"

"میں تو تمہارے لیے فکر مند ہوں۔ تم یہ کیسے اٹھاو گی۔"

"میری نہیں اپنی فکر کرو۔" وہ سر جھٹک کر بولی۔

ٹرینز کے سیٹی بجانے پر ان دونوں نے ڈمبل کو فضا میں بلند کر دیا۔ ٹرینز سیکنڈز گنتا جا رہا تھا۔ ارسم نے گہرے سانس لیتے زخرف کو دیکھا۔ وہ بھی گہرے سانس لے رہی تھی۔ چہرے پر تکلیف کے اثرات نمایاں تھے۔ ٹرینز کے نو سیکنڈز پر ارسم نے

www.novelsclubb.com

اپنا ڈمبل پھینک دیا۔زخرف نے بھی اگلے سیکنڈ پر پھینک دیا۔وہ دونوں جھک کر سانس بحال کرنے لگے۔

یونہی سانس لیتے وہ پیٹ پکڑے ہنسنے لگی۔

ٹرینر ارسم کے قریب سے گزرتے اس کی جانب جھکا۔" she's very strong"

"مجھے یقین نہیں آرہا۔"وہ اسے داد دینے والے انداز میں بولا تھا۔

"تو کیا کہہ رہے تھے تم کہ مجھ جیسی لڑکی کو جم نہیں کرنی چاہیے۔"وہ ہنستی جارہی تھی۔ارسم ٹھہر کر اسے دیکھے گیا۔

"تم نے وہ بریانی کھائی تھی۔"اسے دیکھتے وہ کھویا سا بولا۔

www.novelsclubb.com

زخرف کی ہنسی کو بریک لگی۔وہ سیدھی ہوئی اور خاموشی سے آگے کو بڑھ گئی۔

ارسم تیزی سے اس کی جانب آیا اور اس کے سامنے کھڑے ہو کر اس کا راستہ روک لیا۔

"میں نے اس دن وہ سب جان بوجھ کر نہیں کیا تھا زخرف۔"

"تم جانتے ہو میں نے ابھی یہ سب کیوں کیا؟" وہ سنجیدگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"تاکہ میں تمہیں بتا سکوں کہ میں کوئی کمزور لڑکی نہیں ہوں اور اگر تم نے مجھے کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔" اس کی بھوری آنکھیں سرد تھیں۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہتا ہوں؟" ارسم نے نرمی سے پوچھا۔

"تو ٹھیک ہے پھر بتاو مجھے کون ہو تم؟"

ارسم اس کی بھوری آنکھوں میں دیکھتا رہا۔وہ پوچھ رہی تھی کہ وہ کون ہے۔اگر وہ اسے سچ بتادے تو زیادہ سے زیادہ کیا ہو جائے گا؟ان کے بیچ سب ٹھیک ہو سکتا ہے۔ اور سب سے زیادہ اس کی آنکھوں کا سرد پن ختم ہو سکتا ہے۔کیا وہ اسے بتادے؟ نہیں۔اس نے زور سے اپنے خیال کو جھٹکا۔وہ اس وقت اپنے بارے میں سوچ رہا تھا۔صرف اس لیے کہ وہ اسکا رو کھا پن برداشت نہیں کرنا چاہتا تھا،وہ چاہتا تھا کہ وہ اس سے اچھے سے بات کرے،صرف اس لیے وہ یوسف سے کیا عہد نہیں توڑ سکتا تھا۔اسے خود غرض نہیں بننا چاہیے۔ان دونوں کا ایک دوسرے کے لیے سرد بن جانا ہی ٹھیک تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں اس بات کا قائل نہیں ہوں کہ تمہیں اپنے بارے میں کچھ بتاوں۔"چہرا موڑ گیا۔

"تو تم نہیں بتاو گے۔"وہ افسوس سے بولی تھی۔

"ہاں لیکن یہ بات ذہن سے نکال دو کہ میں تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہتا ہوں۔ میری تو تم سے ملاقات ہی چند دن پہلے ہوئی ہے۔"

زخرف سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی۔)

وہ خاموش ہوا اور قریب رکھے فون کو دیکھا۔

"محمد؟" ارسم نے اسے پکارا۔

"جی بھائی۔"

ارسم ایک دم سیدھا ہوا۔

"تمہارے سانس کی آواز اتنی بلند کیوں ہے؟" وہ پریشانی سے بولا۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔" وہ گہری سانسوں کے بیچ بولا۔

"قنولہ پہنو اپنا۔"

www.novelsclubb.com

محمد نے دونالیاں پکڑ کر اپنی ناک کے قریب کی لیکن وہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئیں۔وہ جھک کر گہرے سانس لینے لگا۔

"ایتھن۔۔۔۔ایتھن کہاں ہے؟"

ارسم نے اپنا فون پکڑ کر کال ملائی۔

"ایتھن، فورا محمد کے پاس جاو۔اسے قنولہ پہناو۔"

اس نے سکرین پر پیچھے کمرے کا دروازہ کھلتا دیکھا۔ایتھن دوڑتا آیا تھا۔اس نے محمد کو پیچھے لٹایا اور زمین سے اس کا قنولہ پکڑا۔فورا سے دونوں نالیاں اس کی ناک میں ڈالیں۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر وہ اس پر جھکا اس کا سانس دیکھتا رہا۔ارسم بھی سانس روکے سکرین کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا ڈاکٹر کی ضرورت ہے؟"

"نہیں۔"ایتھن سکرین کی جانب گھوما۔"وہ اب ٹھیک ہے۔"

ارسم نے سر ہلا دیا۔

ایتھن نے چہرہ محمد کی جانب موڑا۔

"اب تم قنولہ نہیں نکالو گے محمد۔ٹھیک ہے نا؟"نرمی سے اسے بتایا۔

محمد نے سر اثبات میں ہلا دیا۔ایتھن کمرے سے چلا گیا۔

محمد نے لیٹے ہوئے ہی مسکرا کر ارسم کو دیکھا۔

"میں جانتا تھا وہ اتنی جلدی نہیں مانی ہو گی۔لڑکیاں جلدی نہیں مانتیں۔ہے نا؟"

www.novelsclubb.com

ارسم آگے سے ہنس دیا۔

کال کاٹ کر اس نے فون پکڑا اور زخرف کو میسج کرنے لگا۔

'کیا ہم کل مل سکتے ہیں؟'

اس کا ٹیکسٹ کافی دیر بعد آیا۔

'اگر تم کسی اچھی سی جگہ پر لنچ کرواو تو۔'

'لیکن بل تو ہم دونوں اپنا اپنا دیں گے نا؟'

زخرف نے سات آٹھ ہنسی والے ایموجی سینڈ کیے۔

'ان دنوں میں ایک غریب لڑکی تھی۔اچھا؟'

ارسم ہنس دیا۔

'ٹھیک ہے پھر اسی جگہ ملتے ہیں جہاں تم نے مجھے چائے پلائی تھی۔'

'کہاں؟'

www.novelsclubb.com

'جہاں تم نے مجھ پر تھوڑا سا بھروسہ کرنا شروع کیا تھا۔'

'اوکے۔'ساتھ ایک ہنسی والا ایموجی تھا۔

ارسم نے فون بند کر کے چارجنگ پر لگا دیا اور سونے کے لیے لیٹ گیا۔

.....

وہ اٹھاراں سالہ نوجوان لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھا کھٹ پٹ ٹائپنگ کر رہا تھا۔اس کے قریب چائے کا ایک بڑا مگ پڑا تھا، جسے وہ وقفے وقفے سے اٹھا کر لبوں سے لگا لیتا۔وہ آنکھیں سکرین کے قریب کر کے اس پر کچھ پڑھنے لگا۔ماتھے پر لکیریں واضح ہوئیں۔

دفعتاً اس کے کندھے پر کچھ لگا۔اس نے بغیر پیچھے مڑے اپنا کندھا جھاڑا۔توجہ پوری طرح سکرین پر تھی۔

کچھ لمحوں بعد پھر سے کندھے پر کچھ لگا۔اس نے کندھا جھاڑتے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ حیرت سے آنکھیں چھوٹی کیں۔

اس کے پیچھے کوئی بیٹھا تھا جس نے دو دفعہ اس کے کندھے پر دستک دی تھی۔وہ کوئی عورت تھی۔اس کی آنکھوں پر کالے گوگلز تھے اور سر پر ترچھی ہیٹ تھی۔وہ سنجیدگی سے باہر دیکھ رہی تھی۔

"زخرف۔۔۔۔خورے۔۔۔۔"وہ بے یقینی سے بولتا اپنی کرسی سے اٹھا۔

"تمہارے گالوں کو کیا ہوا ہاں؟" وہ ہنوز باہر دیکھ رہی تھی۔ "یہ پہلے جیسے چبی نہیں رہے۔ بہت افسوس ہوا مجھے۔" لہجے میں واقعی افسوس تھا۔

انار گل کے موٹے ابھرے گال اب کافی حد تک اندر چلے گئے تھے۔ چہرے کی سرخی کم تھی۔ ہلکی ہلکی مونچھیں۔ بالوں کا کوئی ٹرینڈی ہیئر سٹائل، اور کول سے سویٹس۔ وہ پہلے والا انار گل نہیں تھا۔

البتہ اس کی آنکھیں پہلے والی تھیں۔ معصوم آنکھیں۔ جو زخرف کو دیکھتے ہی چمک اٹھتی تھیں۔

زخرف کرسی کی بیک پر بازو ڈالتے ہوئے زرا پیچھے کو ہو کر بیٹھی۔ اب وہ سنجیدگی سے اس لڑکے کو دیکھ رہی تھی۔

"خورے تمہیں یہاں دیکھ کر۔۔۔۔۔" وہ زخرف کی جانب بڑھا جب زخرف نے اپنے ہاتھ کی ایک انگلی اس کے ماتھے پر رکھی۔ اسی انگلی سے اسے دھکیل کر پیچھے کیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم جانتے ہو نا کہ میں اب ایک عام لڑکی نہیں ہوں۔اگر تم اوورری ایکٹ کرو گے تو لوگ مجھے پہچان جائیں گے۔"

وہ پیچھے ہو کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔خاموشی سے۔جیسے سوچ رہا ہو کہ کیا بولے۔

زخرف نے گوگلز اتارے اور بل آخر وہ مسکرائی۔پھر اس کی جانب جھکی۔

"مجھے یقین نہیں آرہا یہ تم ہو انار۔"اب کے اس کی آواز بے حد اکسائیٹڈ تھی۔

انار گل نے شکر کا سانس خارج کیا۔وہ پہلے جیسی ہی تھی۔اس کی زخرف خورے۔

"مجھے لگا تم مجھے بھول چکی ہو گی۔تم تو بہت مشہور ہو گئی۔تم اس چھوٹے سے انار کو بھلا کیوں یاد رکھو گی۔"وہ مسکراتے ہوئے بول رہا تھا۔اس کا بولنے کا انداز بھی کچھ حد تک تبدیل ہو گیا تھا۔چہرے پر شاک ابھی بھی تھا جیسے یقین نا آرہا ہو کہ وہ واقعی اس کے سامنے بیٹھی ہے۔

"میں تمہیں بھول سکتی تھی لیکن تمہاری چائے کی وجہ سے نہیں بھول سکی۔"

انار گل ہنس دیا۔

"میں۔۔۔میں تم کو چائے پلاتا ہوں۔" وہ اٹھ کر فوراً اندر کو بھاگا۔

اس کے جانے کے بعد زخرف نے ٹیبل پر پڑا مینیو کارڈ اٹھایا۔

اس نے حیرت سے اس کارڈ کو پڑھا۔

"کافی۔۔ڈونٹس۔۔۔میکارونز۔۔۔کیک۔۔۔یہ جگہ تو بلکل بدل گئی ہے۔" وہ حیرت سے بڑبڑائی۔

"وقت کے ساتھ سب بدل جاتا ہے۔نہیں؟" ارسم اپنا کوٹ کرسی کی بیک پر ڈالتا کرسی کھینچ کر اس کے ساتھ بیٹھتے بولا۔

زخرف نے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا۔

"تم لیٹ ہو۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں تم جلدی آئی ہو۔شاید تمہیں مجھ سے ملنے کی زیادہ جلدی تھی۔"ہنسی دبائے بولا۔

"میں بس اس جگہ آنے کے لیے اکسائٹڈ تھی۔"کندھے اچکا کر بولی۔

سامنے کھڑکی سے انہیں فرید اس طرف دیکھتا صاف دکھ رہا تھا۔

"تمہیں اس جگہ پر ہماری وہ پرانی ملاقات یاد ہے؟"وہ مینیو کارڈ پکڑ کر اسے دیکھنے لگا۔

"ہاں۔اور یہاں بیٹھ کر تمہارے بتائے گئے جھوٹ بھی یاد ہیں مجھے۔"وہ نارمل سے انداز میں بولی۔

"میرے جھوٹ؟"ارسم نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"ہاں۔تم نے بہت سارے جھوٹ بولے تھے مجھ سے۔ان میں سے چند جھوٹ اس جگہ بیٹھ کر بولے تھے۔"

www.novelsclubb.com

"میں نے تم سے کوئی جھوٹ نہیں بولا تھا۔" وہ اسے باور کرواتا بولا۔

"واقعی؟"

"ہوں۔"

"اوکے۔" زخرف پوری طرح اس کی جانب گھومی۔ "تو میں تمہیں تمہارے جھوٹ یاد دلاتی ہوں۔"

"پلیز۔" ارسم بھی اس کی جانب گھوما۔

"سب سے پہلا جھوٹ تم نے بولا تھا کہ تم یوسف مرجان کے فیملی۔۔۔۔۔۔" کہتے ہوئے وہ رکی۔

ارسم مسکرایا اور ایک ابرو اٹھایا۔

"فرینڈ ہوں۔" اس کا جملہ مکمل کیا۔ "اور یہ جھوٹ نہیں تھا۔"

www.novelsclubb.com

"لیکن اس جگہ بیٹھ کر تم نے کہا تھا کہ تم صرف وہاں ڈونیشن کے لیے گئے تھے۔" تیزی سے بولی۔

"یہ بھی جھوٹ نہیں تھا۔ میں نے اس دن واقعی ڈونیٹ کیا تھا۔" وہ اعتماد سے بولا۔

"اوکے۔ تم نے اور بھی بہت کچھ کہا تھا۔" وہ دماغ پر زور دینے لگی۔

"جیسے کے؟"

"جیسے کے تم ایک امیر۔۔۔۔"

"امیر بزنس مین ہوں۔" پھر سے مسکرا کر جملہ مکمل کیا۔ یہ بھی جھوٹ نہیں تھا۔

"تم نے مجھ سے کہا تھا کہ تم میرے اپارٹمنٹ میں ایک مجبوری کے تحت۔۔۔۔" پھر سے رکی۔

"رہ رہا ہوں۔" ارسم نے کندھے اچکائے۔ جیسے آگے کا وہ باآسانی خود گیس کر سکتی ہے۔

"تم نے ایک دفعہ میرے نام کا مطلب بھی بتایا تھا۔"

"اور تمہارے پوچھنے پر میں نے کہا تھا کہ میری کسی قریبی کا نام زخرف ہے۔"

زخرف نے نچلا ہونٹ دانت کے نیچے دبایا اور چہرہ سیدھا کر لیا۔

"میں نے تم سے کچھ پوچھا تھا زخرف۔ تم نے جواب نہیں دیا اب تک۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔

"تم پھر سے وہی بات کر رہے ہو۔ پہلے بھی کہہ چکی ہوں کہ ہمیں اس بارے میں ابھی بات نہیں کرنی چاہیے۔" وہ بمشکل اپنے تاثرات سنجیدہ رکھ کر بولی۔

"کیوں، کیوں نہیں کرنی چاہیے؟" ارسم حیرت سے اسے دیکھتے بولا۔

"کیونکہ۔" وہ بغور اسے دیکھ رہا تھا۔ "مجھے وقت چاہیے۔" اس کا چہرہ تپنے لگا تھا۔

"وقت چاہیے، لیکن کس لیے؟" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے۔

زخرف اسے دیکھے گئی۔ کیا وہ جان بوجھ کر یہ سب کر رہا تھا۔

"ظاہر سی بات ہے سوچنے کے لیے۔"

ارسم نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔

"ایک ہیکر کا پتہ مجھے بتانے سے پہلے تم نے کیا سوچنا ہے؟"

زخرف نے اپنی آنکھیں میچیں۔ بہت سارا پانی اس کے سر پر آ کر گرا تھا۔ اسے فلحال اپنا آپ بے وقوف محسوس ہو رہا تھا۔

"کیا ہوا؟"

زخرف نے آنکھیں کھولیں اور مسکرائی۔ طنزیہ۔

"میں بس سوچ رہی تھی کہ تمہیں بات کرنے سے پہلے یہ بول دینا چاہیے کہ تم کس بارے میں بات کر رہے ہو۔" وہ جل کڑ کر بولی اور چہرہ اس سے موڑ لیا۔

"اب میں نے کیا کیا ہے؟" وہ کندھے اچکا کر بولا۔

اسی لمحے انار گل ان کی چائے کے ساتھ وہاں پہنچ گیا۔

"میں جانتا تھا تم آ گئے ہو گے اس لیے تمہاری چائے بھی ساتھ لے آیا۔" وہ ارسم کو دیکھ کر مسکرا کر بولا۔

ارسم بھی جواب میں مسکرایا۔ زخرف نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"تمہیں کس نے بتایا کہ یہ یہاں آ رہا ہے؟ اور تمہیں یہ یاد ہے؟" وہ حیرت سے انار گل کو دیکھتے بولی جو کہ ان کی چائے ان کے سامنے رکھ کر ان کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

"یاد؟ میں اور ارسم اچھے دوست ہیں۔" اس کے گال ہلکے سے گلابی ہوئے۔

شاید وہ اتنا بھی نہیں بدلا تھا۔

"دراصل جب یہ چند ماہ پہلے پاکستان لوٹا تو یہاں چائے پینے آیا تھا۔ پھر یہ اس کا معمول بن گیا۔ اب ہم اچھے دوست ہیں۔"

"تم یہاں اکثر آتے ہو؟" وہ بے یقینی سے ارسم کو دیکھ کر بولی۔

ارسم نے چائے کا گھونٹ بھرتے کندھے اچکا دیے۔

"میں تم سے جیلس ہوں۔" وہ منہ بنا کر بولی۔

"تم بھی آسکتی ہو۔" وہ چائے کا کپ میز پر رکھتے بولا۔

زخرف نے چہرہ موڑ کر وہاں بیٹھے لوگوں کو دیکھا۔ابھی کسی نے اس طرف غور نہیں کی تھی۔

"نہیں آسکتی۔اب میری زندگی پہلے جیسے نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

پھر وہ انار گل کی جانب مڑی۔

"تم بتاو انار۔بہت بدل گئے ہو تم۔" مسکراتے ہوئے بولی۔

انار گل بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے خور۔میں نے تمہاری بات مان کر پھر سے پڑھائی شروع کر دی تھی۔"

زخرف مسکرائی۔

"مجھے خوشی ہے۔"

وہ تینوں باتیں کرتے رہے۔

کچھ دیر بعد انار گل اٹھا اور ان کے چائے کے کپ اٹھا کر لے گیا۔

"تو پھر بتاو مجھے اس ہیکر کا پتہ۔"اس نے پھر سے وہی مطالبہ کیا۔

"میں تمہیں اس کی سیکرٹ پلیس کے۔۔۔۔"اس نے منہ پر ہاتھ رکھا۔

"سیکرٹ پلیس؟"ارسم اس کی جانب جھکا۔

"ارسم وہ مجھ پر بھروسہ کرتا ہے۔میں اس کا بھروسہ نہیں توڑ سکتی۔"

"تم جانتی ہو ناز خرف یہ کتنا ضروری ہے۔"ارسم نے زور دیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زخرف نے چہرہ جھکا لیا۔

"ٹھیک ہے۔" ارسم نے ہار مان لی۔ "تم کل اس کے پاس جاؤ گی اور جانے سے پہلے مجھے کال کرو گی۔ تم میرے سوالوں کے جواب ہر حال میں اس سے لے کر آو گی۔"

"ارسم۔" وہ اب اس کے پیچھے دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہوا؟"

"لوگ ویڈیو بنانے لگے ہیں۔" چہرہ سامنے موڑ لیا۔

ارسم نے مڑ کر دیکھا۔ وہاں کچھ لڑکے لڑکیاں بیٹھے اپنے فون پر ان کی ویڈیو بنا رہے تھے۔

"تمہیں یہاں سے نکلنا چاہیے۔" وہ افسوس سے بولا۔

"میں نے کہا تھا نا کہ میری زندگی پہلے جیسی نہیں رہی۔" وہ اٹھ کھڑی ہوئی تو وہ بھی کھڑا ہو گیا۔

"اٹس اوکے زخرف۔ ہم بعد میں بات کر لیں گے۔"

زخرف نے چہرے پر ماسک لگا لیا۔ وہ جیسے ہی کرسی ہٹا کر ایک طرف آئی تو لوگ اپنی کرسیوں سے اٹھنے لگے۔

"زخرف مرجان۔۔۔"

"کیا یہ واقعی زخرف مرجان ہے؟"

لوگوں کی سرگوشیاں ان کے کانوں میں پڑ رہی تھیں۔

"اس سے پہلے کے ہجوم بنے جلدی چلو۔"

www.novelsclubb.com

وہ دونوں تیزی سے دروازے کی جانب بڑھے۔لوگ ہجوم میں اپنے فون پکڑے اس طرف آ گئے۔البتہ وہ ایک فاصلہ رکھے ہوئے تھے۔سب اونچی آواز میں اسے کچھ نا کچھ کہنے لگے تھے۔

زخرف دروازے کے قریب پہنچی۔اسی لمحے اس کی کچن کی جانب نظر پڑی۔ انار گل وہاں سے نکل کر اسے دیکھ رہا تھا۔ان دونوں کے بیچ بہت بھیڑ تھی لہذا وہ اس کے قریب نہیں آ سکتا تھا۔

"زخرف رک کیوں گئی ہو؟"ارسم اسے رکے دیکھ کر بولا۔

فرید بھی بھیڑ دیکھ کر دوڑا اس طرف آیا۔

زخرف انار گل کو دیکھ رہی تھی۔پھر وہ ماسک کے نیچے سے مسکرائی۔انار گل بھی مسکرایا۔

زخرف نے ماسک اتارا اور کیمرا زکی جانب مڑی۔لوگوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔

"میرے لیے یہ جگہ بہت خاص ہے۔کچھ سالوں پہلے جب آپ لوگ مجھے نہیں جانتے تھے اور میں بھی ایک عام انسان کی طرح گھوم پھر سکتی تھی تو میں یہاں اپنا سٹریس ریلیف کرنے آتی تھی۔یہاں میرا ایک بہت پیارا دوست بھی تھا۔انار گل۔"اس نے دور کھڑے انار گل کی جانب اشارہ کیا۔سب لوگوں نے گردنیں موڑ کر پیچھے دیکھا۔

"وہ اس وقت چھوٹا تھا۔بہت پیاری باتیں کرتا تھا۔اسے بھی میری طرح پڑھائی کرنا بلکل نہیں پسند تھا۔"وہ مسکرائی،انار گل بھی مسکرایا۔

"لیکن مجھے بہت خوشی ہے اس نے اس جگہ کو آج بھی ویسے ہی مینٹین کر کے رکھا ہے۔یہاں کی چائے ہمیشہ سے میری پسندیدہ ہے۔آپ بھی اس جگہ کو ضرور

وزٹ کریں۔"اس نے مسکرا کر کیمراز کی طرف ہاتھ ہلایا اور باہر کی جانب بڑھ گئی۔

لوگ کیمراز لیے پیچھے آئے تھے۔باہر سیکیورٹی نے فوراً اسے اپنے حصار میں لے لیا۔

ارسم اس کی گاڑی کی طرف بڑھ کر دروازہ کھولنے لگا لیکن پھر رکا۔ارد گرد ڈھیروں کیمراز کو دیکھا۔

"دھیان سے جانا۔"

"تم بھی۔"فرید نے دروازہ کھولا تو وہ بیٹھ گئی۔

ارسم اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔

گاڑیاں چلنے والی تھیں جب اس نے بھیڑ کو دھکیل کر اس کی جانب آتے ہوئے انار گل کو دیکھا۔

زخرف نے اپنی جانب کا شیشہ نیچے کیا۔

"بی بی کیا کر رہی ہیں آپ؟" فرید فوراً پیچھے کو مڑتا بولا۔

انار گل دوڑ کر اس کے قریب پہنچ چکا تھا۔ وہ آگے ہو کر اس کی کھڑکی پر جھکا۔

"خور۔ تمہیں یاد ہے نا میں نے تم سے کہا تھا کہ وہ اتنا بھی برا نہیں ہے؟" وہ جوشیلی انداز میں بولا تھا۔

زخرف نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا۔

"وہ بہت اچھا ہے خور۔ بہت اچھا۔" وہ مسکرا کر کہتا کھڑکی سے پیچھے ہٹ گیا۔

www.novelsclubb.com

گاڑی دھیرے سے آگے بڑھنے لگی۔

"شیشہ اوپر کریں بی بی۔" فرید یونہی پیچھے کو مڑا بولا۔

وہ انار گل کو دیکھ رہی تھی۔ وہ مسکرا کر اس کی جانب ہاتھ ہلا رہا تھا۔

پھر اس کی نظر اس سے تھوڑا آگے کھڑی بلیک مرسیڈیز پر پڑی۔

"بی بی۔شیشہ اوپر کریں۔"فرید لال ہوتے چہرے کے ساتھ بولا۔

بلیک مرسڈیز کا شیشہ نیچے تھا۔ارسم اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

زخرف نے اسے دیکھتے ہوئے اپنی گاڑی کا شیشہ اوپر کر دیا۔

فرید نے ایک سکھ کا سانس خارج کیا اور سیدھا ہو گیا۔

.....

حراصوفے پر بیٹھی خلا میں گھور رہی تھی جب اس کے فون پر میسج کی بپ ہوئی۔

اس نے آگے ہو کر میز سے اپنا فون پکڑا اور میز کے قریب نیچے بیٹھی زینیا کو دیکھا۔

وہ میز پر نوٹ بک رکھے اپنا ہوم ورک کر رہی تھی۔

اونچی پونی ٹیل اور سر پر بے بی پنک کلر کا ہیئر بین لگا رکھا تھا۔اس کی آنکھیں ہو بہو سفیان کا عکس تھیں۔

حرا نے اپنا فون کھولا تو واٹس ایپ پر کسی غیر شناسا نمبر سے میسج آیا تھا۔اس نے میسج کو کھولا۔وہاں ایک ویڈیو تھی۔۔حرا نے اسے کلک کیا۔

یہ اسی کی ویڈیو تھی۔وہ ایک لگژری ہوٹل میں بیٹھی تھی۔اس کے سامنے بیٹھا ہارون کیمرے میں نا دکھتا تھا۔دفعتا اس کا چہرہ بھی نظر آیا۔اس نے دو تین دفعہ وہ ویڈیو دیکھی اور بیک کیا۔

وہ میسج ٹائپ کرنے لگی۔

'میں جانتی ہوں یہ تم ہو زخرف۔'

فورا سے نیا میسج ابھرا۔

'زخرف کو پریشان کرنا بند کر دو۔ورنہ ہارون کے ساتھ تم بھی برباد ہو جاو گی۔'

حرا نے دو تین دفعہ اسے پڑھا اور پھر ٹائپ کرنے لگی۔

'تم کون ہو؟'

www.novelsclubb.com

'میں جو بھی ہوں اس سے تمہیں کوئی مطلب نہیں ہے۔میری بات مانو اور دوبارہ اسے پریشان مت کرنا۔ورنہ نتیجہ اچھا نہیں ہوگا۔'

حرا نے میسج پڑھتے ہوئے ہونٹ بھینچے۔

'تمہیں جو کرنا ہے کرلو۔تم لوگ مجھے بلیک میل نہیں کر سکتے۔میرے پاس بچا ہی کیا ہے کھونے کو؟'

دوسری جانب خاموشی چھا گئی۔

'بولو خاموش کیوں ہو؟اگر تمہیں کچھ سمجھ نہیں آرہی تو میں تمہیں آئیڈیا دے دیتی ہوں۔میری بیٹی سے مجھے بلیک میل کرلو۔تم لوگوں میں کونسی کوئی انسانیت ہے۔'

کافی دیر خاموشی رہنے کے بعد میسج ابھرا۔

'ہارون اچھا انسان نہیں ہے۔اگر تمہیں لگتا ہے کہ وہ تمہارے ساتھ ہمدردی کر رہا ہے تو تم غلط ہو۔تم صرف اس لیے اس پر آنکھ بند کر کے یقین کر رہی ہو کیونکہ وہ بھی زخرف سے نفرت کرتا ہے۔'

'تم مجھے نہیں بتا سکتے کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔اور اس ویڈیو کے ساتھ تمہیں جو کرنا ہے شوق سے کرو۔میں تم لوگوں سے ڈرتی نہیں ہوں۔'

اس کے بعد کوئی میسج نا آیا۔حرا نے فون رکھ دیا۔

.....

یہ اگلے دن، شام کا وقت تھا۔وہ تقریبا اپنے آخری کام نپٹا رہی تھی۔چہرہ لیپ ٹاپ کی نیلی روشنی سے نیلا دکھتا تھا۔

اس کا فون بجا تو اس نے مصروف سی حالت میں فون پکڑ کر بغیر دیکھے اٹھایا اور کان کو لگایا۔

"ہیلو، میں نیچے ہوں۔ تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ جلدی آجاو۔"

زخرف کے ٹائپنگ کرتے ہاتھ رکے۔اس نے فون کان سے ہٹا کر دیکھا۔

پھر وہ اپنی کرسی سے اٹھی اور کھڑکی کے پاس آکر نیچے دیکھا۔نیچے کہیں کالے رنگ کی مرسڈیز نہیں تھی۔

"کیا کہہ رہے ہو تم؟"

اس نے کچھ دیر توقف کیا۔

"اپنی بات ریپیٹ کروں؟" وہ جیسے اکتایا تھا۔

"تم میرے دفتر کے نیچے ہو؟ لیکن کیوں؟" وہ بولی حالانکہ وہ اسے کہیں نہیں دکھا تھا۔

"میں اپنی گاڑی میں نہیں آیا۔ ٹیکسی میں ہوں۔"

زخرف کو فورا بلکل سامنے ایک ٹیکسی کھڑی دکھ گئی۔

"ہاں لیکن تم آئے کیوں ہو؟"

"ہمیں اس ہیکر سے ملنے جانا ہے۔"

زخرف نے بے یقینی سے فون کو کان سے ہٹا کر دیکھا۔

"ارسم ہم ڈیسائڈ کر چکے ہیں کہ میں اکیلی اس سے بات کروں گی۔" وہ دوٹوک لہجے میں بولی۔

"تمہاری سیکیورٹی گاڑیوں کے کافی پیچھے ایک ٹیکسی کھڑی ہے۔ جا کر اس ٹیکسی میں بیٹھو اور اس کی سیکرٹ پلیس پر چلو۔ میں تمہارے پیچھے آرہا ہوں۔"

"تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا؟" اب کے وہ غصے میں بولی۔

"تم نیچے آرہی ہو یا میں اوپر آوں؟"

زخرف بے یقینی سے اس کی ٹیکسی کو دیکھ رہی تھی۔

"اچھا نہیں کر رہے تم۔" غصے سے بول کر اس نے فون کاٹ دیا۔

کچھ دیر بعد وہ ایک ٹیکسی میں تھی اور ایک اور ٹیکسی کو اپنے پیچھے آتا دیکھ سکتی تھی۔

اس نے اپنی ٹیکسی مطلوبہ جگہ سے کافی پیچھے ہی رکوا دی اور نیچے اتر گئی۔ ٹیکسی والے کو کرایہ دے کر وہ آگے بڑھ گئی۔

وہ بھی ٹیکسی سے اتر گیا۔ارد گرد دیکھتے وہ بھی اس کے پیچھے کچھ فاصلے سے چلنے لگا۔

جب وہ بلکل ویرانے میں پہنچے تو وہ تیز تیز چلتا اس کے قریب آیا۔وہ بغیر اسے دیکھے تیز تیز چلتی جا رہی تھی۔

"زخرف۔۔۔"

"مجھ سے بات مت کرو۔" وہ دبے غصے سے بولی۔"تم نے کہا تھا کہ میں یہاں اکیلی آوں گی۔"اس نے اپنی رفتار مزید بڑھا دی۔

"تو تم اکیلی ہی آئی ہو۔"ارسم نے نارمل انداز میں کندھے اچکائے۔

زخرف کو اس پر رہ رہ کر غصہ آ رہا تھا۔ وہ پھر سے تیزی سے چلتا اس کے قریب آیا اور اس کے سامنے کھڑے ہو کر اس کا راستہ روک لیا۔ وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"تمہاری گن؟" ارسم نے ایک ہاتھ کی ہتھیلی اس کے سامنے کی۔

"واٹ؟"

"تمہاری گن، جو تم ساتھ لے کر نکلتی ہو۔" اطمینان سے بولا۔

"اور میں تمہیں گن کیوں دوں گی؟" دانت پیستے ہوئے بولی۔

"کیونکہ یہ ہم دونوں کی حفاظت کے لیے ضروری ہے۔ لاؤ دو۔" وہ یونہی اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے کھڑا تھا۔

زخرف کچھ دیر اسے کاٹ دار نظروں سے دیکھتی رہی۔ پھر جیکٹ کے اندر رکھی گن نکال کر اسے دے دی۔

"گڈ۔" وہ مسکرا کر بولا اور گن اپنے کپڑوں چھپالی۔

زخرف تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

اب وہ اس جگہ پر تھے جہاں نیچے زمین میں وہ سیکرٹ ہول بنا تھا۔

"ایچ۔" زخرف نے زور سے زمین پر پیر مارا۔ "اپنا گھڑا کھولو۔" زور سے چلائی۔

ارسم عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"تو تمہیں لگتا ہے کہ وہ اس زمین کے نیچے رہتا ہے۔" اس کا لہجہ طنزیہ تھا۔

زخرف نے اسے جواب نہیں دیا۔ اس کا فون بجنے لگا تو اس نے جیب سے فون نکالا۔ کال ایچ کی تھی۔

"ہیلو۔" وہ فورا فون اٹھاتی بولی۔

www.novelsclubb.com

"پہلی بات تو یہ کہ یہ گھڑا نہیں ہے اور دوسری بات، یہ اس کو ساتھ کیوں لے کر آئی ہو۔ میں نے یہاں امیوزمینٹ پارک کھولا ہے کہ تم جس کو مرضی یہاں لے آو گی۔"

زخرف نے اس کی بات سنتے ارسم کو دیکھا۔ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ زخرف نے منہ دوسری طرف کر لیا۔

"ایچ، اسے صرف تم سے بات کرنی ہے۔"

"میں نے تم پر بھروسہ کیا تھا۔" وہ غصے سے بولا۔

زخرف ارسم سے تھوڑا اور دور ہوئی۔ منہ پر ہاتھ رکھا تاکہ وہ سن نا سکے۔

"یہ مجھے بلیک میل کر کے یہاں لے کر آیا ہے۔ یقین جانو میں اسے اس جگہ کے بارے میں نہیں بتانا چاہتی تھی۔"

ایچ کچھ دیر خاموش رہا۔

"اوکے۔جو بھی ہے۔واپس جاو۔میں ہول نہیں کھول رہا۔"

ارسم زخرف کی جانب آیا۔

"کیا کہہ رہا ہے وہ۔"

زخرف مزید اس سے پیچھے ہوئی۔

"ایچ،میں تمہیں اس کی گارنٹی دیتی ہوں۔وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔"اب کے اس کا لہجہ التجائیہ تھا۔

"نہیں۔"

www.novelsclubb.com

"ایچ پلیز۔میری خاطر۔"

"تم کہو گی تو کیا میں سمندر میں بھی چھلانگ لگادوں گا؟"

"کیا لگادو گے؟"

"دماغ خراب نہیں ہے میرا۔"ٹھک سے فون بند کر دیا۔

زخرف نے افسوس سے فون کان سے ہٹایااور ارسم کو دیکھا۔وہ اس کے بولنے کا منتظر تھا۔

"اسے تم پر بھروسہ نہیں ہے۔"

ارسم خاموش رہا۔کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ زخرف کی جانب متوجہ ہوا۔

"میری بات کرواو اس سے۔"

"نہیں۔"زخرف نے فون اپنی کمر کے پیچھے کر لیا۔اسی لمحے اس کا فون پھر سے بجا۔

زخرف نے فورا اٹھایا۔

"صرف تمہارے لیے میں اس سے مل رہا ہوں۔لیکن اسے کہو کہ وہ گن باہر چھوڑ کر آئے گا۔"

زخرف نے فون رکھتے ارسم کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اسے معلوم ہے کہ تمہارے پاس گن ہے۔وہ ایسے تمہیں اندر نہیں آنے دے گا۔"

"اسے کیسے علم ہوا؟"ارسم نے شاک ہوتے ادھر ادھر دیکھا۔

"مجھے نہیں پتا۔شاید اس نے کیمرا زلگا رکھے ہیں۔"وہ اکتا کر بولی۔

ارسم نے گن نکالی اور قریب ایک درخت کے نیچے رکھ دی۔پھر دونوں ہاتھ کھڑے کیے گویا بتا رہا ہو کہ اب اس کے پاس مزید کچھ نہیں ہے۔

زمین سرکنے کی آواز آئی اور ہول کھل گیا۔

ارسم اس کے قریب آیا اور حیران ہو کر نیچے دیکھا۔پھر وہ سیڑھیاں اتر گیا۔

کچھ دیر بعد وہ تینوں ان کمپیوٹرز سے بھرے میز کے گرد بیٹھے تھے۔

ایچ کاٹ دار نظروں سے ارسم کو دیکھ رہا تھا جبکہ ارسم بلکل مطمئین لگتا تھا۔

زخرف باری باری دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

"سعد آغا کے بارے میں اتنا کچھ معلوم ہونا لیکن سعد آغا کا معلوم نا ہونا۔ عجیب نہیں ہے؟" وہ آنکھیں چھوٹی کرتا بولا۔

زخرف نے فوراً ایچ کو دیکھا۔

"مجھے جو کچھ معلوم تھا میں نے تمہیں بتا دیا۔ اس سے زیادہ میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔" کندھے اچکا کر بولا۔

زخرف نے ارسم کو دیکھا۔

"تو تم اس کے ملازم کو کیسے جانتے ہو جو تمہیں مخبری کرتا ہے؟"

"جیسا کہ میں نے پہلے بھی بولا۔" وہ ذرا آگے جھکا۔ "اس کے بہت سے ملازموں نے بھی اسے نہیں دیکھ رکھا۔"

"یہ میری بات کا جواب نہیں ہے۔"

"میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی جواب نہیں ہے۔" ایچ پیچھے کو ہوتا بولا۔

ارسم کچھ دیر اس کے چہرے کو دیکھتا رہا۔ جیسے پڑھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"تمہاری ہر بات جھوٹ ہے۔" اطمینان سے اس کا چہرہ پڑھ کر تبصرہ کیا۔

زخرف اسے گھورتی اس کے قریب ہوئی۔

"اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔" سرگوشی کی۔

"اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ وہ سچ بول رہا ہے؟" ارسم نے بدلے میں سوال کیا۔

زخرف خاموش ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

اچ اپنا ایک ناخن کترتے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

"بہت بڑی غلطی کر دی میں نے اس انسان کو بچا کر۔ مرنے کے لیے چھوڑ دینا چاہیے تھا۔" بڑبڑایا۔

"تو تم ہمیں کچھ نہیں بتاو گے۔ہوں۔میرے خیال میں ہم نے یہاں آکر وقت ضائع کیا۔"آخری بات وہ زخرف کی جانب دیکھ کر بولا تھا۔

زخرف نے جواب نہیں دیا۔اسے ویسے ہی اس پر بہت غصہ تھا۔

ارسم کھڑا ہوا تو وہ بھی کھڑی ہو گئی۔

"اگر تم ہمیں کچھ بتا دیتے تو اس میں ہم سب کی ہی بھلائی تھی۔"وہ ایچ کو دیکھ کر افسوس سے بولا۔"لیکن خیر، تمہاری مرضی۔"کندھے اچکائے اور آگے بڑھ گیا۔

ایچ نے آنکھیں گھمائیں اور چہرہ کمپیوٹر کی جانب موڑ لیا۔

ارسم ایچ کے پاس سے گزرنے لگا اور اسی لمحے اس نے وہ کیا جس کی زخرف اور ایچ دونوں کو توقع نہیں تھی۔

اس نے اپنی شرٹ کے پیچھے سے ایک گن نکالی اور ایچ پر تان دی۔

زخرف جہاں تھی وہیں جم گئی۔

ارسم نے ایچ کا گریبان کھینچا اور گن اس کی کنپٹی پر رکھی۔

"اب بتاو۔" سختی سے اسے دیکھتا بولا۔

زخرف بے یقینی سے دیکھتی قریب آئی۔

"یہ۔۔۔۔یہ تم کیا کر رہے ہو؟ گن ہٹاو ارسم۔"

لیکن وہ اس کو نہیں سن رہا تھا۔

"جو بھی تمہیں سعد آغا کے بارے میں معلوم ہے، سب کچھ اگل دو۔" وہ گن کو اسکی کنپٹی کے ساتھ رگڑتا بولا۔

www.novelsclubb.com

ایچ دانت پیسے اسے دیکھ رہا تھا۔

"میں تمہیں پہلے ہی سب بتا چکا ہوں۔"

"ارسم پلیز۔" زخرف پیچھے سے چیخی۔

"ٹھیک ہے۔اس کے جس ملازم کو تم جانتے ہو، مجھے اس کی ساری ڈیٹیلز چاہیے۔"

"میں کسی بھی انسان کی پرائوسی بریچ نہیں کر سکتا۔"

"میں پانچ گنوں گا۔اگر تم نہیں بتاوگے تو یقین جانو اس گھڑے سے تمہاری لاش کسی کو نہیں ملے گی۔"

زخرف سانس روکے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

"ایک۔"

ایچ زہر نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"دو۔"

اس کی نظروں میں کوئی فرق نا آیا۔

"تین۔"

www.novelsclubb.com

"ارسم، پلیز یہ پاگل پن بند کرو۔"

"چار۔"اس نے ٹریگر پر انگلی کی گرفت مظبوط کی۔ایچ اس کی انگلی کی حرکت محسوس کر سکتا تھا۔

"پا۔۔۔"

"اوکے۔"ایچ دھیمی سی آواز میں بولا۔ارسم کی انگلی ڈھیلی پڑی۔

گن اس کی کنپٹی پر یونہی تھی۔

ایچ نے ایک ہاتھ میز کی جانب بڑھایا اور کچھ کھٹ پٹ کرنے لگا۔کچھ لمحے بیتے اور میز کی دوسری جانب پڑے پرنٹر سے ایک کاغذ زوں کی آواز سے نکلا۔

زخرف نے آگے ہو کر وہ کاغذ پکڑا۔اس پر ایک آدمی کی تصویر اور ساتھ اس کی ساری ڈیٹیلز تھیں۔

اس نے کاغذ آگے ہو کر ارسم کو دکھایا۔

ارسم نے گن پیچھے کرلی اور زخرف سے کاغذ لے لیا۔

ایچ نے اب کے زخرف کو دیکھا۔زخرف نے تھوک نگلا۔

"اچھا نہیں کیا تم نے۔"اسے سخت نظروں سے دیکھتے بولا۔

ارسم زخرف کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔

"مردوں کی لڑائی میں عورتوں کو بیچ میں لانے والے بزدل ہوتے ہیں۔مجھ سے بات کرو۔"ایچ سر جھٹک کر رہ گیا۔

ارسم پیچھے زخرف کی جانب مڑا اور بل آخر مسکرایا۔

"چلیں۔۔۔میڈم زخرف۔"زخرف نے اسے آنکھیں دکھائیں اور آگے بڑھ گئی۔

وہ ایچ کی جانب مڑا۔

www.novelsclubb.com

"پھر ملیں گے ہیکر۔امید ہے مجھے دوبارہ تمہاری ضرورت پڑے گی۔" وہ بھی زخرف کے پیچھے چل دیا۔

ایچ نے زہر نظروں سے اسے جاتے دیکھا۔

جب وہ چلے گئے تو اس نے ہول بند کر دیا۔وہ سکرین پر ان دونوں کو دیکھ سکتا تھا۔

"میں بھی چاہتا ہوں کہ تم اس کو تلاش کر لو۔لیکن پھر مجھے انجام سے خوف آتا ہے۔میں جانتا ہوں اس سب کا انجام اچھا نہیں ہو گا۔"

زخرف باہر آئی اور دوڑ کر اس درخت تک آئی۔گن وہیں پڑی تھی۔اس نے جھک کر وہ گن پکڑی۔

www.novelsclubb.com

پیچھے ارسم بھی باہر آ چکا تھا۔وہ گن پکڑے اس کی جانب آئی۔

"تمہارے پاس ایک اور گن تھی؟"

"ظاہر سی بات ہے۔" وہ آگے کو چل پڑا۔

"پھر تم نے میری گن لینے کا ناٹک کیوں کیا؟"

"میں جانتا تھا کہ وہ ضرور ہمیں دیکھے گا۔ میں نے تمہاری گن مانگی تاکہ اسے لگے کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اور ایسا ہی ہوا۔ اس نے صرف وہی گن باہر چھوڑنے کا مطالبہ کیا۔"

وہ دونوں ایک ساتھ چلتے جا رہے تھے۔ ارسم اس کاغذ کو دیکھ رہا تھا اور زخرف اس کو۔

"میں تمہیں بہت معصوم انسان سمجھتی تھی ارسم۔"

ارسم نے کاغذ نیچے کر کے اسے دیکھا۔

"میں معصوم ہی ہوں۔" کندھے اچکا کر بولا۔

"بلکل۔ جیسے اس پر تم نے گن تانی تھی بہت معصوم دکھ رہے تھے۔" وہ کہہ کر تیز تیز چلنے لگی۔

.....

یہ اگلا دن تھا۔زخرف اپنے دفتر میں داخل ہوئی تو وہاں پہلے سے کوئی بیٹھا تھا۔اسے دیکھ کر وہ شخص مسکرایا۔

"کیسی ہیں آپ مس مرجان۔بہت عرصے بعد ملاقات ہو رہی ہے۔"فاروقی مسکراتے ہوئے کھڑا ہوا۔

زخرف نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اس کے سامنے میز پر پڑی بلیک کافی کو۔اس نے ایک گہرا سانس لیا اور اندر آئی۔

"تشریف رکھیں فاروقی صاحب۔"وہ کہتی میز کی جانب آئی۔

فاروقی واپس کرسی کھینچ کر بیٹھا اور ہاتھ کافی کے کپ کی جانب بڑھایا۔اس سے پہلے کے وہ پکڑتا،زخرف نے کپ پکڑ لیا۔

"کوئی خاص کام تھا؟" کافی کا مگ تھامے وہ آفس کے ایک کونے میں پڑے بڑے سے گملے کے قریب آئی اور کافی اس میں انڈیلنے لگی۔

فاروقی کا جو کافی کے لیے بڑھایا ہاتھ ہوا میں ہی جم گیا تھا اس نے واپس کھینچ لیا۔

"کام تو خاص ہی تھا۔" وہ زبردستی مسکرا کر بولا۔

کافی انڈیل کر زخرف اس کی جانب گھومی۔ اسے دیکھتے ہی وہ میز تک آئی اور اپنی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔ خالی کپ میز پر رکھ دیا۔

"کہیے۔"

فاروقی زرا آگے کو جھکا۔

"ہارون کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے ہم جانتے ہیں وہ آپ کروا رہی ہیں۔" وہ نہایت دھیمی آواز میں بولا۔

زخرف آگے سے مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"بڑی بات ہے فاروقی صاحب۔آپ نے تمہید باندھنے اور چاپلوسی کیے بغیر بات کرنا سیکھ لیا ہے۔"اس نے مسکراتے ہوَئے کرسی پر پیچھے ٹیک لگالی۔

"ہارون بہت زیادہ ڈسٹرب ہے۔ہماری سمجھ سے باہر ہے آپ یہ سب کیوں کر رہی ہیں۔"وہ یونہی سنجیدگی سے بولا۔

"مجھے نہیں پتہ آپ کس بارے میں بات کر رہے ہیں۔"زخرف نے معصومیت سے کندھے اچکائے۔

"میں ان تصویروں کی بات کر رہا ہوں جن سے آپ ہارون کو بلیک میل کروا رہی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

زخرف کے تاثرات سنجیدہ ہوئے۔تو اچھا اس کو بلیک میل کر رہا تھا۔گڈ۔

"کیسی تصویریں؟"وہ حیرت کا اظہار کرتے بولی۔

"آپ اور میں دونوں بڑے اچھے سے جانتے ہیں کہ کیسی تصویریں۔رک جائیں مس مرجان۔آپ مردوں کے ساتھ اس کھیل میں جیت نہیں سکیں گی۔میری بات مان لیں اور پیچھے ہٹ جائیں۔"اس کا لہجہ دھمکی آمیز تھا۔

زخرف میز پر آگے کو جھکی۔

"میری بھی بات مان لیں فاروقی صاحب اور ہارون کو سمجھائیں کہ میرے راستے سے ہٹ جائے۔خوامخواہ اپنی انا کی خاطر ایک عورت کے راستے میں روڑے اٹکانے سے باز آجائے۔"

فاروقی بھی مزید آگے کو جھکا۔

"لگتا ہے آپ کو میری بات سمجھ نہیں آرہی۔میں کہہ رہا ہوں کہ آپ جو بھی کر رہی ہیں اس سب کو فوراً رکوادیں۔"اس کی آواز سرد ہوئی۔"ورنہ پھر آپ کے ساتھ جو بھی ہوگا،آپ تصور بھی نہیں کر سکتیں۔"

زخرف کے کندھے ڈھیلے پڑے۔وہ اس آدمی کی شکل کو دیکھ رہی تھی جو اس کے دفتر میں اس کے سامنے بیٹھ کر اسے دھمکی دے رہا تھا۔

وہ کھڑی ہوئی تو فاروقی بھی کھڑا ہو گیا۔زخرف بغیر پلکیں جھپکائے اسے دیکھے جا رہی تھی۔پھر وہ اپنی کرسی ہٹا کر باہر آئی۔ہیلز میں دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی اس تک آئی اور اس کے مقابل کھڑی ہو گئی۔فاروقی کا قد ایک دو انچ اس سے چھوٹا تھا۔زخرف کے یوں اسے خاموشی سے دیکھنے پر وہ کنفیوز ہونے لگا تھا۔زخرف آگے ہو کر اس کے کان کے قریب جھکی۔

"فاروقی صاحب۔"اس کی سرگوشی بے حد سرد تھی۔"زخرف نے میک اپ کرنا بعد میں اور آپ جیسے مردوں کی ٹانگ توڑنا پہلے سیکھا تھا۔"

ایک کرنٹ کی لہر فاروقی کے سینے میں ابھری اور سفر کرتی ٹانگوں تک چلی گئی۔

"اگر آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ جیسے بزدل مردوں سے ڈر جاوں گی تو آپ زخرف مرجان کو جانتے نہیں ہیں۔زخرف نے ہمیشہ آپ جیسے گندی نسل کے

مردوں کا مقابلہ کیا ہے، یہ کوئی نئی بات نہیں ہے اس کے لیے۔" کہہ کر وہ پیچھے ہٹی۔ فاروقی کے ماتھے پر پسینے کی دو تین بوندیں ابھر آئی تھیں۔

زخرف مسکرائی۔

"بہت اچھا لگا آپ سے مل کر۔" اس نے اونچی آواز میں بولتے ہوئے دروازے کی جانب اشارہ کیا۔ "امید ہے آپ دوبارہ بھی آئیں گے۔" وہ مسکرا رہی تھی۔

فاروقی نے اثبات میں سر ہلایا۔

"پچھتائیں گی آپ۔"

"اگر آپ کو اکیلے جانے میں دقت پیش آ رہی ہے تو اپنے گارڈز کو بلواوں؟ پروٹوکول سے لے کر جائیں گے وہ۔"

فاروقی ایک نظر اس پر ڈال کر تیزی سے دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

زخرف کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔وہ بڑبڑاتی اپنی کرسی پر آکر بیٹھ گئی۔اسی لمحے کسی نے دروازے سے سر اندر کیا۔وہ ایچ تھا۔وہ سیدھا ہوا اور اندر آیا۔

زخرف نے اکتا کر اسے دیکھا۔

"پہلے میرا کم دن خراب ہوا ہے جواب تم بھی نازل ہو گئے ہو؟"

"تمہیں ڈر نہیں لگتا کیا۔"وہ کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"کس چیز سے؟"

"ان مردوں سے یوں لڑتے ہوئے۔جو بھی ہے تمہیں ایسے لوگوں سے جتنا اجتناب کر سکو کرنا چاہیے۔یہ تمہارے لیے برے ثابت ہو سکتے ہیں۔"

"میرا دماغ خراب مت کرو ایچ۔"اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر دبایا۔

ایچ نے اٹھ کر اس کا ریسیور اٹھایا۔

"دو کافی۔"بول کر واپس رکھ دیا۔زخرف نے اسے دیکھا۔

"ہو سکتا ہے تمہارے دفتر کی کافی پی کر میں تمہیں کل والی حرکت پر معاف کرنے کا سوچ لوں۔اور ویسے بھی میں تمہیں اس لڑکی سے ملوانے آیا ہوں۔یاد ہے نا تمہیں۔"

"وہ لڑکی جو تمہیں پریشان کر رہی تھی؟"زخرف نے دروازے کی جانب دیکھا۔

"کیا تم اسے میرے دفتر لے کر آئے ہو۔"

"صبر کرو پتہ چل جائے گا تمہیں۔"

کچھ دیر بعد سوناٹرے میں ان دونوں کی کافی لے کر اندر آئی۔ایچ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔سونا نے تھوک نگلا۔وہ تیزی سے میز تک آئی اور ان دونوں کی کافی ان کے سامنے رکھی۔ٹرے لیے تیزی سے واپس مڑ گئی۔

"رکو۔"وہ دروازے تک پہنچی تھی کہ ایچ کی آواز پر اس کے قدم رکے۔

زخرف نے اپنا کافی کا مگ اٹھاتے ایچ کو دیکھا۔

"ادھر آو۔" وہ سونا کو ہی دیکھتے بولا۔

وہ دھیرے سے مڑی لیکن اپنی جگہ سے نہیں ہلی۔ نظریں اپنے پیروں پر گاڑھ لیں۔

"کیا ہوا ہے؟" وہ ان دونوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"زخرف۔ وہ لڑکی جو مجھے میسجز پر پریشان کر رہی ہے بلکہ ہراساں کرنے کی کوشش کر رہی ہے وہ کوئی اور نہیں بلکہ۔۔۔۔ سونا ہے۔" اور سونا کا سر مزید زمین میں دھنس گیا۔

زخرف نے بے یقینی سے اپنا کپ میز پر رکھا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو اچ۔"

اچ نے کندھے اچکائے۔

"چاہے تو اس سے خود پوچھ لو۔" وہ کھڑا ہوا اور اپنا کافی کا مگ بھی اٹھا لیا۔

"بیسٹ آف لک۔" دونوں کی شکلیں دیکھتے وہ کافی سے محظوظ ہوتا باہر چلا گیا۔

زخرف ابھی بھی بے یقینی سے سونا کو دیکھ رہی تھی۔

"سونا۔۔۔ کیا وہ سچ کہہ رہا تھا؟ کیا تم اسے واقعی پریشان کر رہی ہو؟"

سونا نے جواب نہیں دیا۔ نا ہی سر اٹھایا۔

زخرف اٹھی اور اس کے قریب آئی۔

"خاموش کیوں کھڑی ہو، جواب دو مجھے۔"

سونا نے ہلکا سا سر اٹھایا اور اس کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"شروع انہوں نے ہی کیا تھا۔" وہ رندھی آواز میں بولی۔

"کیا مطلب، ساری بات بتاو مجھے۔"

"وہ۔۔۔۔وہ مجھے اچھے لگتے تھے لیکن میں نے تو ایک بار بھی ان کو نہیں بتایا۔میں تو اتنی خوشی سے ان کے کام کرتی تھی۔لیکن پھر انہوں نے میرے ساتھ بہت بہت برا کیا۔"سونا کی آنکھ سے آنسو بہہ گیا۔

زخرف جو بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی اس کی جانب جھکی۔

"کیا کیا اس نے؟"سانس روکے پوچھا۔

"انہوں نے میرے منہ پر بولا کہ انہیں مجھ میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اور یہ بھی کے میں اپنا وقت ضائع نا کروں۔کوئی کسی لڑکی کو ایسے بھی بولتا ہے کیا؟ان کا دل پتھر کا ہے۔"

www.novelsclubb.com

زخرف شاک زدہ سی اسے دیکھ رہی تھی۔

"بس پھر مجھے بھی غصہ آگیا اور میں نے آپ کے فون سے ان کا نمبر لے کر ان کو پریشان کرنا شروع کر دیا۔"

زخرف نے دو تین گہرے سانس لیے اور ہاتھوں سے خود کو ہوا دیتے نارمل کیا۔

پھر سونا کے قریب ہو کر اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھے۔

"سونا۔ میں ایک بڑی بہن کی طرح تم سے اگلا سوال کرنے والی ہوں ٹھیک ہے؟"

سونا نے اسے دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

زخرف چند لمحے پہلے اسے خاموشی سے دیکھتی رہی۔

"آخر تمہیں اس میں نظر کیا آیا تھا؟"

سونا اس کے سوال پر حیران ہوئی تھی۔ اسی لمحے اچ نے دروازے سے چہرہ اندر کیا۔ اس کے ہاتھ میں کافی کا مگ بھی تھا۔ وہ باہر کھڑا کافی پیتے ہوئے ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔

اس کو دیکھتے ہی زخرف نے سونا کے کندھے چھوڑے اور تھوک نگلا۔

ایچ کے چہرے پر شاک صاف دکھتا تھا۔اس نے ایک ہاتھ اپنے منہ پر پھیرا اور ایک انگلی دکھاتے ہوئے اسے وارن کیا۔پھر وہ چلا گیا۔

سونا نے افسوس سے زخرف کو دیکھا۔

زخرف واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"خیر ہے سن لیا ہے اس نے تو۔" وہ خود کو دلاسا دیتے ہوئے بولی پھر غصے سے سونا کو دیکھا۔

"خبردار جو تم نے دوبارہ اس کو تنگ کیا۔"

سونا نے سر پھر سے جھکا لیا تھا۔اس کے چہرے پر آنسوؤں کے نشان تھے۔

زخرف کو اب اس پر ترس آیا۔

"سونا،وہ باقی لڑکوں کی طرح نہیں ہے۔میں نے بہت وقت گزارا ہے اس کے ساتھ۔اسے یہ محبت اور ریلیشن شپس جیسی چیزوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔اس

معاملے میں اس کا دل پتھر کا ہے۔اور سب سے بڑی بات،اسے تو عورتوں سے بات کرنے کی تمیز بھی نہیں ہے۔ بھول جاو اس کو۔" وہ ایچ کے بارے میں ایسے بول رہی تھی جیسے اس کا دل حفظ ہوا سے۔

سونا نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم ایک کام کرو۔ چھٹی کر کے گھر جاو۔ جا کر خوب رونے کے سیشنز کرو۔ لیکن کل۔" وہ تھوڑا آگے کو ہوئی۔"کل تمہیں وہ یاد بھی نہیں ہونا چاہیے۔ کم از کم اس دفتر میں نہیں۔"

سونا اثبات میں سر ہلاتی چلی گئی۔

"سیرئسلی؟ اسے پسند آیا بھی تو ایچ؟" وہ ابھی تک حیرت میں گھری ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

گھر واپسی پر جب اس کی گاڑی گھر میں داخل ہو رہی تھی تو اس نے دور کسی کو گھر کے قریب کھڑے دیکھا۔اس شخص کے ساتھ دو چھوٹی بچیاں بھی تھیں۔یوں لگا تھا جیسے وہ اسے جانتی ہو۔

اندر گاڑی سے اتر کر وہ گیسٹ ہاوس کے پاس بیٹھے جہانگیر کے قریب آئی۔وہ فورا کھڑا ہوا۔

"کوئی آیا ہے کیا جہانگیر؟" شاید وہ وہی تھا جو وہ سوچ رہی تھی۔

"کیا کسی کو آنا تھا بی بی؟"

زخرف نے دروازے کی جانب دیکھا۔

"مجھے لگا جیسے میں نے۔۔۔۔کسی کو دیکھا ہے۔"

جہانگیر نے دروازے کی جانب دیکھا اور پھر اسے۔

"وہ ابھی بھی ادھر ہے۔" وہ منہ میں بڑبڑایا۔

زخرف چونکی تھی۔

"کیا وہ واقعی فیضی ہے؟"

جہانگیر نے سر اثبات میں ہلایا۔

"میں نے اسے گھر میں نہیں آنے دیا۔" وہ زخرف کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔

"اس کے ساتھ دو چھوٹی بچیاں بھی ہیں۔" وہ جیسے کھوئی سی بولی۔ "جاوا سے اندر بلا لاو۔" تیزی سے بولی۔

جہانگیر حیران ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اندر بلا لوں بی بی؟"

"ہاں۔اس کے ساتھ دو بچیاں ہیں۔" اس نے اپنی بات دہرائی۔ "تم ان کو لان میں بٹھاو میں آتی ہوں۔"

وہ اندر چلی گئی۔

فریش ہو کر وہ باہر آئی تو دور لان میں ایک کرسی پر بیٹھا وہ دکھا۔ وہ مزید دبلا پتلا ہو گیا تھا۔ بال چھوٹے ہو گئے تھے۔ شیو کافی حد تک بڑھی ہوئی تھی۔ دونوں بچیاں اس کے قریب ہی کھڑی تھیں۔

زخرف نے مسکراتے ہوئے اس جانب قدم بڑھائے۔ فیضی اسے دیکھ کر فورا کھڑا ہو گیا۔

"کیسی ہو زخرف؟" جیسے ہی قریب پہنچی تو فیضی بولا۔

زخرف نے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ جیسے کہہ رہی ہو کہ خود دیکھ لو۔

"جیسی تمہیں دکھ رہی ہوں۔ صحت مند، خوش، امیر اور ہمیشہ کی طرح خوبصورت۔"

فیضی ہلکا سا ہنس دیا۔

زخرف ایک کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی تو وہ بھی بیٹھ گیا۔

"یہ تمہاری بیٹیاں ہیں؟"زخرف نے ایک بچی کو ہاتھ سے اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا تو وہ آ گئی۔

"ہاں۔"

"حیرت ہے۔تم سے کس نے شادی کر لی۔"اس نے ہنستے ہوئے بچی کے گال کھینچے۔

بچیاں بھی دبلی پتلی تھیں۔گال اندر کو دھنسے ہوئے تھے۔

"مجھے لگا تھا تم مجھے اپنے گھر کبھی نہیں آنے دو گی۔"

"اگر تم ان بچیوں کو ساتھ نا لاتے تو کبھی نا آنے دیتی۔"

فیضی خاموش ہو گیا۔

"دادی کیسی ہیں؟"اس نے دوسری بچی کو بھی اپنے قریب کیا۔

"تین سال پہلے دادی کا انتقال ہو گیا تھا۔"

ایک سایہ زخرف کے چہرے پر آیااور گزر گیا۔اس نے عہد کیا تھا کہ وہ اس گھر میں کبھی دوبارہ قدم نہیں رکھے گی۔یہ اس عہد کی رقم تھی جو وہ ان کے آخری وقت میں ان سے ملنے نہیں جا سکی۔اس نے سر جھٹکا۔

"تمہاری ماں تو بہت خوش ہو گی۔"اس نے لہجے کو نارمل رکھا۔

فیضی کچھ دیر خاموش رہا۔زخرف نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"ایک سال پہلے امی کا بھی انتقال ہو گیا تھا۔"

زخرف نے سر ہلا دیا۔کچھ بھی محسوس نہیں ہوا تھا۔

"امی کے جانے کے بعد ثانیہ بھی ماہ نور کو لے کر چلی گئی۔وہ ایک سکول میں پڑھاتی ہے،اور ایک کرائے کا گھر لے رکھا ہے۔"

"بہت اچھا کیا ثانیہ نے۔ہو سکتا ہے اب ماہ نور کا بھی مستقبل بن جائے۔"

فیضی نے تکلیف سے اسے دیکھا تھا۔

سہلی نے چائے اور کیک لا کر میز پر رکھے تو زخرف نے پیار سے کیک پکڑ کر دونوں بچیوں کو پکڑائے۔

"امی کے انتقال کے بعد ابو کی پینشن بھی آنا بند ہو گئی۔ میں ایک پینچر کی دکان پر کام کرتا ہوں لیکن گھر کا خرچ بہت مشکل سے چلتا ہے۔"

زخرف نے ایک قہقہہ لگایا۔

"تم ابھی بھی مجھ سے پیسے مانگنے آئے ہو۔ واو۔"

"یہ میری بچیوں کے پیٹ کا سوال ہے زخرف۔ تمہیں تو اللہ نے بہت دیا ہے۔" اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔ "میں نے آج تک تمہارے ساتھ جو کچھ بھی کیا ہے اس کے لیے تم سے معافی مانگتا ہوں۔" اس نے دونوں ہاتھ زخرف کے سامنے جوڑے۔ "میری بچیاں رات کو بھوکے پیٹ سوتی ہیں۔ ثانیہ کہتی ہے کہ یہ تمہاری بد دعا ہے۔ پلیز مجھے معاف کر دو۔" وہ اپنے ہاتھوں میں چہرہ چھپائے روتا گیا۔

زخرف سنجیدگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔دونوں بچیاں بھی خاموشی سے اپنے باپ کو دیکھ رہی تھیں۔

"معاف اس کو کیا جاتا ہے جسے زندگی میں جگہ دینی ہو۔میں تم لوگوں کو اپنی زندگی سے کب کا نکال چکی ہوں۔یقین جانو کبھی تم لوگوں کے بارے میں سوچتی بھی نہیں ہوں۔"

فیضی نے ایک ہاتھ سے اپنا چہرہ صاف کیا۔

"میں ہر طرف سے قرض میں ڈوبا ہوں۔"

"بس کر دو فیضی۔"زخرف کی آواز بلند ہوئی تھی۔"گھروں کے حالات ایسے ہی نہیں ٹھیک ہو جاتے۔میں اگر آج ڈھیروں پیسہ کماتی ہوں تو یہ اس لیے نہیں ہے کہ میں تمہاری طرح لوگوں سے پیسہ مانگتی تھی۔جاو اور جا کر اپنی بیٹیوں کے لیے چھتیس چھتیس گھنٹے محنت کرو۔"وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

فیضی بھی افسوس سے اسے دیکھتا اٹھ گیا۔

زخرف نے دور کھڑے جہانگیر کی جانب دیکھا تو وہ فوراً اس طرف چلا آیا۔

زخرف نے آخری نظر اس پر ڈالی اور گھر کی جانب بڑھ گئی۔

.....

مرجان ہاوس کے لاونج میں رات کے وقت ٹی وی اونچی آواز میں چل رہا تھا۔

یوسف چائے پیتے ہوئے خبریں سن رہے تھے۔ہانا بھی ان کے ساتھ صوفے پر بیٹھی ٹی وی کو بغور دیکھ رہی تھی۔

پیچھے سٹینڈ پر چارجر پر لگا زخرف کا فون بجنے لگا تو ہانا کے کان فوراً سیدھے ہوئے۔وہ فوراً صوفے سے چھلانگ مار کر اتری اور اس سٹینڈ پر چڑھی۔اس نے یوسف کی جانب دیکھا لیکن وہ مکمل ٹی وی میں مگن تھے۔وہ اپنے منہ سے ہی فون کو چارجنگ سے اتارنے کی کوشش کرنے لگی۔

سہلی جو کے سامنے سے چلی آ رہی تھی اس نے افسوس سے اسے دیکھا اور آگے ہو کر فون چارجنگ سے اتار دیا۔ ہانا نے فون منہ میں دبایا اور لائبریری کی سیڑھیوں کی جانب بھاگی۔

سیڑھیاں چڑھ کر آگے لائبریری کا دروازہ کھلا تھا۔ وہ لائبریری میں آئی اور کونے میں بنے اس چھوٹے سے دروازے تک آئی۔ فون اب خاموش ہو گیا تھا۔

دروازہ ہلکا سا کھلا تھا۔ اس نے بمشکل اپنے سر سے دروازہ کھولا اور اندر آ گئی۔

اندرز خرف ایک کینوس کے سامنے بڑے سے سٹول پر بیٹھی تھی۔ وہ سفید رنگ کی کھلی سی ٹی شرٹ اور سفید ہی ٹراوزر میں ملبوس تھی۔ بالوں کا ہلکا سا جوڑا بنا رکھا تھا، جس میں سے کافی بال باہر نکل رہے تھے۔ چہرہ، بال اور کپڑے، کئی جگہ پینٹ کے دھبے تھے۔

وہ پوری طرح اپنی پینٹنگ میں ڈوبی تھی جب اسے دروازہ کھلتا محسوس ہوا۔ اس نے دانت پیسے اور غصے سے ہانا کو دیکھا۔

"نالائق بلی۔میں نے کہا تھا نا مجھے ڈسٹرب نا کرنا۔تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی۔اللہ نے دماغ نہیں دیا کیا تمہیں؟"اپنے دماغ پر انگلی سے دستک دیتی بولی۔

ہانا اس کے قریب آئی اور فون منہ سے نکال کر زمین پر رکھا۔زخرف کی نظر فون کی جانب پھسلی۔

ارسم کی دو مسڈ کالز تھیں۔

زخرف نے دوبارہ ہانا کو دیکھا۔وہ سر اٹھائے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔زخرف جیسے شرمندہ ہوئی۔وہ نیچے اس کے قریب جھکی۔

"کیا تم جانتی ہو کہ میں اسے پسند کرتی ہوں؟"رازداری سے پوچھا۔

ہانا ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"بابا کو مت بتانا۔"مسکراتے ہوئے اسے ٹھوکا دیا۔

اس نے فون نیچے سے پکڑا اور ارسم کو کال بیک کی۔

"ہیلو، بزی تھی؟" وہ فوراً فون اٹھاتا بولا۔

"نہیں تو۔" بے باکی سے جھوٹ بولا۔

"اوکے۔ مجھے تم سے اس آدمی کے بارے میں بات کرنی تھی۔"

"سعد آغا کا ملازم؟" زخرف نے پینٹ برش ایک طرف پڑی پلیٹ میں رکھ دیا۔

"ہاں۔ تم نے غور سے اس کی تصویر کو دیکھا تھا؟ میں سوچ رہا تھا کہ ہو سکتا ہے تم نے اس آدمی کو کبھی دیکھ رکھا ہو۔"

"ہاں میں نے اسکی تصویر کو بغور دیکھا تھا۔ لیکن میں نے اس آدمی کو پہلے کبھی نہیں دیکھا۔"

www.novelsclubb.com

"ہمم۔ خیر میں نے اس کے بارے میں معلومات نکلوائی ہیں۔ وہ کیا کام کرتا ہے، کہاں کرتا ہے، یہ سب تو معلوم نہیں ہو سکا لیکن اس کی رہائش کا پتا لگ گیا ہے۔"

"کیا واقعی؟" وہ فوراً اسٹول سے اٹھی۔

"اس کی فیملی کراچی ہوتی ہے۔اسی جگہ کا پتا لگ سکا ہے۔لیکن اچھی بات یہ ہے کہ وہ کل ہی کراچی گیا ہے۔شاید چھٹیوں پر اپنی فیملی سے ملنے گیا ہو۔اور میرے خیال میں مجھے اس سے بہتر موقع نہیں ملے گا۔"

زخرف پھر سے سٹول پر بیٹھی۔

"کیسا موقع ارسم؟"

"اس آدمی کو پکڑنے کا۔میں کچھ دنوں تک کراچی جا رہا ہوں۔"

زخرف کا دل زور سے دھڑکا۔

"نہیں ارسم۔" وہ دھیرے سے بولی۔

"زخرف۔ہم کب تک ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں گے؟ مجھے یہ کرنا ہے اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں اسے پکڑ لوں گا۔"

زخرف کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔

www.novelsclubb.com

"اس نے پہلے تم پر دو دفعہ حملہ کروایا ہے۔وہ تمہیں پھر نقصان پہنچائے گا۔"

"مجھے کچھ نہیں ہو گا۔"اس کی آواز دھیمی تھی مگر تسلی دینے والی تھی۔

زخرف نے زور سے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں ارسم۔تم نے۔۔تم نے ٹھیک کہا کہ ہمیں بزدلوں کی طرح ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھے رہنا چاہیے لیکن میں تمہیں اکیلے نہیں جانے دوں گی۔"

"تم نے کہا تھا کہ ہمیں پولیس کو بیچ میں انوالو نہیں کرنا چاہیے."اسے یاد دلایا۔

"ہاں اور ٹھیک کہا تھا۔پولیس کچھ نہیں کرے گی۔لیکن میں تمہیں اکیلے نہیں جانے دوں گی۔میں خود تمہارے ساتھ جاوں گی۔"

دوسری جانب سناٹا چھا گیا۔کچھ لمحے یونہی سرکے۔

"نہیں۔تم نہیں جاو گی۔"

"یہ میری لڑائی ہے ارسم۔میں اتنی خود غرض نہیں ہوں کہ تمہیں اس میں دھکیل کر خود آرام سے بیٹھ جاوں۔میں تمہیں اکیلے کبھی نہیں جانے دوں گی۔اگر تم سو مردوں کو بھی اپنے ساتھ لے جاو پھر بھی نہیں جانے دوں گی۔"

"میں تم پر کوئی احسان تو نہیں کر رہا زخرف۔"وہ نرمی سے بولا۔"مجھے کسی نے کہا تھا کہ میرے ساتھ یہ سب ہو رہا کیونکہ میں شاید ایسے انسان کی زندگی میں داخل ہو گیا جس سے مجھے دور رہنا چاہیے تھا۔میں نے انجانے میں دشمن بنا لیے۔لیکن جانتی ہو زخرف،مجھے اس سب پر تھوڑا سا بھی افسوس نہیں ہے۔میں۔۔۔۔میں واقعی تمہیں پروٹیکٹ کرنا چاہتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

زخرف کچھ دیر لب کاٹتی رہی۔

"ارسم۔۔۔۔میں بھی تمہیں پروٹیکٹ کرنا چاہتی ہوں۔"اس کی آواز مدھم تھی۔یوں جیسے اس سے التجا کر رہی ہو۔

"پلیز ارسم۔۔۔اکیلے مت جاو۔۔۔۔ساتھ چلتے ہیں۔"

ہانا سر اٹھائے زخرف کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"اوکے۔" وہ بھی دھیرے سے بولا۔ جیسے ہار مان لی ہو۔ "ساتھ چلتے ہیں۔"

"پرومس؟"

"پرومس۔"

زخرف نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا، یوں جیسے وہ اسے دیکھ رہا ہو۔

"اوکے۔"

وہ کافی دیر یونہی فون کان کو لگائے بیٹھی رہی۔ دوسری جانب سے بھی کال نہیں کٹی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہانا اس کے قدموں میں بیٹھی، سر ایک جانب گرائے دلچسپی سے اسے دیکھے جا رہی تھی۔

زخرف نے دھیرے سے فون نیچے کیا اور کال کاٹ دی۔

اور زمین پر ہانا کے پاس بیٹھی۔

"بہت جلد سب ٹھیک ہو جائے گا۔ہم دونوں مل کر سب ٹھیک کر دیں گے۔" وہ ہانا سے زیادہ خود کو بتا رہی تھی۔

.....

یوسف مرجان کی گاڑیوں کا قافلہ سڑک پر دوڑ رہا تھا۔وہ پیچھے زخرف کے ساتھ بیٹھے تھے۔آج وہ کسی ادارے کے دورے کے لیے جا رہے تھے اور انہوں نے خود زخرف سے کہا تھا کہ وہ ان کے ساتھ چلے۔زخرف حیران ہوئی لیکن پھر ان کے ساتھ آ گئی۔وہ ان کے ساتھ بیٹھی اپنے فون میں مگن تھی۔یوسف باہر دیکھ رہے تھے۔

"تمہیں یاد ہے زخرف کہ تم نے چند سال پہلے مجھ سے ایک سوال کیا تھا اور میں نے کہا تھا کہ میں تمہیں پھر کبھی اس سوال کا جواب دوں گا۔"

زخرف نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔وہ باہر دیکھ رہے تھے۔اس نے یاد کرنے کی کوشش کی۔

"کس بارے میں بات کر رہے ہیں آپ؟"

یوسف خاموش رہے۔وہ چند لمحے ان کے جواب کا انتظار کرتی رہی۔جب وہ کچھ نہیں بولے تو وہ پھر سے اپنے فون میں مگن ہو گئی۔اس کے فون میں ایک ویب سائٹ کھلی تھی۔وہ ایک ڈریس دیکھ رہی تھی۔وہ بے حد خوبصورت ڈریس تھا۔اس کی سالگرہ قریب تھی۔وہ کافی دنوں سے سوچ رہی تھی کہ یہ ڈریس اپنی سالگرہ کے لیے لے لے۔وہ بہت مہنگا ڈریس تھا۔لیکن خیر وہ افورڈ کر سکتی تھی۔اس نے وہیں بیٹھے بل آخر فیصلہ لیا اور وہ ڈریس آرڈر کر دیا۔

اس نے دل پر ہاتھ رکھا اور اس خوشی کو محسوس کیا۔

شاید یہ ڈوپامین ریلیز تھی،ایک انجانی سی خوشی نے اس کو گھیر لیا تھا۔وہ اس وقت post-purchase euphoria کے زیر اثر تھی۔

سگنل پر گاڑیاں رک گئیں۔

"زخرف۔"یوسف کے پھر سے پکارنے پر اس نے فون رکھا اور ان کو دیکھا۔

"جی؟"

"وہ اس بچی کو دیکھ رہی ہو تم؟"انہوں نے انگلی سے اشارہ کیا۔

زخرف نے آگے ہو کر اس طرف دیکھا جہاں وہ اشارہ کر رہے تھے۔ایک طرف فٹ پاتھ پر ایک پندرہ سولہ سال کی بچی بیٹھی تھی۔اس کے آگے ایک پینسلز کا باکس تھا۔وہ سر اٹھائے سڑک سے گزرنے والی گاڑیوں کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ جو بچی پینسلز بیچ رہی ہے؟"

"جہانگیر؟"یوسف نے اسے جواب دیے بنا آگے بیٹھے جہانگیر کو پکارا۔جہانگیر نے فورا گردن موڑی۔

"جی سر۔"

"تمہارے پاس پانچ سو روپے ہوں گے۔"

"دیکھتا ہوں سر۔ تھوڑا بہت کیش رکھتا ہوں میں اپنے پاس۔" وہ اپنی جیب سے والٹ نکال کر اس میں دیکھنے لگا۔ پھر اس نے ایک پانچ سو کا نوٹ نکال کر یوسف کی جانب بڑھایا۔

زخرف خاموشی سے ان کو دیکھ رہی تھی۔

"زخرف۔" وہ زخرف کی جانب مڑے۔ "کیا تم اس بچی سے مجھے پینسلز خرید کے لادو گی؟" اس کی جانب نوٹ بڑھاتے بولے۔

"کیا؟" وہ حیرت سے بولی۔

"جلدی جاو۔" انہوں نے پیسے اس کے ہاتھ میں تھما دیے۔

"لیکن آپ کو پینسلز کیوں چاہیے اور آپ مجھے کیوں بھیج رہے ہیں؟" وہ واقعی پزل تھی۔

www.novelsclubb.com

"جہانگیر تم بھی ساتھ جاو۔کوئی ایشو نا ہو۔"

جہانگیر بھی حیران تھا۔اس نے مڑ کر زخرف کو دیکھا۔یوسف پھر سے باہر دیکھنے لگے تھے۔زخرف نے جہانگیر کو دیکھتے ہوئے کندھے اچکا دیے۔

وہ گاڑی سے باہر نکلی تو جہانگیر بھی فورا باہر آیا۔زخرف گاڑی کو پار کر کے فٹ پاتھ تک آئی۔سگنل پر سب گاڑیاں رکی تھیں۔لوگ اپنی گاڑیوں سے سر باہر نکال کر دیکھنے لگے تھے۔بہت سے لوگ اسے پہچاننے لگے تھے۔اچانک لوگوں کا شور بلند ہو گیا۔دو تین مزید گارڈ آگے بڑھے تاکہ لوگوں سے اس کی حفاظت کر سکیں۔

زخرف اس لڑکی کے قریب آئی اور نیچے بیٹھی۔وہ بچی حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کتنی پینسلز ہیں تمہارے پاس؟"

اسے حیرت سے دیکھتی بچی نے سر جھکایا اور پینسلز گننے لگی۔

زخرف نے ادھر ادھر دیکھا۔لوگ گاڑیوں سے اتر کر آگے آکر اس کی ویڈیو بنانے لگے تھے۔

"پلیز جلدی کرو۔"

بچی نے تیزی سے پینسلز گنی۔

"چالیس۔"سر اٹھا کر بتایا۔

"کتنے کی ہوں گی سب؟"

وہ بچی دھیرے سے اپنی انگلیوں پر حساب کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"چار سو روپے۔"

"اوکے۔"زخرف نے پانچ سو کا نوٹ اس کی جانب بڑھایا اور پینسل باکس اٹھالیا۔

"باقی کے بھی رکھ لینا۔"

"نہیں میڈم جی۔میں باقی کے پیسے نہیں رکھ سکتی۔"وہ فورا بولی۔

"اٹس اوکے۔میری طرف سے تحفہ سمجھ کر رکھ لو۔"زخرف نے زور دیا۔

وہ بچی بل آخر مسکرائی اور نوٹ اٹھا کر اپنی آنکھوں کے سامنے کیا۔

"آج میں جلدی گھر جا سکتی ہوں۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔

زخرف باکس پکڑے کھڑی ہوئی لیکن مڑ نہیں سکی۔وہ اس بچی کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔اس بچی کے چہرے پر ایسی مسکراہٹ تھی کہ جس نے اس کے پیروں کو جکڑ لیا تھا یا اس کے اپنے دل کو کچھ ہوا تھا۔وہ بچی سر اٹھائے اسے دیکھ رہی تھی۔اس کی مسکراتی، چمکتی آنکھیں زخرف پر تھیں۔

زخرف دھیرے سے واپس اس کے پاس بیٹھی۔ارد گرد سے ہر شے غائب ہو گئی تھی۔اس کے پیچھے موجود گارڈز، گاڑیاں اور کیمرے سب غائب ہو گئے تھے۔ وہاں صرف وہ تھی اور اس بچی کی مسکراہٹ۔

"تم۔۔۔۔تم ان پیسوں سے کیا کرو گی؟"زخرف نے خود کو کہتے سنا۔

اس بچی نے اسے دیکھا اور پھر اس پانچ سو کے نوٹ کو۔

"میرا ایک چھوٹا بھائی ہے جس کی سکول کی فیس کے لیے میں پیسے جمع کرتی ہوں۔ میری امی کی سلائی سے بمشکل گھر کا خرچہ چلتا ہے اس لیے وہ ہمیں پڑھا نہیں سکتیں۔ میں خود تو نہیں پڑھ سکی لیکن میں اپنے بھائی کو ضرور پڑھاوں گی۔ ایک دن اسے بہت بڑا آدمی بناوں گی۔" اس نے پھر سے اس نوٹ کو دیکھا۔ "اس کی اس مہینے کی فیس میں بس پانچ سو روپے رہ گئے تھے۔ مجھے یہ پانچ سو جمع کرتے بہت دن لگنے تھے۔ کیونکہ یہاں سے گزرنے والے لوگ پینسل نہیں خریدتے۔" اب اس نے مسکراتے ہوئے آسمان کو دیکھا۔ "لیکن آج اللہ نے آپ کو بھیج دیا۔"

www.novelsclubb.com

زخرف اس وقت کسی مختلف سے فیز کے زیر اثر تھے۔

دور گاڑی کے شیشے سے اس جانب دیکھتے ہوئے یوسف اب مسکرا رہے تھے۔

وہ بنا کچھ کہے اٹھی اور گاڑی کی جانب بڑھی۔ سب آوازیں واپس لوٹ رہی تھی لیکن اب بھی وہ گڈمڈ سی تھیں۔

جہانگیر نے گاڑی کا دروازہ کھولا تو وہ اندر بیٹھ گئی۔اس نے خاموشی سے پینسلز کا باکس سیٹ پر رکھ دیا۔

"آپ کو لوگوں کے لیے یہ سب کر کے کیا ملتا ہے؟"چند سال پہلے اسے یوسف سے کیا گیا اپنا سوال یاد آیا۔

وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔

کچھ تھا جو اس کے دل پر اتر رہا تھا۔سکون تھا کہ کیا اسے اندازہ نا ہو سکا۔وہ خوشی تھی جو اس کے دل کے اندر سے پھوٹ رہی تھی۔یہ ایسی خوشی تھی جو دنیاوی خواہشوں کو پورا کرنے سے نہیں ملتی تھی۔شاپنگ کرنے کے بعد ملنے والی خوشی بھی اور طرح کی تھی۔وہ دل کو ایسے تسکین نہیں دیتی تھی۔کچھ اچھا کھا کر ملنے والی خوشی بھی مختلف ہوتی تھی۔وہ معدے کو ایسے سکون سے نہیں بھر دیتی تھی۔اس خوشی کا دنیاوی چیزوں سے کوئی مقابلہ نا تھا۔یہ احساس بہت خاص تھا۔اور وہ اس وقت اس احساس کے زیر اثر تھی۔

گاڑیاں چل پڑیں۔

زخرف نے اس بچی کو گاڑی کے پیچھے دوڑتے دیکھا۔اسی مسکراہٹ کے ساتھ۔وہ زخرف کی جانب ہاتھ ہلا رہی تھی۔زخرف اس بچی کو دیکھے گئی۔

اس نے ہمیشہ اپنے باپ کو انکی جاب کرتے دیکھا تھا۔آج اس نے انکی جاب کو محسوس کیا تھا۔اور اس کا دل جان گیا تھا کہ اس جاب کو اپنا کیریئر بنا کر انسان گھاٹے کا سودا کیوں کرتا ہے۔وہ کیوں بغیر کسی معاوضے کے اس کام کو کرنے پر راضی ہو جاتا ہے۔اس جاب کی اجرت پیسوں کی صورت نہیں ملتی تھی۔لیکن اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس کی اجرت دنیا کے روپے،ڈالرز اور ہر شے سے زیادہ قیمتی تھی۔سیٹ پر پینسلز کا باکس ان چھوا پڑا تھا۔یوسف خاموشی سے باہر دیکھ رہے تھے۔وہ بھی خاموشی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ان دونوں کو فلحال کوئی بھی بات کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

.....

وہ ایک فاونڈیشن تھی جس کے دورے کے لیے وہ آئے تھے۔یوسف ابھی وہیں تھے جب زخرف انہیں چھوڑ کر باہر آگئی۔اسے دفتر میں کوئی ضروری کام پڑ گیا تھا۔

وہ تیزی سے چلتی فرید کے ساتھ باہر آئی۔باہر کا ماحول اب تبدیل تھا۔وہاں لوگوں کا ایک بہت بڑا ہجوم تھا جو دھیرے سے سڑک پر آگے کو سفر کر رہا تھا۔

"یہ سب کیا ہے فرید؟"وہ حیران ہوتی بولی۔

"پتہ نہیں بی بی۔شاید کوئی احتجاج ہو رہا ہے۔"

اس کی گاڑیاں سڑک پر آگے کچھ فاصلے پر تھیں۔

"آپ کہیں تو واپس اندر چلیں؟"

"نہیں۔میرا دفتر جانا ضروری ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ دونوں آگے کو بڑھ گئے۔اس کی سیکیورٹی نے اسے اپنے حصار میں لے لیا تھا۔وہ لوگوں کے ہجوم سے محفوظ تھی۔وہ اتنی بھیڑ میں آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے تھے۔

اچانک سے کچھ ایسا ہوا کہ کسی کو سمجھ نہیں آئی۔یوں لگ رہا تھا جیسے سب لوگ اس طرف آنے لگے ہوں۔یہ اس بڑے ہجوم میں سے بیس تیس آدمی تھے جو سیکیورٹی پر ایک دم ٹوٹ پڑے تھے۔سب ایک دوسرے کو دھکے دینے لگے تھے۔

زخرف کا دل بند ہونے لگا۔اسے نہیں سمجھ آ رہی تھی کہ وہ لوگ ان کی جانب کیوں آ رہے تھے۔

"سب ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑو اور بی بی کے گرد دائرہ بناو۔"فرید نے چیختے ہوئے سب کو ہدایت کی۔

ان سب نے مضبوطی سے ہاتھ تھامے اس کے گرد دائرہ بنالیا لیکن ان آدمیوں کے دھکے مزید بڑھنے لگے۔دو تین گارڈز کے ہاتھ چھوٹے اور وہ ان سے دور ہوتے گئے۔ایک دم پانچ چھ آدمی اس طرف سے آئے تھے۔فرید فوراً اس طرف کو ہوا اور خود ان کے آگے ہو گیا۔

"پیچھے رہو۔۔۔۔پیچھے رہو سب۔۔"وہ حلق کے بل چیخا تھا۔"دائرہ چھوٹا کرو۔جلدی کرو۔"

وہ بمشکل اس بڑے ہجوم سے تھوڑا آگے آئے۔یہاں آدمیوں کی تعداد کم تھی۔اس کے تین چار گارڈ بھیڑ میں ہی دور رہ گئے تھے۔

"جلدی کریں بی بی۔جلدی۔۔"گاڑی کچھ ہی فاصلے پر تھی۔

وہ چاروں طرف ہراساں نظروں سے دیکھتی آگے بڑھ رہی تھی۔

چلتے ہوئے زخرف کو کچھ محسوس ہوا۔وہ جہاں تھی وہیں جم گئی۔اس نے دھیرے سے اپنا سرد چہرہ پیچھے موڑا۔اس کے پیچھے ایک آدمی کھڑا تھا۔تقریباً چالیس سال کا مرد۔اس کا ہاتھ زخرف کی کمر پر تھا۔اسے اپنی جانب دیکھتے پا کر وہ سارے دانت نکال کر مسکرایا۔

"بی بی رک کیوں گئی ہیں، چلیں۔"آگے سے فرید چلایا۔

وہ آدمی یونہی اسے دیکھ رہا تھا۔جیسے اس پر ہنس رہا ہو۔اس کا مذاق اڑا رہا ہو کہ وہ اتنے مردوں میں اسے کچھ نہیں کہہ سکتی۔اسے بتا رہا ہو کہ وہ ایک عورت ہے،اور جب کوئی عورت کسی مرد سے مقابلے کے لیے کھڑی ہو جائے تو اس کے ساتھ یہی ہوتا ہے۔سب مرد اس کے خلاف ہو جاتے ہیں۔اور وہ بے چاری کچھ نہیں کر پاتی۔اس کے ذہن میں فاروقی کے کہے جملے گھوم رہے تھے۔یہ اسی نے کیا تھا۔

"بی بی۔"

وہ تھوڑا سا آگے بڑھی تو اس آدمی کا ہاتھ ہٹ گیا۔اس کی شکل سے لگتا تھا کہ وہ کہیں اور جا چکی ہے۔اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیسے چلے کس طرف چلے۔اسے ارد گرد موجود ہر مرد خود پر ہنستا محسوس ہو رہا تھا۔

وہ گہرے گہرے سانس لینے لگی۔وہ گاڑی کے بے حد قریب تھے۔لیکن زخرف اب پیر آگے نہیں بڑھا رہی تھی۔وہ ایک ہی جگہ کھڑی گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔اس کی آنکھیں دھندلانے لگی تھیں۔فرید اسے بار بار بول رہا تھا کہ آگے چلے لیکن اسے ایسے آگے نہیں جانا تھا۔وہ مٹھیاں بھینچے پیچھے مڑی۔وہ آدمی ابھی بھی اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔زخرف کا جسم بری طرح کانپ رہا تھا۔لیکن نہیں،وہ یہ نہیں کرے گی۔وہ ان عورتوں جیسی نہیں تھی جو یہ سب سہہ کر چپ کر کے آگے بڑھ جاتی ہیں۔چاہے اس جگہ اس کا دل بند ہو جائے،وہ ایسے یہاں سے نہیں جائے گی۔

www.novelsclubb.com

وہ دو تین قدم اس آدمی کے قریب آئی۔اپنی ہیل سمیت اس نے اپنا دایاں پاوں جتنی قوت سے اس آدمی کے پیٹ میں مار سکتی تھی مارا۔وہ آدمی پیچھے دو تین آدمیوں پر جا گرا۔ایک دم مزید شور مچا۔فرید منہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا۔زخرف فورا فرید کی جانب مڑی۔

دو تین گارڈز نے فرید سمیت اسے پھر سے گھیر لیا۔وہاں مزید بھگدڑ مچ گئی تھی۔ اب پھر سے لوگ ان کی جانب لپک رہے تھے۔وہ گاڑی کے قریب آئے،فرید نے گاڑی کا دروازہ کھولا تو وہ فورا گاڑی میں بیٹھ گئی۔

اندر بیٹھ کر وہ نیچے جھکی اور اپنا سانس بحال کرنے کی کوشش کرنے لگی۔اسے اپنا سر چکراتا محسوس ہو رہا تھا۔زخرف نے اگلی سیٹ کو تھاما۔اپنا سر اس کے ساتھ ٹکا لیا۔ اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔

"بی بی۔"فرید آگے بیٹھ چکا تھا اور گاڑی چل پڑی تھی۔"بی بی پانی۔"

زخرف نے سر اٹھایا اور اس سے پانی کی بوتل پکڑی۔ایک گھونٹ پی کر اس نے پیچھے کو گرتے سیٹ سے ٹیک لگالی۔

"بی بی۔"فرید پریشانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔"آپ ٹھیک ہیں نا؟"

"میں ٹھیک ہوں فرید۔"اس نے اپنا چہرہ صاف کرتے اسے یقین دلایا۔فرید نے چہرہ سامنے کر لیا۔

گھر آتے ہی وہ فورا اپنے کمرے میں چلی گئی۔کپڑے تبدیل کر کے وہ باہر آئی تو یوسف ابھی بھی نہیں آئے تھے۔وہ کچن کے دروازے تک آئی تو سہلی اور بوا وہیں تھیں۔وہ دھیرے سے چلتی لاونج میں آگئی۔صوفے کے اوپر ریموٹ پڑا تھا۔

زخرف نے دھیرے سے ریموٹ پکڑا اور ٹی وی آن کیا۔

ٹی وی آن کرتے ہی اس نے زور سے آنکھیں بند کیں۔وہاں وہی مناظر دکھائے جا رہے تھے۔اس نے افسوس سے آنکھیں کھول کر دیکھا۔وہ ویڈیو کسی نے سامنے سے بنائی تھی۔زخرف اور اس آدمی کو سرکل کر کے دکھایا جا رہا تھا۔اس ویڈیو میں

یہ نہیں دکھتا تھا کہ اس آدمی نے کیا کیا۔ صرف یہی دکھتا تھا کہ اس نے کیا کیا۔ وہ صوفے پر بیٹھ گئی۔

"دیکھیں، یہ ایک افسوس ناک صورتحال تھی۔ زخرف مرجان ایک عورت ہے اور ایک عورت اتنے سارے مردوں میں گھبرا سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے انہوں نے گھبرا کر ہی اس آدمی پر حملہ کیا ہو؟" یہ ایک عورت تجزیہ کار تھی جو بول رہی تھی۔

"نہیں سمیہ، آپ یہ کہہ کر زخرف مرجان کو ڈیفینڈ نہیں کر سکتیں۔ زخرف مرجان پہلے بھی مردوں کے بارے میں جیسے بات کرتی ہیں یہ ہم سب جانتے ہیں۔ کچھ دیر پہلے بھی انہوں نے میڈیا کے اتنے مردوں کے بیچ کھڑے ہو کر ایک نامی گرامی صحافی کو مگرمچھ بول دیا تھا۔ ہم ان کی ہر بات مذاق میں نہیں لے سکتے۔ کبھی بھی ملک میں کسی عورت کے ساتھ کچھ ہوتا ہے تو ان کا سوشل میڈیا دیکھنے والا ہوتا ہے۔ مردوں کے خلاف اتنی لمبی سپیچ دے دیتی ہیں وہ۔ آج انہوں نے ایک

مرد کو سب لوگوں کے سامنے مارا ہے۔اپنا جوتا اس آدمی کے پیٹ میں مارا ہے۔ہم اس بات کو ایسے ہی نہیں جانے دیں گے۔"زخرف نے ٹی وی بند کر دیا۔

یوں لگتا تھا جیسے ایک مخصوص اینگل سے چند سیکنڈز کی ویڈیو بنا کر میڈیا کو دکھائی گئی تھی۔

وہ ٹانگیں اوپر کر کے وہیں بیٹھ گئی۔

اسے باہر یوسف کی گاڑیوں کا شور سنائی دیا تو اس نے فوراً اپنے تاثرات درست کیے۔

یوسف اور جہانگیر تیزی سے چلتے اندر آئے تھے۔

"تمہیں تو دفتر جانا تھا؟"یوسف اس کی جانب آتے بولے۔

کیا ان کو نہیں معلوم تھا کہ کیا ہوا ہے؟زخرف نے بس ان کی بات پر سر ہلا دیا۔

انہوں نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اپنا فون نکال کر جہانگیر کو دیا۔

وہ ان کا فون لیے اندر ان کے کمرے میں چلا گیا۔

"سہلی۔"اپنا کوٹ اتارتے انہوں نے سہلی کو آوازیں لگانا شروع کر دیں۔

"جی سر۔"وہ بھاگی آئی۔

"چائے پلا دو۔تم بھی پیو گی؟"انہوں نے زخرف کو دیکھتے پوچھا۔پھر اسکا جواب سنے بغیر سہلی کو دیکھا۔"ہم دونوں کے لیے۔"

"اوکے۔"وہ فوراً کچن کی جانب بھاگی۔

وہ اٹھے اور چینج کرنے کمرے میں چلے گئے۔

"میری چائے کمرے میں پکڑا دینا۔"

سہلی نے زخرف کی چائے میز پر اس کے سامنے رکھ دی اور چلی گئی۔وہ اپنے گھٹنوں پر ٹھوڑی ٹکائے بیٹھی تھی۔

جہانگیر یوسف کے کمرے سے باہر آتا اس کی جانب آیا۔اس نے زخرف کی چائے کا کپ اٹھایا اور اس کی جانب بڑھایا۔

زخرف نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"آپ نے بلکل ٹھیک کیا۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔

"کیا؟" اس نے کپ نہیں تھاما۔

جہانگیر کپ تھامے اس کے قریب سنگل صوفے کے بازو پر بیٹھا۔

"جانتی ہیں بی بی آج کل کا دور بہت مختلف ہے۔ آج کل سچ زیادہ دیر چھپا نہیں رہتا اور آج کل دنیا کا کوئی ایسا کونا نہیں ہے جہاں کیمرہ نا موجود ہو۔"

زخرف حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"ٹی وی لگائیں۔" جہانگیر نے ٹی وی کی جانب اشارہ کیا۔

زخرف نے ریموٹ پکڑا اور ٹی وی آن کیا۔ اب ٹی وی پر ماحول ہی مختلف تھا۔ ایک نئی ویڈیو چل رہی تھی۔ یہ ویڈیو پیچھے سے بنائی گئی تھی۔ اس ویڈیو میں ؐسارا سچ تھا۔ زخرف نے ٹی وی بند کر دیا۔

"آپ کی چائے۔" جہانگیر چائے اس کی جانب بڑھائے ہوئے تھا۔ زخرف نے کپ تھام لیا البتہ پینے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

"تم نے ابھی تک چائے نہیں پی۔" یوسف کہتے ہوئے لاونج میں داخل ہوئے۔ زخرف نے ان کا لباس دیکھا۔ یوں لگتا تھا وہ کثرت کرنے کے لیے ڈریس اپ ہوئے ہیں۔

"میں سوچ رہا تھا کہ آج ہم اکٹھے واک پر چلتے ہیں۔" وہ زخرف کو دیکھتے بولے، پھر اس کے ہاتھ میں موجود کپ کو دیکھا۔ "تمہارا چائے پینے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔" انہوں نے اس سے کپ لے کر میز پر رکھ دیا اور اس کے بازو سے پکڑ کر اسے اٹھایا۔

"مجھے کہیں نہیں جانا بابا۔" زخرف نے اپنا بازو چھڑوایا جسے یوسف نے پھر سے پکڑ لیا۔

"کیوں نہیں جانا۔آج میرا دل ہے۔جوتا پہنو۔"انہوں نے چپل اس کے پیروں کے قریب کی۔

زخرف نے بادل نخواستہ ہو کر چپل پہن لی۔کیا انہیں واقعی نہیں معلوم تھا؟وہ ان کے ساتھ چل پڑی۔

گھر کے زینے اتر کر وہ پتھریلی راہداری پر آئے۔جہانگیر بھی ان کے ساتھ تھا۔اور وہیں پر زخرف کے قدم رک گئے۔آگے گیٹ کے پار میڈیا ہی میڈیا تھا۔اپنے کیمرا زاور مائکس کسی ہتھیار کی طرح پکڑے وہ سب اپنے شکار کے منتظر تھے۔

"باہر میڈیا ہے بابا۔"زخرف نے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی جو یوسف نے تھام رکھا تھا۔لیکن یوسف کی گرفت مضبوط تھی۔وہ اس کی جانب مڑے۔

"اگر یونہی میڈیا سے ڈرتے رہے تو ہم اپنا کوئی کام نہیں کر پائیں گے۔"

پھر سے آگے کو چل پڑے۔

"آپ کیا کر رہے ہیں بابا؟"

"میں بس چاہتا ہوں کہ تم کھلی فضا میں کھل کر سانس لو۔" وہ گیٹ تک پہنچے تو گارڈ نے دروازہ کھول دیا۔

جہانگیر نے باہر جا کر میڈیا کو پیچھے ہٹنے کا بولا۔ میڈیا نے ان کے لیے راستہ چھوڑ دیا لیکن پھر بھی وہ اپنے ہتھیاروں کے ساتھ تیار تھے۔ یوسف اس کا ہاتھ تھامے باہر آئے اور اگلے ہی لمحے سوالوں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی۔

وہ خاموشی سے چلتے جا رہے تھے۔ کچھ زخرف سے سوال کر رہے تھے اور کچھ یوسف سے۔

www.novelsclubb.com

"سر۔۔۔ سر آپ کو کیا لگتا ہے، اپنا جوتا کسی کے پیٹ میں مارنا درست تھا؟"

یوسف کے ساتھ چلنے والے ایک نوجوان صحافی کے سوال پر یوسف کے قدم رکے۔

زخرف یہاں سے بھاگنا چاہتی تھی، لیکن یوسف نے مضبوطی سے اس کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔

"اگر وہ کوئی اور جوتا ہوتا تو میں اعتراض کرتا۔" وہ سنجیدگی سے اس لڑکے کو دیکھتے بولے۔ایک دم سارا شور تھما۔سب ان کو سننے لگے۔"میں ہمیشہ سوچتا تھا کہ عورتوں کے فیشن میں ہائی ہیلز سب سے فضول فیشن ہے۔میں اپنی بیوی سے بھی اکثر کہتا تھا کہ ہیلز فیشن کم اور سزا زیادہ ہے لیکن وہ میری باتوں پر دھیان نہیں دیتی تھی۔ لیکن آج۔" انہوں نے زخرف کی جانب دیکھا۔وہ انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔

"زخرف نے مجھے غلط ثابت کر دیا۔مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا کہ ہیلز اتنے طریقے سے استعمال ہو سکتی ہیں۔" سب کا قہقہہ گونجا۔زخرف بھی دھیرے سے ہنس دی۔

یوسف نے ایک کیمرے میں دیکھا۔

"میری اس ملک کی ساری عورتوں سے اپیل ہے کہ وہ باہر نکلتے ہوئے ہیلز ہی پہنیں۔"ایک اور قہقہہ گونجا۔

یوسف اس کا ہاتھ تھامے آگے چل پڑے۔

"مذاق کے علاوہ سر، کسی کو جوتا مارنا ایک بہت بڑی تضحیک ہے۔زخرف خود یہ کام کرنے کی بجائے کورٹ جا سکتی تھیں۔آپ کو نہیں لگتا کہ زخرف نے غلط کیا۔"

یوسف پھر سے رکے۔

انہوں نے سوال پوچھنے والے صحافی کو بغور دیکھا۔

"تمہارا نظر کا چشمہ کہیں گھر تو نہیں رہ گیا؟"

"نہیں سر۔اللہ کا شکر ہے میری نظر بلکل ٹھیک ہے۔"

"تمہاری نظر بلکل ٹھیک ہے اور تمہیں پھر بھی نہیں دکھ رہا کہ زخرف میرے ساتھ کھڑی ہے۔ تمہیں ایسا سوال پوچھتے ڈرنا چاہیے۔"ایک اور قہقہہ گونجا۔

یوسف نے زخرف کے پیروں کو دیکھا۔"ہیلز نہیں ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم لوگ کچھ بھی بول لو۔"سب ہنستے جا رہے تھے۔

یوسف کے تاثرات سنجیدہ ہوئے۔

"میرے خیال میں آپ کو آپ کے جواب مل گئے ہیں۔جہاں تک اس آدمی کی بات ہے تو آپ سب لوگ اپنے ذہن میں بٹھا لیں کہ میں اسے ایسے نہیں چھوڑوں گا۔فلحال آپ جا سکتے ہیں۔مجھے اور میری بیٹی کو واک کرنی ہے۔"وہ آگے بڑھ گئے۔

جلد ہی وہ میڈیا سے آگے نکل گئے۔

یوسف کے ساتھ چلتے ہوئے زخرف نے اپنا چہرہ ان کے کندھے پر ٹکایا اور لب ان کے کان کے قریب کیے۔

"آئی لو یو۔"دھیرے سے مسکراتے ہوئے بولی۔

.....

جب وہ واپس لوٹے تو تایا اور ان کی ساری فیملی گھر پر موجود تھی۔تایا کبیر نے ہمیشہ کی طرح سارا ملبہ یوسف پر ڈالا۔زخرف کو اکیلے واپس کیوں جانے دیا؟اس کی سیکیورٹی وہ مزید بہتر کیوں نہیں بناتا؟

جب وہ چلے گئے تو زخرف نے سکھ کا سانس لیا۔

وہ لاونج میں میز کے قریب نیچے بیٹھی تھی۔ہاتھوں میں ایک باول تھا جس میں کٹے ہوئے فروٹس تھے۔سامنے میز پر رکھے ہوئے لیپ ٹاپ پر وہ کسی پوسٹ کے نیچے کمینٹس پڑھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایک سیب منہ میں رکھتے ہوئے وہ آگے کو ہوئی۔

'میں جب بھی کالج کے لیے جاتی ہوں تو راستے میں دو لڑکے ہمیشہ کھڑے ہوتے ہیں۔وہ مجھے روز پریشان کرتے ہیں۔ایک دو دفعہ تو انہوں نے مجھے فنریکلی بھی

ہراساں کیا ہے لیکن میں کبھی کچھ نہیں بول پاتی۔ایک ڈر سا ہے جو دل میں ہوتا ہے اور میں بغیر کچھ بولے تیزی سے آگے بڑھ جاتی ہوں۔ لیکن آج زخرف آپ کو دیکھ کر مجھے بہت حوصلہ ملا ہے۔اگر آپ اتنے مردوں کے بیچ کھڑی ہو کر اتنے اچھے سے جواب دے سکتی ہیں تو پھر میں کیوں نہیں۔اگلی دفعہ میں بھی ان لڑکوں کو سبق سکھاوں گی۔'زخرف نے سیب کا ایک ٹکڑا منہ میں رکھا۔نم آنکھوں سے وہ اگلا کمینٹ پڑھنے لگی۔

'یہ ہم لڑکیوں کے ساتھ روز ہوتا ہے۔بازار سے گزرتے، سڑک سے گزرتے، مرد ہمیشہ یونہی گزرتے ہوئے یہ حرکت کر جاتے ہیں اور ہم کچھ بول بھی نہیں پاتیں۔شاید ہمیں گھروں میں بچپن سے سکھایا جاتا ہے کہ عورت چپ ہی اچھی لگتی ہے۔اور یہ بھی کہ ہمیں اپنے گھروں کے مردوں کی عزت سب سے اوپر رکھنی چاہیے۔اگر ہم بول پڑیں تو ان کی عزت تو گئی نا؟آپ کا شکریہ زخرف۔اب میں کسی سڑک پر ہوں یا کسی بازار میں۔ایک ہاتھ بھی میری جانب بڑھا تو میں وہ توڑ

دوں گی۔میرا نہیں خیال کہ میرے گھر کے مردوں کی عزت اتنی تھوڑی ہو گی کہ اس ایک حرکت پر ختم ہو جائے گی۔'زخرف وہ کمینٹ پڑھتے ہنسی۔

نظریں اس سے نیچے کمینٹ پر ٹھہریں۔

'اس کو کہا کس نے تھا کہ یوں باہر آئے؟'

اس نے سر جھٹکا اور آگے بڑھی۔

'اچھا باقی سب چھوڑو، کسی نے غور سے اس کو دیکھا ہے کبھی۔اتنی عمر ہو گئی ہے پھر بھی اتنی اچھی سکن۔ضرور سرجری کا کمال ہے۔'

زخرف کا بے یقینی سے منہ کھل گیا۔اس نے ایک ہاتھ اپنے گال پر رکھا۔

"سرجری؟ تمہیں۔۔۔"

اس نے اس کمینٹ کے ریپلائیز کھولے۔

'مجھے تو اس کی سکن نیچرل لگتی ہے۔'

'ہاں ہاں سرجری ہی ہے۔اتنی عمر میں اتنی اچھی سکن ہونا ناممکن ہے۔'

"اتنی عمر سے کیا مطلب ہے تم لوگوں کا۔" وہ ایک دم چیخی۔غصے سے ایک سیب کا ٹکڑا منہ میں ڈالا۔"تم غریبوں کو کیا معلوم کہ اچھی سکن کیئیر کیا ہوتی ہے۔ بھگوڑے۔"

اس نے ایک نظر قریب پڑے فون پر ڈالی جہاں میسجز کے نوٹیفیکیشنز کی بھرمار تھی۔اس نے واٹس ایپ کھول کر پن میسجز دیکھے۔ارسم،ایذا،ایچ،ایم جی سب کے میسجز تھے۔

زخرف نے ارسم کا میسج کھولا۔

'زخرف۔تم ٹھیک ہو نا؟' وہ میسج پڑھ کر مسکرائی۔پھر وہ ٹائپ کرنے لگی۔

'مجھے کیا ہونا ہے؟لیکن سنا ہے اس آدمی کے پیٹ میں میری ہیل سے سوراخ ہو گیا ہے۔'

آگے سے اس کے ہنسنے والے ایموجیز سکرین پر ابھرے۔

'خان بابا نے میڈیا کو بڑے اچھے سے ہینڈل کیا۔ ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔ بس سوشل میڈیا سے کچھ عرصے کے لیے دور رہنا۔'

اس کا میسج پڑھ کر اس نے سامنے کھلے ان کمینٹس کو دیکھا۔

'اوکے۔' میسج بھیج کر اس نے فون بند کر دیا۔

وہ لیپ ٹاپ کے قریب ہوتی اگلا کمینٹ پڑھنے لگی۔

'آج یہ راز بھی کھل گیا کہ زخرف مرجان شادی کیوں نہیں کرتی۔ یہ مردوں سے نفرت کرتی ہے۔'

"میری شادی نا ہونے سے تم سب کو کیا تکلیف ہے۔" وہ لیپ ٹاپ کی سکرین کے اندر چیخی۔

پھر نیچے والا کمینٹ دیکھا۔

www.novelsclubb.com

'میں یہ بات کئی سالوں سے کہہ رہا ہوں اور آج بھی کہوں گا کہ یہ دونوں باپ بیٹی صرف ایک ڈھونگ ہیں۔ یہ لڑکی یوسف مرجان کی اصلی بیٹی نہیں ہے۔ ان کی اصلی بیٹی تو کب کی مر چکی ہے۔ یہ کوئی اور لڑکی ہے اور یہ سب ڈرامہ یوسف مرجان نے فیم کے لیے کیا ہے۔'

کمینٹ پڑھتے ہوئے زخرف کے منہ تک جاتا ہاتھ جس میں سیب کا ٹکڑا تھا، نیچے گر گر گیا۔

اس نے ریپلائیز کھولے۔

'کس فرشتے نے رپورٹ دی ہے آپ کو؟'

'واہ واہ، اس تھیوری کے ساتھ تو آپ نے نیوٹن کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔'

اس کا لیپ ٹاپ ڈھپ سے بند ہوا۔ زخرف نے سر اٹھا کر دیکھا تو یوسف افسوس سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"کہا تھا نا میں نے کہ اس سب سے دور رہنا کچھ وقت کے لیے۔" کہتے ہوئے وہ صوفے پر بیٹھ گئے۔

"آپ کو نہیں پتا کہ لوگ کیسی کیسی باتیں کر رہے ہیں۔" وہ بیٹھے بیٹھے ہی ان کی جانب گھومی۔

"انہوں نے باتیں کرنی ہیں زخرف۔ لیکن یہ سب دیکھنے سے صرف تمہارا اپنا نقصان ہو گا۔"

وہ اٹھی اور ان کے قریب بیٹھی۔

"میرا منہ دیکھیں۔ کہیں سے لگتا ہے کہ میں نے سرجری کروائی ہے۔"

یوسف نے افسوس سے سر جھٹکا۔

"اور تو اور ایک نے تو اتنا بھی کہہ دیا کہ میں آپ کی اصلی بیٹی نہیں ہوں۔ فیم حاصل کرنے کے لیے ہم یہ سب ڈرامہ کر رہے ہیں۔"

"تمہیں اللہ نے اتنی عقل دی ہے، پھر بھی تم ایسی باتوں کو سیریئس لیتی ہو؟"

"تو میں کیا کروں، میں بھی انسان ہوں۔" اس نے منہ بنایا۔

"جا کر سو جاو۔ اور اس سب سے دور رہو۔" انہوں نے نرمی سے اس کا گال تھپتھپایا۔

زخرف نے ان کو دیکھا پھر کھڑی ہو گئی۔

"میں سونے جا رہی ہوں اور اگلے دس بارہ دن تک مجھے کوئی نا اٹھائے۔ تھک گئی ہوں میں اس دنیا سے۔" وہ ہاتھ اٹھا اٹھا کر بولتی اپنے کمرے کی جانب چلی گئی۔

.....

وہ کھوئی کھوئی سی ناشتہ کر رہی تھی۔ آنکھوں کے نیچے حلقے بنے تھے۔ یوسف نے ناشتہ کرتے افسوس سے اسے دیکھا۔

"تم رات سوئی نہیں نا؟"

www.novelsclubb.com

"میں نے کوشش کی تھی۔"اس نے ٹوسٹ کی ایک بائیٹ لی پھر باقی واپس رکھ دیا۔

وہ کرسی پر پیچھے کو ہو کر بیٹھی۔

"میں آج دفتر نہیں جاوں گی۔مجھے نہیں لگتا آج میں کوئی بھی کام کر پاوں گی۔"

کرسی دھکیل کر وہ اٹھ گئی۔

یوسف کا بھی کھانے سے ہاتھ رک گیا تھا۔انہوں نے افسوس سے اسے جاتے دیکھا۔

کچھ دیر وہ میز پر پڑے ناشتے کے لوازمات کو دیکھتے رہے پھر اٹھ کر اس کے کمرے کی جانب بڑھے۔

وہ کمفرٹر کے اندر منہ ڈھک کر بیٹھی تھی۔ہاتھ میں فون تھا۔اس نے ایذا کا میسج کھولا۔

'تمہیں چاہیے تھا اس کے دونوں بازو اور دونوں ٹانگیں توڑتی۔اور ہاں اس کی آنکھیں بھی نکال دیتی تاکہ آگے سے کسی لڑکی کو ہاتھ لگانا تو دور کی بات کسی کو دیکھ بھی نا سکتا۔اللہ کرے اس کی قبر میں کیڑے۔۔۔۔'اس نے ایک لمبا پیرا گراف لکھا تھا۔زخرف نے چیٹ بند کی اور اپچ کا میسج کھولا۔

'ڈسٹ بن، تمہاری ہیل تو بڑی کام کی ہے۔'

وہ ایم جی کا میسج کھولنے لگی جب اسے محسوس ہوا کہ پیچھے دروازہ کھلا ہے۔اس نے فون بند کر کے تکیے کے نیچے کیا اور فورا لیٹ گئی۔

یوسف اس کے پاس بیڈ پر آکر بیٹھ گئے۔اس نے پوری طرح اپنا چہرہ کمفرٹر میں چھپا لیا۔

"تم ساری رات سوشل میڈیا دیکھتی رہی ہو نا؟"وہ بیڈ کی ٹوہ سے ٹیک لگاتے بولے۔

کچھ دیر وہ خاموش رہی پھر کمفرٹر سے اس کی ہلکی سی رونے کی آواز آنے لگی۔

یوسف کے دل کو کچھ ہوا۔وہ فوراً اس کے قریب ہوئے۔

"زخرف۔"

"پہلے میری زندگی کتنی اچھی تھی۔ایسے کوئی مسئلے نہیں تھے میری زندگی میں۔ بس دفتر میں چھوٹے موٹے مسئلے ہو جاتے تھے۔رات کو میں اور ایذا چپس کھاتے ہوئے فرینڈز دیکھتے تھے اور سب ٹھیک ہو جاتا تھا۔لیکن اب کچھ ٹھیک نہیں ہو رہا۔ اب میرے پاس ایذا بھی نہیں ہے۔"وہ روتے ہوئے بولتی جا رہی تھی۔

یوسف نے اسے نرمی سے اٹھایا اور اس کے منہ سے کمفرٹر ہٹایا۔اس کے بال سارے چہرے پر آ گئے تھے،کچھ آنسوؤں سے بھیگ گئے تھے۔وہ اپنے ہاتھ سے اس کے بال ٹھیک کرنے لگے۔

"میں نے کسی کا کیا بگاڑا ہے جو یہ سب میرے بارے میں ایسے بات کر رہے ہیں؟ ان کو علم بھی ہے کہ میری زندگی میں پہلے کتنے مسئلے چل رہے ہیں۔اتنے بے حس کیوں ہیں یہ سب؟"

"ریلیکس۔"اسے اپنے سینے سے لگائے وہ اس کی کمر پر ہاتھ پھیرنے لگے۔

"مجھے میری پہلے والی زندگی واپس چاہیے۔مجھے ایذا واپس چاہیے جو ہر وقت میرے پاس ہوتی تھی۔اس کے صرف ایک ٹیکسٹ سے میں ٹھیک تھوڑی ہو جاوں گی۔"

اس نے یوسف کے بازو خود سے پیچھے ہٹائے اور پھر سے کمفرٹر میں منہ دے دیا۔

یوسف کچھ سوچتے ہوئے اس کے قریب جھکے۔

"اوکے۔ایک کام کرتے ہیں۔میں آج کے دن کے لیے تمہارا دوست بن جاتا ہوں اور ہم سارا دن وہیں کریں گے جو تم اور ایذا کرتی تھیں۔"

زخرف نے کمفرٹر سے منہ نکال کر ان کو دیکھا۔آنسو ابھی بھی بہہ رہے تھے۔

"مذاق کر رہے ہیں؟"

"بلکل نہیں۔" وہ مسکراتے بولے۔

"آپ میرے لیے اپنا دن ضائع کیوں کریں گے؟ آپ کو بہت کام ہوں گے۔"

یوسف نے اپنا فون پکڑا اور جہانگیر کو فون ملایا۔

"جہانگیر۔ میرے آج کے سارے پلان کینسل کر دو۔ آج میں اپنی بیٹی کے ساتھ وقت گزاروں گا۔" کہہ کر انہوں نے فون رکھ دیا۔

وہ بے یقینی سے ان کو دیکھ رہی تھی۔ فوراً سے اٹھ کر بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا آپ سیریس ہیں؟"

"تمہیں ابھی بھی شک ہے؟"

اور وہ ایکدم آنسوؤں کے بیچ مسکرائی۔

"اوکے۔" وہ ایکسائٹمینٹ میں اپنے گھٹنوں پر کھڑی ہوئی۔ "سب سے پہلے ایک لسٹ بناتے ہیں۔" وہ بیڈ سے اتری اور کھڑکی کے پاس پڑے کافی ٹیبل تک آئی۔ اس پر ایک نوٹ بک پڑی تھی۔ وہ اس کی ٹوڈو لسٹ تھی۔ قریب ہی ایک پین بھی تھا۔ وہ ان دونوں چیزوں کو پکڑے واپس بیڈ پر آئی۔

"ہم پوری لسٹ تیار کریں گے کہ ہم سارا دن کیا کیا کریں گے۔"

"اوکے۔ اور ہم فون استعمال نہیں کریں گے۔" انہوں نے اپنا اور زخرف کا فون ایک ڈرار میں رکھ کر اسے بند کر دیا۔ وہ بیڈ پر نوٹ بک رکھے، جھک کر اس پر لکھنے لگی۔ یوسف بھی اس کے قریب جھکے۔

"زخرف۔"

"جی۔"

"یہ پہلا پوائینٹ کینسل نہیں کر سکتے کیا؟"

"نہیں بلکل نہیں۔یہ سب سے ضروری ہے۔"

کچھ دیر بعد وہ دونوں لاونج میں تھے۔زخرف صوفے کے بازو پر بیٹھی سیب کھاتے ہوئے ان کو دیکھ رہی تھی۔اس سے کچھ دور سہلی اور بوایوسف کے ساتھ کھڑی تھیں۔بوا حیرت سے یوسف کو دیکھ رہی تھیں۔

"کیا مطلب یوسف کہ اپنے کواٹر میں چلے جائیں؟"

"دراصل بوا،میں اور زخرف کچھ فیملی ٹائم سپینڈ کرنا چاہتے ہیں۔بس اسی لیے۔" انہیں خود ان کو یوں بھیجتے برا لگ رہا تھا۔

"تو بھئی ہم نے کیا کہنا ہے تم دونوں کو؟"

"بوا۔" سہلی نے بوا کا کندھا چھیڑا۔"چلے جاتے ہیں نا۔ان کو ٹائم چاہیے۔"

"ارے ایسے کیسے چلے جاتے ہیں؟سارے کام کون کرے گا۔تم دونوں کو کھانا کون بنا کر دے گا؟"

"آپ ہمارے کھانے کی فکر نا کریں۔آپ اپنے لیے کواٹر والے کچن میں کھانا بنا لیجیئے گا۔"

بوا نے تیز نظروں سے زخرف کو دیکھا۔

"ایسا کیا ہو گیا ہے کہ تم ہم کو گھر سے ہی نکالنے کو دوڑ رہے ہو؟"

زخرف نے آگے سے منہ چڑایا۔

"ضرور اسی نے تمہیں ایسا مشورہ دیا ہے۔کل کو کہے گی کہ اس بڈھی کو گھر سے نکال دو تو وہ بھی کر دو گے؟"

زخرف ہنستے ہوئے بوا کو ہاتھ سے باہر جانے کا اشارہ کرنے لگی۔

"بوا،ایک ہی دن کی تو بات ہے۔آپ کو بھی تھوڑا سا آرام مل جائے گا۔"

بوا بڑبڑاتی چلی گئیں۔ سہلی جانے لگی تو زخرف نے اسے آواز دی۔وہ رک گئی۔

زخرف ہانا کو پکڑے اس کے قریب آئی۔

"اسے بھی لے جاو۔"اس نے ہانا کو سہلی کو تھما دیا۔

سہلی اسے لیے چلی گئی۔

یوسف نے گہری سانس خارج کی اور اس کے قریب آئے۔

زخرف نے مسکراتے ہوئے آدھا سیب ان کو پکڑایا اور ٹراوزر کی جیب سے کاغذ نکالا جو اس نے اس نوٹ بک سے پھاڑ لیا تھا۔

"پہلا پوائینٹ تھا ملازموں کو گھر سے باہر نکالنا۔ڈن۔"اس نے انگلی سے اس پر ٹک لگایا۔"اب ہم اپنے باقی کام سکون سے کر سکتے ہیں۔"

اس نے اگلے پوائینٹ کو دیکھا۔

"اگلا کام ہے کیک بنانا۔اف کتنا وقت ہو گیا ہے میں نے کیک بیک نہیں کیا۔ چلیں کچن میں۔"وہ ان کا بازو پکڑے انہیں کھینچ کر کچن میں لے گئی۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد وہ ایک بڑے سے باول میں کیک کا بیٹر تیار کر رہی تھی۔یوسف اس کے پاس کھڑے بس اس کو دیکھ رہے تھے۔زخرف نے ہاتھ روک کر ان کو دیکھا۔

"یہاں کوئی کوکنگ شو نہیں چل رہا جو آپ سکون سے کھڑے دیکھ رہے ہیں۔ کیک بنانے میں میری مدد کریں۔"

"تم جانتی ہو مجھے یہ سب نہیں آتا۔"

زخرف نے افسوس سے شیلف پر سر جھکایا۔

"اب میں اس بڑھاپے میں اپنے باپ کو کچھ کہتی اچھی لگوں گی؟"افسوس سے خود کو کہا۔

یوسف نے اس کے سر پر ہلکی سی چت لگائی۔

"بولو کیا کرنا ہے؟"

"آپ سے کچھ اور تو ہو گا نہیں اس لیے مجھے جس چیز کی ضرورت پڑے وہ پکڑاتے جائیں۔ جائیں چینی کا جار لے کر آئیں۔"

یوسف وہاں سے ہٹے اور گھوم کر پورے کچن کو دیکھا۔ وہاں اتنا سب کچھ تھا۔

"زخرف۔ کہار کھا ہوتا ہے چینی کا جار۔"

مکسر چلاتے زخرف کے ہاتھ رکے۔

"اس گھر میں زیادہ وقت میں نے گزارا ہے کہ آپ نے؟"

"گھر میں گزارا ہے کچن میں نہیں۔" وہ غصے سے بولے۔

"بچپن سے اس گھر میں ہیں آپ لیکن یہ نہیں پتا آپ کو چینی کہاں ہوتی ہے؟"

انہیں با قاعدہ جھاڑا۔

"تم اپنے باپ سے بات کر رہی ہو۔" وہ اسے یاد دلاتے اس کے قریب آئے۔

"غلط۔آج آپ میرے دوست ہیں اور میں آپ کو کچھ بھی بول سکتی ہوں۔" وہ بھی دو قدم ان کے قریب آئی۔یوسف کے کندھے ڈھیلے پڑے۔"تو بتائیں۔ کبھی اپنی بیوی کا ہاتھ نہیں بٹاتے تھے کچن میں؟"

یوسف نے افسوس سے اسے دیکھا۔

"میری بیوی کچن کے کام نہیں کرتی تھی۔"

زخرف نے انہیں سر سے پیر تک دیکھا اور سر جھٹکا۔

"اب بتاو، کہاں ہے چینی؟"

زخرف نے ان کو دیکھا اور پھر پورے کچن کو۔

"یہ تو مجھے بھی نہیں پتا۔"

یوسف اس کی طرف آئے تو وہ پیچھے کو بھاگی۔

www.novelsclubb.com

"مذاق کر رہی ہوں پتہ ہے مجھے۔آپ کی طرح تھوڑی ہوں۔"وہ کہتے ہوئے ایک کیبن تک آئی اور اسے کھول کر چینی کا جار نکالا۔مڑ کر فاتحانہ نظروں سے ان کو دیکھا۔

یوسف نے کندھے اچکا دیے۔

زخرف نے اون کا ٹائمر سیٹ کیا اور لسٹ پکڑے ان تک آئی۔

"اب جلدی سے جائیں اور جا کر شاور لیں۔میں بھی فریش ہو کر آتی ہوں پھر اگلے پوائینٹ پر چلتے ہیں۔"

"میں شاور لے چکا ہوں۔"وہ شیلف کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑے تھے۔"میں سوچ رہا ہوں تھوڑی دیر اخبار پڑھ لوں۔"

زخرف نے غصے سے انہیں دیکھا۔یوسف فوراً سیدھے ہوئے۔

"اوکے جا رہا ہوں شاور لینے۔"

وہ فریش ہو کر لاونج میں آئی تو یوسف پہلے سے ہی وہاں موجود تھے۔زخرف کے ہاتھ میں ہیئر ڈرائیر تھا۔اس نے وہ یوسف کی جانب بڑھایا۔

"اس کا کیا کروں؟"یوسف نے کنفیوز ہو کر ہیئر ڈرائیر پکڑا۔

"میرے بال خشک کریں اور کیا کرنا ہے۔آپ اس وقت میرے لیے ایذا کی طرح ہیں۔"وہ ان کے سامنے نیچے زمین پر بیٹھی اور ریمورٹ پکڑا۔

یوسف نے فورا اس کا ہاتھ پکڑا۔

"ٹی وی بھی نہیں دیکھنا۔"

"فرینڈز لگانے لگی ہوں میں۔"

یوسف نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔وہ ہیئر ڈرائیر کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگے۔

"اسے استعمال کیسے کرتے ہیں؟"

زخرف نے افسوس سے چہرہ موڑ کر ان کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو کچھ بھی نہیں آتا۔اپنی بیوی کے بال بھی کبھی نہیں خشک کیے آپ نے؟"ان سے ہیئر ڈرائیر پکڑا۔

"یہ بار بار میری بیوی کو بیچ میں مت لاو۔"وہ کڑ کر بولے۔

زخرف نے بڑبڑاتے ہوئے ہیئر ڈرائیر آن کر کے ان کو پکڑایا۔

"میرے بال مت اندر دے دیجئے گا۔"

اس کے بال خشک ہو گئے تو اس نے جوڑا باندھ لیا۔

اب وہ دونوں صوفے پر بیٹھے تھے۔بیچ میں بڑے سے پیالے میں چپس تھی۔

یوسف ایک چپس اٹھانے لگے تو زخرف نے ان کا ہاتھ پکڑا۔

"ایک وقت میں صرف ایک چپس اٹھائیں گے ہم۔"انہیں رول بتایا۔

"اوکے۔"

چپس کھاتے ہوئے زخرف ایک دم سے زور زور سے ہنسنے لگی۔یوسف نے افسوس سے اسے دیکھا۔یوسف کو دیکھتے ہوئے زخرف کی ہنسی رکی۔

"آپ کیوں نہیں ہنس رہے؟"سنجیدگی سے پوچھا۔

"ہم یہ قسط دوسری دفعہ دیکھ رہے ہیں زخرف۔دوسری دفعہ ایک ہی جوک پر مجھے ہنسی کیوں آئے گی؟"وہ اکتا گئے تھے۔وہ بہت annoying تھی۔

"دوسری دفعہ اس لیے دیکھ رہے ہیں کیونکہ یہ میری فیورٹ قسط ہے۔میں اسے ایک دن میں پندرہ دفعہ بھی دیکھ سکتی ہوں اور بلکل ویسے ہی ہنسوں گی جیسے پہلی دفعہ ہنسی تھی۔"

www.novelsclubb.com

یوسف بے یقینی سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"اگر آپ ہنسے گے نہیں تو مجھے مزہ نہیں آئے گا۔ایذا میرے ساتھ ہنستی تھی۔"

یوسف نے سر جھٹکا۔

"اوکے اب ہنسوں گا۔"

"اور چپس بھی زرا آرام سے کھائیں۔"

چپس ختم کر کے اور فرینڈز کی ایک ہی قسط تین دفعہ دیکھ کر کے وہ اٹھی تو یوسف نے شکر کا کلمہ پڑھا۔

"اگلا کام یہ ہے کہ ہم کیک کھاتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔"اس نے ٹھہر کو یوسف کو دیکھا۔"کوئی کتاب پڑھیں گے۔ایذا میرے ساتھ ریڈنگ نہیں کرتی تھی لیکن میں نے یہ پوائینٹ ایڈ کر دیا ہے۔"

یوسف نے سکون کی سانس خارج کی۔

"شکر ہے تم نے کوئی ڈھنگ کا کام بھی لکھا ہے۔"

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد وہ دونوں لائبریری میں تھے اور اپنے اپنے لیے کوئی کتاب تلاش کر رہے تھے۔زخرف سیڑھی پر چڑھی اور ایک اونچی شیلف پر پڑی ایک کتاب پکڑی۔وہ کوئی رومینس ناول تھا۔

"میں تمہیں کب سے پڑھنا چاہتی تھی۔"کتاب کو بتایا۔"سوری میری زندگی بہت بزی ہے اس لیے میں تم سب کو وقت نہیں دے پاتی۔"اس نے ساری کتابوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہاری کتاب سلیکٹ ہو گئی ہے تو آجاو۔"یوسف نیچے ایک کتاب پکڑے کھڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ نیچے اتری اور ان کی جانب آئی۔

"آپ کونسی کتاب پڑھ رہے ہیں؟"اس نے ان کی کتاب کا ٹائیٹل دیکھا۔وہ امریکا کے کسی فلاسفر کی لکھی ہوئی کتاب تھی۔

"آج کے دن تو کچھ اچھا پڑھ لیتے۔" وہ منہ بسور کر بولی۔

"تم کیا پڑھ رہی ہو؟" انہوں نے اس کے ہاتھ میں موجود کتاب کو دیکھ کر پوچھا۔

"یہ ایک رومینس ناول ہے۔ مجھے بہت دیر سے پڑھنا تھا۔" اس نے فخر سے ان کو اپنی کتاب دکھائی۔

"تم بھی آج کے دن کچھ اچھا پڑھ سکتی تھی۔" وہ اس کا طنز اسے لوٹاتے باہر کی جانب بڑھ گئے۔

وہ بھی منہ پھولائے ان کے پیچھے چل پڑی۔

اب وہ پول کے قریب پول چیئرز پر تھے۔

یوسف نیم دراز لیٹے اپنی کتاب کے مطالعہ میں غرق تھے۔ زخرف چیئر پر الٹی لیٹی تھی اور کیک کھاتے ہوئے اپنی کتاب پڑھ رہی تھی۔

پڑھتے ہوئے وہ ایک دم رکی۔ زور سے ٹانگ پیچھے کرسی کو ماری۔

"اف۔کتنا ہینڈسم ہے یہ۔"

یوسف نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔زخرف کے چہرے پر شرمندگی ابھری۔

"سوری۔"وہ منمنائی اور پھر سے اپنی کتاب میں گھس گئی۔

تقریبا دو گھنٹے تک وہ دونوں پڑھتے رہے۔دو گھنٹے بعد انہوں نے اپنی کتابیں رکھ دیں۔

"بھئی مجھے کتابوں میں موجود ان لڑکیوں کی سمجھ نہیں آتی جن کو ولن سے پیار ہو جاتا ہے۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ ایک برا انسان ہے؟"وہ سامنے کھڑی سٹریچز کر رہی تھی اور یوسف اکتا کر اس کی کتاب پر اس کے تبصرے سن رہے تھے۔

"تم کب تک ایک فضول سی کتاب کو ڈسکس کرتی رہو گی؟"اکتا کر بولے۔

"میری کتاب کو فضول مت بولیں۔"کہتے ہوئے وہ پول کی جانب مڑی۔

"سوئیمنگ کریں گے؟"ان سے پوچھا۔

"نہیں میں مزید مطالعہ کرنا چاہتا ہوں۔ تمہیں کرنی ہے تو کر لو۔"

کچھ دیر بعد وہ پول میں تھی۔یوسف پول کے قریب نیچے بیٹھے تھے۔ان کے ہاتھ میں کتاب تھی اور سامنے دو جوس کے گلاس تھے۔

تقریباً دس راونڈ لگا کر وہ ان کی جانب آئی۔

"بابا۔" ہانپتے ہوئے بولی۔

"ہوں؟" یوسف کتاب کا صفحہ پلٹاتے بولے۔

"مجھے آپ سے کچھ دنوں سے ایک بہت اہم بات کرنی تھی لیکن موقع ہی نہیں مل رہا تھا۔" اس کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

یوسف نے کتاب سے نظر ہٹا کر اس کو دیکھا۔

"کہو۔"

زخرف کچھ دیر ان کو دیکھتی رہی۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ آپ کو کیسے بتاوں۔"

"کیا بات ہے زخرف۔" وہ زرا اس کے قریب ہوئے۔

"مجھے یہ آپ کو بتانا ہی پڑے گا لیکن آپ غصہ کیے بنا دھیان سے میری بات سنیں گے۔ یہ بہت اہم ہے۔"

"میں سن رہا ہوں۔"

زخرف نے ان کے ہاتھ میں کتاب کو دیکھا۔

"کتاب سائڈ پر رکھ کر پوری طرح میری طرف متوجہ ہو کر سنیں۔"

www.novelsclubb.com

یوسف نے کتاب ایک طرف رکھ دی۔

"اب بتاو۔"

وہ کچھ دیر لب کاٹتے ان کو دیکھتی رہی۔

"بولو زخرف۔"

"آپ مجھے ڈانٹیں گے۔"اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں ڈانٹوں گا۔بتا بھی دو اب۔"

"پکا نہیں ڈانٹیں گے؟"

"پکا۔"

زخرف مسکرائی اور ایک ہاتھ سے ڈھیر سارا پانی ان کی طرف پھینکا۔پانی ان کا سارا چہرہ اور شرٹ بھگا گیا۔

وہ ہنستے ہوئے پیچھے پانی میں گر گئی۔

یوسف نے افسوس سے اسے دیکھا۔وہ وہ پیٹ پکڑے پانی میں ہنستی جا رہی تھی۔۔۔ہنستی جا رہی تھی۔وہ اسے دیکھ کر مسکرانے لگے۔وہ صبح کی نسبت بہت بہتر ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

رات کا وقت تھا اور وہ دونوں پھر سے ٹی وی کے سامنے بیٹھے فرینڈز دیکھ رہے تھے۔ میز پر پیزا کے ڈبے پڑے تھے۔ ایک ڈبہ زخرف کی گود میں تھا اور وہ پیزا کا سلائس کھاتے اس نے ٹی وی سے نظر ہٹا کر یوسف کو دیکھا۔

"میں کل کراچی جا رہی ہوں۔"

یوسف نے اس کی جانب دیکھا۔

"کراچی؟ لیکن کیوں؟"

"اپنی لانچ کے سلسلے میں۔" اس نے چہرہ واپس ٹی وی کی جانب موڑ لیا۔

"کیا ضروری ہے؟" وہ اداسی سے بولے۔

زخرف نے ان کو دیکھا اور اثبات میں سر ہلایا۔

"آپ فکر نہیں کریں۔ ارسم بھی میرے ساتھ جا رہا ہے۔"

"وہ بھی تمہارے ساتھ جا رہا ہے؟" وہ حیران ہوئے تھے۔

"اس دن بھی وہ یہاں آیا تھا نا میری مدد کے لیے؟" انہیں یاد دلایا۔ "دراصل وہ مجھے اس دفعہ ایڈوائز کر رہا ہے۔ اسی لیے میرے ساتھ جا رہا ہے۔"

یوسف نے سر ہلا دیا۔

"وہ جا رہا ہے تو ٹھیک ہے۔ ورنہ میں تمہیں روک لیتا۔"

گھڑی وقت بڑھاتے ہوئے دو گھنٹے آگے لے گئی۔

ٹی وی ابھی بھی چل رہا تھا۔ یوسف نے جمائی روکتے ہوئے زخرف کو دیکھا۔ وہ صوفے پر الٹی لیٹی تھی۔ ہاتھ میں ایک پیزا کا چھوٹا سا ٹکڑا تھا۔ وہ سو چکی تھی۔

یوسف نے اس کے ہاتھ سے پیزا کا ٹکڑا پکڑ کر باکس میں پھینک دیا۔ اسے صوفے پر سیدھا کیا اور ایک کمفرٹر لا کر اس پر ڈال دیا۔ ٹی وی بند کر کے وہ اس کے قریب نیچے بیٹھے۔ آگے ہو کر اس کے سر پر بوسہ دیا۔

"آئی لو یو ٹو بابا۔" وہ نیند میں بڑبڑائی۔

یوسف نے مسکرا کر اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور بتیاں بجھا کر اپنے کمرے میں چلے گئے۔

تقریبا آدھی رات کو اس کی آنکھ کھلی اور وہ بھی اٹھ کر اپنے کمرے میں جا کر سو گئی۔

.....

اس کا الارم بج بج کر تھک گیا تھا اور وہ بے چینی سے کروٹ لیتا رہا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ الارم کی آواز کو اپنا کوئی خواب سمجھ رہا ہے۔ جب وہ آواز نہیں رکی تو اس نے دھیرے سے آنکھیں مسلتے ہوئے کھولیں۔ اس کا فون چیخ رہا تھا۔ وہ فورا اٹھ کر بیٹھا اور فون دیکھا۔ فون کو بند کر کے، آنکھوں کو مسلتے وہ اٹھ بیٹھا۔

کچھ دیر یونہی خلا میں گھورنے کے بعد وہ بستر سے اٹھا اور واش روم چلا گیا۔ وہ وضو کر کے نکلا اور دوبارہ فون پر وقت دیکھا۔ جماعت کا وقت نکل چکا تھا۔ وہ ساری نمازیں نہیں پڑھتا تھا لیکن کوشش ضرور کرتا تھا۔

اس نے جائے نماز بچھایا اور نماز پڑھنے لگا۔ نماز پڑھتے اسے احساس ہوا کہ باہر سے کسی کے دھیرے دھیرے سے کراہنے کی آوازیں آ رہی ہیں۔

وہ آخری رکعت میں تھا جب آوازیں بلند ہو گئیں۔ وہ بغیر دعا کے فوراً اٹھا اور باہر آیا۔ آوازیں ولایت صاحب کے کمرے سے آ رہی تھیں۔

وہ تقریباً دوڑتا ان کے کمرے میں آیا اور دروازہ کھولا۔ ان کا آدھا بستر خون سے بھرا تھا۔ وہ لیٹے خون کی الٹیاں کرتے جا رہے تھے۔ اس منظر کو دیکھتے اس کے ہاتھ پیر پھول گئے۔ وہ فوراً ان کے پاس آیا اور ان کا سر سیدھا کیا۔ خون ناک سے بھی بہہ رہا تھا۔ وہ ہوش میں نہیں تھے۔ آدھی آنکھیں کھلی تھیں اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ بے ہوش ہوں۔ ایچ نے ان کا بازو پکڑ کر دیکھا۔ ان کے جسم کا رنگ نیلا پڑنے لگا تھا۔

اس نے فوراً ایمبولس کو فون کیا۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے بستر میں لیٹی غائب دماغی سے چھت کو گھور رہی تھی۔اس کے الارم نے اسے جگایا تھا اور اس کا دماغ سمجھنے سے قاصر تھا کہ کیوں جگایا تھا۔کچھ لمحے بیتے اور اس کا دماغ باقاعدہ کام کرنے لگا۔وہ واش روم سے وضو کر کے نکلی اور جائے نماز بچھا کر نماز پڑھنے لگی۔

نماز کے بیچ ہی اس کا فون بجنے لگا۔جب تک اس نے سلام نا پھیرا فون بجتا گیا۔

نماز ختم کر کے وہ فورا بیڈ پر پڑے اپنے فون تک آئی۔اس وقت کون اس شدت سے فون کر رہا تھا؟

فون ایچ کا تھا۔زخرف نے فورا اٹھایا۔

"ہیلو۔"

"زخرف۔۔۔۔۔۔ان۔۔۔کی طبیعت۔۔نہیں ٹھیک۔میں ہسپتال لے کر جا رہا ہوں۔۔۔لیکن مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔"اس کی آواز ٹوٹی ہوئی تھی۔

"ایچ۔ کس ہسپتال جارہے ہو بتاو مجھے۔" وہ بے چینی سے بولی۔

ایچ نے ہسپتال کا بتایا تو وہ فورا باہر کو بھاگی۔

"میرے ساتھ کال پر رہو ٹھیک ہے۔ کچھ نہیں ہو گا انہیں۔" وہ اسے تسلی دیتی باہر آئی۔

باہر فرید لان میں پڑی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھا تھا۔ اپنے فون پر قرآن کی ایپ کھولے وہ تلاوت کر رہا تھا۔ دور سے اسے زخرف دوڑ کر آتی دکھی تو وہ فورا کھڑا ہوا۔

"بی بی۔" وہ فورا دوڑتا پتھریلی راہداری پر آیا۔

"جلدی گاڑی نکلواو، ہمیں ہسپتال جانا ہے۔ ایمرجنسی ہے جلدی کرو۔"

اس نے فون کان کو لگا رکھا تھا لیکن کہہ وہ فرید سے رہی تھی۔ فرید فون کو جیب میں ڈالتا فورا گیراج کی جانب بھاگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ایچ۔" وہ اسے ایمرجنسی کے باہر دکھا تو وہ اس کی جانب دوڑی۔ ابھی بھی نماز کی چادر اس کے چہرے کے گرد لپٹی ہوئی تھی۔

وہ ایک بینچ پر بیٹھا تھا۔ نظریں بے چین سی سامنے بند دروازے پر تھیں۔ زخرف کی آواز سنتے ہی وہ فوراً اٹھا اور اس کی جانب بڑھا۔

ان کے بیچ کا فاصلہ ختم ہوا۔

"زخرف۔۔۔ میں کیا کروں؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔" اس کی آنکھیں پوری طرح لال تھیں۔ چہرے پر ہراساں تاثرات تھے۔ آج وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح دکھ رہا تھا جو بھیڑ میں چلتے اپنی ماں یا باپ سے جدا ہو گیا ہو۔

"ریلیکس ایچ۔ کچھ نہیں ہو گا۔ تم بیٹھ جاو۔"

ایچ نے مڑ کر بینچ کو دیکھا اور پھر اس پر آ کر بیٹھ گیا۔ وہ بھی اسکے ساتھ بیٹھ گئی۔

"انہیں کچھ نہیں ہونا چاہیے زخرف۔ابھی کچھ نہیں ہونا چاہیے۔ابھی مجھے انہیں بتانا ہے کہ میں نے ان کو معاف کر دیا ہے۔مجھے انہیں بتانا ہے کہ وہ بھی سکون سے مر سکتے ہیں۔" وہ اسے دیکھ کر بے چارگی سے کہہ رہا تھا۔

زخرف کو اس پر بہت ترس آیا۔

"میں نے کہا نا ایچ۔وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔" نرمی سے اسے یقین دلایا۔"تمہاری امی کہاں ہیں؟" وہ سوچتے بولی۔

"وہ سوئی تھیں، میں نے انہیں نہیں جگایا۔"

"ان کا یہاں ہونا ضروری ہے۔میں گاڑی بھجوا دیتی ہوں ان کے لیے۔" وہ فرید کو کال کرنے لگی۔پھر مڑ کر اسے دیکھا۔"تم نے ان کے باقی بچوں کو بتایا؟"

ایچ کچھ دیر خاموش رہا۔پھر اپنی جیب سے ایک فون نکالا۔وہ اس کا نہیں ولایت صاحب کا فون تھا۔اس نے فون زخرف کی جانب بڑھا دیا۔

کچھ دیر بعد اس کی امی بھی وہیں موجود تھیں۔وہ خاموشی سے اپنے ہاتھ میں پکڑی تسبیح پڑھ رہی تھیں۔زخرف حیرت سے ان کو دیکھ رہی تھی۔وہ کیا دعا مانگ رہی ہوں گی؟

ایک لڑکا لڑکی اونچی آواز میں بات کرتے اس کاریڈور میں داخل ہوئے۔ایچ اور اس کی امی نے سر نا اٹھایا۔البتہ زخرف نے انہیں دیکھا۔وہ ولایت صاحب کے بچے تھے۔

ان کے قریب آکر وہ رکے۔ان دونوں کی توجہ ایچ کی طرف تھی۔

"تم ان کے بیٹے ہو؟"لڑکا نہایت نارمل انداز میں بولا۔"کیسے ہیں ڈیڈ؟"

ایچ نے نظریں اٹھا کر ان دونوں کو دیکھا لیکن کوئی جواب نا دیا۔اس کی امی کے آنے کے بعد وہ خاموش ہو گیا تھا۔

"ابھی ڈاکٹرز باہر نہیں آئے۔"ایچ کی جگہ زخرف نے جواب دیا۔

ان دونوں نے ایک ساتھ مڑ کر زخرف کو دیکھا۔اگلے ہی لمحے ان دونوں کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

"یہ زخرف مرجان ہے نا؟"لڑکی نے ہلکی سی سرگوشی کی۔

"نہیں ایسا کیسے ممکن ہے۔اس کے جیسی دکھتی ہو گی۔"وہ لڑکا حیران ہوتا بولا۔

وہ دونوں بھی ان کے مقابل بینچ پر بیٹھ گئے۔البتہ اب وہ دونوں غور سے زخرف کو دیکھ رہے تھے اور ساتھ سرگوشیاں کر رہے تھے۔وہ سب ان کی سرگوشیاں با آسانی سن سکتے تھے۔

انہوں نے باقاعدہ اس سے پوچھنے کا فیصلہ کیا۔

زخرف کی جانب متوجہ ہوئے اس لڑکے نے اپنا گلا صاف کیا۔

"تم کون ہو؟میرا مطلب تمہارا ڈیڈ سے کیا تعلق؟"وہ بغور اس کا چہرہ دیکھتے بولا۔

"انسانیت کا۔"زخرف نے منہ توڑ جواب دے کر منہ موڑ لیا۔

ان دونوں نے نظروں کا تبادلہ کیا۔اب کے لڑکی نے بولنے کا فیصلہ کیا۔

"کیا تم زخرف مرجان ہو؟" دلچسپی سے پوچھا۔

ایچ اٹھا اور وہاں سے چلا گیا۔زخرف نے افسوس سے اسے جاتے دیکھا۔اس لڑکی کو جواب دینے کا اس کا کوئی موڈ نہیں تھا۔

وہ دونوں بہن بھائی خاموشی سے بیٹھ گئے۔

لڑکے کا فون بجا تو اس نے سکرین سامنے کی۔

"ماما کی کال ہے۔" وہ اپنی بہن کی جانب جھک کر بولا۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں اٹھے اور ایک ساتھ وہاں سے چلے گئے۔

ایچ واش رومز میں تھا۔وہ ایک بیسن کے آگے جھکا تھا۔

باہر سے ہلکی سی آوازیں آنے لگیں۔وہ وہی دونوں تھے۔

"جی ماما ہم آگئے ہیں۔ابھی ڈاکٹرز نے کچھ نہیں بتایا۔"

"سپیکر پر لو نا مجھے بھی سننا ہے۔" لڑکی کی آواز آئی۔

"تم دونوں کو پہلے بھی کتنی دفعہ بولا تھا میں نے کہ جاو اپنے باپ کے پاس۔ وقت ہی کتنا رہ گیا تھا ولایت کے پاس؟ انہی دنوں میں تو ساتھ رہنا ہوتا ہے۔ اب اگر آج وہ لگے چلتے ہیں اور ہمیں پتہ لگتا ہے کہ اپنی جائداد وہ پہلی بیوی اور بیٹے کے نام کر گئے تو ہمارے ہاتھ کیا آئے گا؟" فون سپیکر پر تھا اور وہ ان کی دوسری بیوی کی آواز صاف سن سکتا تھا۔

"کیا ہے ماما۔ اب آئے تو ہیں یہاں۔ اب انہیں ہوش آئے گی تو چلے جائیں گے ان کے پاس۔"

"ماما۔" لڑکی نے اس کی بات کاٹی۔ "آپ کو پتہ ہے یہاں زخرف مرجان بھی ہے۔ آپ کو پتا ہے نا وہ یوسف مرجان کی بیٹی؟ صالح کہہ رہا ہے کہ وہ وہ نہیں ہے لیکن مجھے لگتا ہے وہ وہی ہے۔ ماما مجھے اس کے ساتھ ایک سیلفی چاہیے۔" وہ اکسائٹڈ سی بولی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا چھوڑو اس سب کو۔اپنے باپ سے اچھے سے بات کرنا۔"

اتنے نے واش روم کا دروازہ کھولا تو وہ دونوں تقریبا اچھلے۔لڑکے نے فورا فون بند کر دیا۔

"فکر نہیں کرو تم لوگ،اگر وہ سب کچھ میرے نام بھی کر گئے تو تم لوگوں کو دے دوں گا۔پیسے کا بھوکا نہیں ہوں میں۔اور تم۔" وہ اس لڑکی کی جانب مڑا۔"تم نے ٹھیک پہچانا۔وہ زخرف مرجان ہے۔تمہیں اس کے ساتھ سیلفی چاہیے نا،ضرور مل جائے گی تمہیں۔کتنا اچھا وقت ہے نا اس سب کے لیے؟" طنزیہ انداز میں بولتے وہ آگے بڑھ گیا۔

وہ اس کاریڈور میں واپس آیا تو وہ دونوں ڈاکٹرز کے ساتھ کھڑی تھیں۔ڈاکٹرز دھیمی سی آواز میں ان کو کچھ بتا رہے تھے۔زخرف ڈاکٹر کی آواز پر سر ہلا رہی تھی۔اس کی امی بلکل گم سم سی کھڑی تھیں۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا ہو گا؟ڈاکٹر کیا کہہ رہے ہوں گے ؟اس میں سکت نہیں تھی کہ قدم آگے بڑھائے۔

ڈاکٹر بات ختم کر کے آگے بڑھ گئے۔ایچ یونہی زخرف کو دیکھ رہا تھا۔اس کی امی دھیرے سے بینچ پر واپس بیٹھ گئی تھیں۔زخرف نے چہرہ موڑ کر اس کی جانب دیکھا اور کچھ لمحے دیکھتی رہی۔پھر اس نے دھیرے سے اس کی جانب قدم بڑھائے۔

زخرف کا ایک ایک قدم ایچ کے دل پر زور سے لگ رہا تھا۔

وہ اس کے قریب آئی اور رک گئی۔

"جو بھی ہے،۔۔۔۔۔مجھے صاف صاف بتانا۔"ایچ نے خود کو کہتے سنا۔

کچھ لمحوں کا وقفہ آیا۔پھر اس نے زخرف کے لبوں کو ہلتے محسوس کیا۔

"ایچ۔۔۔۔تمہارے والد کا انتقال ہو گیا ہے۔"

اور پوری دنیا رک گئی۔دماغ میں چلتی خوف کی وہ سوئی بھی رک گئی اور اس کے دل کی دھڑکن بھی۔

سامنے موجود اس دروازے کے پار کسی کی سانسیں رک گئی تھیں۔

وہ چلے گئے تھے۔

وہ واقعی چلے گئے تھے۔

یہ جانے بغیر ہی کہ وہ ان کو معاف کر چکا ہے۔

ایچ نے اپنی پتھر ہوئے پیر کو ایک قدم پیچھے کی جانب بڑھایا۔پھر دوسرے کو۔

"ایچ۔"زخرف نے اس کی طرف ایک قدم بڑھاتے وہ فاصلہ پھر سے کم کیا۔

ایچ نے پھر سے قدم پیچھے کی جانب اٹھائے۔اور پھر وہ رکا نہیں۔وہ مڑا اور اس سے دور بھاگ گیا۔

www.novelsclubb.com

زخرف بھی اس کے پیچھے بھاگی۔وہ واش رومز کی جانب آیا اور ایک دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔زخرف نے اسے اندر جاتے دیکھ لیا تھا۔وہ بھاگتی اس طرف آئی۔ایچ نے اندر سے دروازہ لاک کر لیا۔

"ایچ۔۔۔دروازہ کھولو۔"زخرف زور سے دروازہ بجانے لگی۔"ایچ پلیز دروازہ کھولو۔"

زخرف کے دروازے کو پیٹتے ہاتھ رکے۔اس کے کان بے یقینی سے وہ سب سن رہے تھے۔وہ اندر اونچی آواز میں رو رہا تھا۔ایچ رو رہا تھا۔زخرف نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔

www.novelsclubb.com

زخرف نے دوبارہ دروازہ نہیں بجایا۔

وہ دھیرے سے دروازے کے ساتھ نیچے بیٹھ گئی۔خاموشی سے اس کو روتے سنتی رہی۔اس کی اپنی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔

کافی دیر وہ روتا رہا۔جب اس کی آواز رک گئی تو زخرف نے بیٹھے بیٹھے ہی دروازے پر ہاتھ رکھا۔

"ایچ۔پلیز باہر آجاو۔"سرگوشی کرتے بولی۔اندر سے کوئی آواز نا آئی۔

زخرف اپنے گھٹنوں پر سر رکھ کر وہیں بیٹھی رہی۔

کچھ دیر بعد واش روم کا دروازہ کھلا اور وہ باہر آیا۔وہ باہر نکل کر آگے بڑھنے لگا جب اس کی نظر اس پر پڑی۔اسے لگا تھا اب وہ جا چکی ہو گی۔لیکن وہ وہیں تھی۔ دروازے کے پاس نیچے بیٹھی،اپنے گھٹنوں پر سر ٹکائے ہوئے تھی۔شاید اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایچ اس کے قریب نیچے بیٹھا۔

"زخرف۔"اس کا نام پکارتے ہی زخرف نے فورا سر سیدھا کیا۔

"ایچ۔"آنکھیں کھول کر دھیرے سے بولی۔

"تم گئی نہیں۔"

زخرف نے دائیں بائیں نفی میں سر ہلایا۔

"کیوں؟"

"نہیں جاسکتی تھی۔"

ایچ نے وہیں بیٹھے بیٹھے دیوار کے ساتھ سر ٹکا دیا۔ نظریں زخرف کے چہرے پر تھیں۔

"تم اتنی اچھی کیوں ہو؟"

زخرف دھیرے سے مسکرائی۔ایچ بھی مسکرایا۔

"چلیں؟"اب کے سنجیدگی سے پوچھا۔

"ہاں۔ چلو۔"وہ بھی سر ہلاتا بولا۔

زخرف کھڑی ہوئی تو وہ بھی ہو گیا۔وہ دونوں ایک ساتھ آگے بڑھ گئے۔

www.novelsclubb.com

واش رومز سے نکل کر وہ کاریڈور تک آئے تو اچ اس کی جانب مڑا۔

"تم جاو زخرف۔ میں سب دیکھ لوں گا۔"

"لیکن تم اکیلے کیسے کرو گے؟" وہ بولی اور اسی لمحے اس کے ہاتھ میں فون بجا۔

اچ کی نظریں اس کے فون کی جانب پھسلی۔ سکرین پر ارسم کا نام جگمگا رہا تھا۔

زخرف نے بھی سر جھکا کر فون کو دیکھا۔

"مجھے اور ارسم کو آج کراچی جانا ہے۔ ہم سعد آغا کے اس ملازم کے پیچھے جا رہے ہیں۔ لیکن میں رات کی فلائٹ بھی لے سکتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

اچ نے نفی میں سر ہلایا۔

"تم جاو۔" اس نے گلے میں اٹکے گولے کو نیچے دھکیلا۔ "مجھے یقین ہے تم لوگوں کو کچھ نا کچھ ضرور معلوم ہو جائے گا۔"

"کیا تمہیں واقعی ایسا لگتا ہے؟" زخرف نے نرمی سے پوچھا۔

ایچ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہاں۔میں اس کے مقابلے میں۔۔۔۔بزدل ہوں۔میں سعد آغا کو کبھی تلاش نہیں کر پایا۔لیکن مجھے لگتا ہے وہ اسے تلاش کر لے گا۔"

"اٹس او کے ایچ۔"

ایچ نے اس کو دیکھا اور زخمی آنکھوں سے مسکرایا۔

"جاو۔ورنہ تمہاری فلائٹ مس ہو جائے گی۔"

زخرف نے اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

وہ مڑی اور دوسری سمت چلنے لگی۔

ایچ اسے جاتے دیکھتا رہا۔اس کا دل ڈوبنے لگا۔ایسے کیوں لگ رہا تھا جیسے وہ ہمیشہ کے لیے جا رہی ہو؟

"زخرف۔"وہ تڑپ کر بولا تھا۔

وہ کاریڈور مڑنے والی تھی،اس کی آواز پر رکی اور چہرہ موڑ کر اسے دیکھا۔

اچ نے ایک قدم اس جانب اٹھانے کی کوشش کی لیکن نہیں اٹھا سکا۔وہ ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہتا تھا جو واپس پیچھے موڑنا مشکل ہو۔

وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"آئی ایم سوری۔"

زخرف پزل ہوئی۔

بول کر وہ رکا نہیں۔دوسری جانب تیز تیز چلنے لگا اور جلد ہی اس کاریڈور سے غائب ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

.....

وہ اپنے چھوٹے ٹریولنگ بیگ کے ساتھ پتھریلی راہداری پر آئی تو فرید نے فوراً اس سے بیگ پکڑا اور گاڑی میں رکھنے لگا۔سیکیورٹی کی گاڑیاں بھی تیار کھڑی تھیں۔

گیسٹ ہاوس کی سیڑھیوں میں جہانگیر کھڑا تھا۔وہ فوراسیڑھیاں اتر کر اس کی جانب آیا۔

"کراچی خیریت سے جارہی ہیں آپ بی بی؟"وہ اس کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔

زخرف نے اس کو دیکھا۔

"ہاں۔اپنی لانچ کے سلسلے میں جارہی ہوں۔چند دنوں تک واپس آجاوں گی۔"

"سچ کہوں تو مجھے آپ کی فکر ہو رہی ہے۔فرید بچہ ہے۔کاش میں آپ کے ساتھ جا سکتا۔"

"نہیں جہانگیر۔بابا کو تمہاری زیادہ ضرورت ہے۔تم ان کا خیال رکھنا۔اور ویسے بھی بابا کو شکایتیں لگانے کے علاوہ فرید ایک اچھا باڈی گارڈ ہے۔"

جہانگیر ہنس دیا۔ہنستے ہوئے اس نے سامنے دیکھا۔راہداری پر یوسف چلے آرہے تھے۔

زخرف نے بھی مڑ کر دیکھا۔

"تم مجھ سے ملے بغیر جا رہی ہو؟" وہ خفا لہجے میں کہتے اس کے قریب آئے۔

"آپ سوئے تھے تو میں نے آپ کو ڈسٹرب نہیں کیا۔"

"پھر بھی تم مجھ سے ملے بغیر نہیں جا سکتی۔" انہوں نے اسے کندھوں سے تھاما اور گلے سے لگایا۔

ان کے لب اس کے کانوں کے قریب تھے۔

"میں نے اچھا خواب نہیں دیکھا زخرف۔ میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔ کیا تمہارا جانا ضروری ہے؟"

زخرف مسکراتے ہوئے ان سے الگ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"کیا دیکھا آپ نے۔میں نے کسی سانپ کو گردن سے پکڑ رکھا تھا کیا؟"بول کر وہ خود ہی اپنی بات پر ہنسی۔وہ یوسف کے سامنے اپنا موڈ بہتر رکھنا چاہتی تھی۔وہ پہلے ہی پریشان ہو رہے تھے۔

"زخرف۔"انہوں نے اس کے گالوں پر ہاتھ رکھے۔

"بابا۔آپ کو بس وہم ہو رہا ہے جیسے سب ماں باپ کو ہوتا ہے۔چند دن کی ہی تو بات ہے۔پھر آ کر آپ کا بہت سر کھاوں گی۔"

"ٹھیک ہے۔خیال سے جانا۔اور مجھے روز کال کرنا۔"

وہ ان سے الگ ہوئی اور گاڑی کی جانب بڑھ گئی۔فرید نے فوراً دروازہ کھولا تو وہ بیٹھ گئی۔سب گارڈز نے اپنی جگہ سنبھال لی۔

زخرف نے شیشے سے دیکھتے یوسف کی جانب ہاتھ ہلایا اور گاڑیاں آگے بڑھ گئیں۔

یوسف یونہی کھڑے دور ہوتی گاڑیوں کو دیکھتے رہے۔جہانگیر بھی ان کے ساتھ کھڑا تھا۔جب گاڑیاں نظروں سے اوجھل ہو گئیں تو یوسف واپس گھر کی جانب چلے گئے۔

جہانگیر نے یوسف کو اندر جاتے تک دیکھا۔پھر وہ مڑا اور گیسٹ ہاوس کی سیڑھیوں میں آکر بیٹھ گیا۔فون جیب سے نکال کر آن کیا اور گیلری کھولی۔ایک تصویر کھول کر اپنے سامنے کی۔

ایک مسکراتی ہوئی لڑکی اور اس کے ساتھ چھوٹی سی بچی۔اس بچی کے نین نقش ہو بہو جہانگیر جیسے تھے۔اس کے ذہن میں ماضی کی ایک یاد چلنے لگی۔

(وہ انہی سیڑھیوں پر بیٹھا اس تصویر کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا یہ تمہاری فیملی ہے؟"اس آواز پر وہ ایک دم اچھلا۔

اس نے پیچھے گردن موڑی۔زخرف سب سے اوپر والے زینے پر کھڑی تھی۔اس نے باقی زینے عبور کیے اور اس کے ساتھ آکر بیٹھی۔جہانگیر نے فوراً اپنا فون آف کر دیا۔

"تم ان کو بہت مس کرتے ہو گے نا؟"

جہانگیر نے جواب نہیں دیا۔

"ان کے ذکر پر تمہیں تکلیف ہوتی ہو گی۔سوری۔"وہ اٹھنے لگی۔

"یہ سب میرے ایک فون کال نا اٹھانے کی وجہ سے ہوا تھا۔"وہ دھیرے سے بولا۔زخرف واپس بیٹھ گئی۔

"میری بیوی مجھے کال کرتی رہی لیکن میں اپنے کام میں مصروف تھا۔اس کی کال نہیں اٹھائی۔گھر پر گیس لیک ہو رہی تھی اور وہ مجھے یہی بتانا چاہتی تھی۔جب اپنا کام کر کے گھر لوٹا تو میرا گھر کسی بھٹی کی طرح جل رہا تھا۔پاس ہی میری بیوی اور

بیٹی کی جلی ہوئی لاشیں تھیں جو لوگوں نے باہر نکال کر رکھی تھیں۔"زخرف کو اس کی آنکھوں میں پانی جھلکتا دکھا۔

"آئی ایم سوری جہانگیر۔"وہ افسوس سے بولی۔

"پھر کچھ عرصے بعد مجھے یوسف مرجان ملے۔"اس نے چہرہ زخرف کی جانب موڑا۔زخرف نے اثبات میں سر ہلایا۔"انہوں نے بھی میری طرح اپنی بیوی اور بیٹی کو کھو دیا تھا۔میں ان کی تکلیف بڑے اچھے سے سمجھ سکتا تھا۔"

زخرف خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔جہانگیر کا چہرہ ایک دم سنجیدہ ہو گیا۔

"اس دن میں نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ میں ان کے ساتھ وہ سب نہیں ہونے دوں گا۔میں ان کی بیٹی کو ضرور تلاش کروں گا۔"اس نے توقف کیا۔

"میں آپ دونوں کو ساتھ دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہوں بی بی۔"وہ تقریباً سرگوشی میں بولا۔"اور میرا وعدہ ہے،میں ہمیشہ آپ دونوں کی حفاظت کروں گا۔")

وہ منظر غائب ہو گیا تھا۔ جہانگیر ان سیڑھیوں پر اکیلا بیٹھا اس تصویر کو دیکھ رہا تھا۔

.....

زخرف کے کمرے میں ہانا بستر پر ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی۔ سہلی جلدی جلدی سارا پھیلاوا سمیٹ رہی تھی جو زخرف پھیلا کر گئی تھی۔

وہ بستر صاف کر کے ڈریسنگ تک آئی۔ وہاں ایک انگوٹھی پڑی تھی۔ سہلی نے پہلا ڈرار کھولا جس میں زخرف اپنی جیولری رکھا کرتی تھی۔ اس نے انگوٹھیوں کا باکس کھول کر وہ انگوٹھی اس میں رکھ دی۔ وہ ڈرار بند کرنے لگی جب اس کی نظر کسی اور شے پر پڑی۔ انگریزی کے حرف زی پر چمکتے ہیروں والا پینڈینٹ۔ سہلی نے اسے ہاتھوں میں لے کر چہرے کے قریب کیا۔

"بہت خوبصورت پینڈینٹ ہے۔ پتہ نہیں میڈم اب اس کو کیوں نہیں پہنتیں۔"

"سہلی۔۔۔۔ سہلی۔۔۔۔" باہر سے بوا کی آوازیں آنے لگیں۔

"جی بوا۔آئی۔"اس نے پینڈینٹ ڈرار میں رکھااور اسے بند کیے بغیر باہر بھاگی۔

ہاناجو کہ بستر پر بیٹھی سب دیکھ رہی تھی اس نے وہیں بستر سے ڈریسنگ پر چھلانگ لگائی۔کھلے ہوئے ڈرار کے اندر کودی اور اس پینڈینٹ کو اپنے منہ میں دبایا۔ڈرار اس کے وزن سے کافی نیچے جھک گیا۔

سہلی کمرے میں واپس آئی اور سامنے کا منظر دیکھ کر ششدر رہ گئی۔

"ہانا۔"وہ چیختی اس طرف آئی۔

پینڈینٹ ہانا کے منہ سے پھسلا اور نیچے زمین پر جا گرا۔وہ ڈرار سے ہی بیڈ کی جانب کود گئی۔پیچھے ڈرار بھی ڈریسنگ سے نکل کر دھڑم نیچے گرا۔

سہلی ہانپتی ہوئی اس تک آئی اور زمین پر بیٹھی۔ڈرار سیدھا گرا تھا لہذا اس میں سے کچھ بھی باہر نہیں نکلا تھا۔وہ ڈرار اٹھانے لگی جب اسکی نظر اس کے نیچے پڑی۔نیچے وہی پینڈینٹ تھا۔

سہلی نے افسوس سے ایک ہاتھ منہ پر رکھا۔ڈرار پیچھے دھکیل کر وہ پینڈینٹ ہاتھ میں لیا۔ حرف زی میں سے تین ہیرے نکل گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

یوسف اپنے کمرے میں بیڈ کی سائڈ ٹیبل پر جھکے تھے۔وہ ایک ڈرار کھولے اس میں سے کچھ تلاش کر رہے تھے۔ ٹیبل کے اوپر اس فریم میں وہ دونوں ان کو دیکھ کر مسکرا رہی تھیں۔ایما اور زخرف۔

جب انہیں اپنی مطلوبہ شے نا ملی تو وہ ٹیبل پر ہاتھ جماتے سیدھے ہوئے۔ جیسے ہی ہاتھ ہٹایا تو ان کا ہاتھ فریم سے ٹکرایا۔ان کے ہاتھ کے ہلکے سے ہچکولے سے ہی فریم دوسری جانب کو لڑھک گیا۔

اس کے نیچے گرتے ہی فضا میں کانچ کی تیز آواز گونجی۔

یوسف دھیرے سے نیچے بیٹھے اور کانپتا ہاتھ اس فریم میں لگی تصویر کی جانب بڑھایا۔اس کا کانچ کرچی کرچی ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ جہاز کا بزنس کلاس کیبن تھا۔ان کی سیٹس ایک دوسرے کے مقابل تھیں۔بیچ میں ایک میز تھی جس پر دونوں کے لیپ ٹاپ کھلے پڑے تھے۔

ارسم نے اپنے لیپ ٹاپ کی سکرین سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

وہ سیٹ پر پیچھے کو سر ٹکائے سو گئی تھی۔

ارسم نے ہاتھ بڑھا کر اس کے لیپ ٹاپ کی سکرین فولڈ کر دی۔پھر قریب سے گزرتی ایک ائیر ہوسٹس کو روکا۔وہ ارسم کے قریب جھک کر اس کی بات سننے لگی۔

اس کی بات پر سر ہلاتی وہ زخرف کی جانب آئی۔جھک کر اس کی سیٹ کی دائیں جانب چند بٹن دبائے۔سیٹ دھیرے سے سرکتے پیچھے جانے لگی اور چند لمحوں میں بیڈ کی شکل اختیار کر گئی۔ائیر ہوسٹس نے اوپر بنے ایک چھوٹے کیبن سے بلینکٹ نکالا اور زخرف پر اوڑھ دیا۔اس کی سیٹ کی ریڈنگ لائیٹ آف کی اور مسکرا کر ارسم کو دیکھا۔

ارسم نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ چلی گئی۔ وہ پھر سے اپنے لیپ ٹاپ پر جھک گیا۔

اس کے دائیں جانب موجود کھڑکی سے باہر کے مناظر شفاف دکھتے تھے۔

ان کا جہاز لاہور کی حدود سے باہر نکل چکا تھا۔

آسمان پر موجود سفید بادلوں کی جگہ کالے بادل لینے لگے تھے۔

ہوا بے حد تیز تھی اور مسلسل فضا میں سرگوشیاں کر رہی تھی۔

ایسی سرگوشیاں جو آنے والے وقت میں پیش آنے والی آفتوں کی صدا دیتی ہوں۔

بادل گرج رہے تھے اور یوں لگتا تھا جیسے کھڑکی سے دکھنے والی اس لڑکی پر ہنس رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

جو میٹھی نیند سوئی تھی۔

اور اس چیز سے بے خبر تھی کہ آگے کون اس کے لیے گھات لگائے بیٹھا ہے۔

"ساتھ چلتے ہیں۔" اس نے مان سے کہا تھا۔

"ساتھ چلتے ہیں۔"اس نے مان رکھ لیا تھا۔

اس فضا میں یہ جملے گونجے تو بادل اور ہوا سمیت ہر شے ہنسنے لگی۔

وہ سب اس وعدے پر ہنس رہے تھے۔

ان دونوں نے ایک ساتھ جانے کا وعدہ تو لے لیا تھا۔

ایک ساتھ واپس آنے کا وعدہ لینا بھول گئے تھے۔

.....

جاری ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com